جمشید
پاکستانی پوائنٹ

عمران سیریز

سوانا

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام مقام کردار واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ـــــ محمد اشرف قریشی
ـــــــــــ محمد یوسف قریشی
تزئین ـــــ محمد علی قریشی
طابع ـــــ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "سوانا" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ ہر نیا ناول کسی نہ کسی لحاظ سے انفرادیت کا حامل ہو۔ موضوع، تھیم، کردار نگاری، ٹریٹمنٹ، مزاح، ایکشن اور سسپنس کسی نہ کسی لحاظ سے جدت، نیا پن اور تنوع موجود ہو اور قارئین جو مسلسل طویل عرصے سے میرے ناول پڑھ رہے ہیں اس بات کی توثیق کریں گے کہ ایسا ہوتا چلا آ رہا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ جاسوسی ادب کا دائرہ بے حد محدود ہے اس لئے اس دائرے کے اندر رہتے ہوئے جب مسلسل لکھا جائے تو بعض اوقات یکسانیت کا احساس ضرور ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے کرم سے مجھے یہ توفیق بخشی کہ میں نے اپنے آپ کو کسی محدود دائرے میں مقید نہیں ہونے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا اور میرا طویل ساتھ آج بھی اسی طرح قائم و دائم ہے۔ موجودہ ناول کے بارے میں کچھ لکھنے سے بہتر ہے کہ آپ اسے پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ یہ ناول جاسوسی ادب میں کس حیثیت کا حامل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں

ہیں۔

غور غشتی سے فیصل حق لکھتے ہیں۔ "میں گذشتہ دو سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن ایک بات میرے ذہن میں اٹک گئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی سائنسدانوں کو ہلاک کر کے ان سے فارمولے حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح تو سائنس کے طالب علموں کو ہر وقت موت کا خطرہ رہے گا اور وہ سائنس پڑھنا چھوڑ دیں گے۔ امید ہے آپ ضرور اس پر غور کریں گے"۔

محترم فیصل حق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے ذہن میں ابھرنے والا خدشہ درست نہیں ہے۔ دنیا میں لاکھوں سائنسدان ہیں اور سائنس کی دنیا جس طرح تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر لمحے نئے سے نئے فارمولے اور ایجادات سامنے آتی رہتی ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی یا دوسرے ایجنٹ یا مجرم تمام سائنسدانوں کے خلاف کام نہیں کرتے۔ عمران تو بذات خود سائنس کا طالب علم ہونے کی وجہ سے سائنسدانوں کی بے حد عزت کرتا ہے۔ البتہ صرف وہ سائنسدان عمران کے ہاتھوں ضرور پریشانی اٹھاتے ہیں جو یا تو انسانیت کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو مکمل طور پر تباہ اور لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کی ہلاکت کے لئے کام کرتے ہیں یا وہ سائنسدان جو دولت کے لالچ میں ملک و قوم سے غداری کرتے ہیں۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ کے ذہن میں ابھرنے والا خدشہ دور ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ذیرہ اسماعیل خان سے ریاض اللہ قاضی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا پرانا قاری ہوں البتہ آپ سے چند شکایات ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار گیسوں کی وجہ سے بے ہوش ہوتے ہیں کیا ان کے جسموں پر ان گیسوں کے مضر اثرات نہیں ہوتے۔ اسی طرح یورپ اور ایکریمیا میں عمران اور اس کے ساتھی فون پر بات کرتے ہوئے غلط جگہیں بلکہ غلط ملک بتاتے ہیں۔ کیا یورپ اور ایکریمیا میں ایسے فون سیٹ نہیں ہوں گے جو نمبر اور مقام بتا سکتے ہیں جبکہ ہمارے ملک میں اب سی۔ ایل۔ آئی کی ڈیوائس عام ہو چکی ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم ریاض اللہ قاضی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو شکایت خط میں درج کی ہیں ان میں گیسوں سے بے ہوش ہونے والی بات کے جواب میں عرض ہے کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات براہ راست اعصاب پر ہوتے ہیں اس لئے تو انسان کا ذہن سو جاتا ہے۔ ایسی گیس باقی جسمانی اعضا، خاص طور پر دل وغیرہ پر اثر انداز نہیں ہوتیں اور سیکرٹ ایجنٹ حضرات اعصابی قوت بڑھانے کے لئے بہرحال خصوصی ورزشیں کرتے رہتے ہیں۔ وہ عام لوگوں کی طرح زندگی نہیں گزارتے کہ کھایا پیا کام کیا اور سو گئے بلکہ ان کے شیڈول میں اعصابی قوت میں اضافہ کے لئے خصوصی

ورزشیں اس طرح شامل ہوتی ہیں جیسے ہمارے شیڈول میں کھانا پینا شامل ہوتا ہے۔ اس طرح قوت مدافعت بڑھانے کی مخصوص ورزشیں بھی ان کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ سیکرٹ ایجنٹ سیلیکٹ ہوتے ہیں وہ قدرتی طور پر عام لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی جسمانی صحت، ان کا انداز زندگی عام لوگوں سے واقعی مختلف ہوتا ہے اس لئے یہ گیسیں ان پر اس قدر اثر انداز نہیں ہوتیں جیسے عام آدمی پر ہو سکتی ہیں۔ جہاں تک آپ کی دوسری شکایت کا تعلق ہے تو یہ درست ہے کہ ہمارے ملک میں اب سی۔ ایل۔ آئی کی ڈیوائس متعارف کرائی گئی ہے جس سے فون کرنے والے کا نمبر سکرین پر ظاہر ہو جاتا ہے لیکن یہ اس کی انتہائی ابتدائی شکل ہے۔ جبکہ یورپ اور ایکریمیا میں ایسی ڈیوائسز اس قدر آگے بڑھ چکی ہیں کہ وہاں فون کرنے والے کی تصویر بھی سکرین پر آجاتی ہے، لیکن یورپ اور ایکریمیا جیسے ملکوں میں پبلک سیکریسی کا قانون بے حد سخت ہے۔ اس لئے وہاں قانوناً ایسی ڈیوائسز کا استعمال ممنوع ہے جس سے عام لوگوں کی سیکریسی متاثر ہوتی ہو اور اسی بات سے عمران اور اس کے ساتھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب یہاں ہمارے ملک میں ایسی ڈیوائسز عام ہوں گی اور لوگوں کی پرائیویٹ سیکریسی متاثر ہونے لگے گی تو یہاں بھی حکومت کو ایسے قوانین بنانے پڑیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

احمدی یانڈہ (کرک) سے حامد شریف لکھتے ہیں۔ "آپ نے "مامار" ناول لکھ کر ہمیں واقعی ایک تحفہ دیا ہے۔ امید ہے آپ خیروشر پر مبنی ناول اب جلدی جلدی لکھا کریں گے۔ البتہ آپ ان ناولوں میں نچلی سطح کے شیطانوں کو سامنے لاتے ہیں۔ کبھی کسی ناول میں شیطان ابلیس کو بھی سامنے لایئے۔ اس کے دربار کا احوال لکھیئے۔ گو یہ بے حد مشکل کام ہے لیکن آپ سے کچھ بعید بھی نہیں ہے کیونکہ اس سلسلے میں آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کے قلم میں واقعی اس قدر قوت ہے کہ آپ ہر مشکل سچوئیشن کو کور کر لیتے ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں روحانی شخصیات کو سامنے لاتے رہتے ہیں لیکن ہمیں تو باوجود کوشش کے ایسی کوئی روحانی شخصیت نہیں مل رہی۔ آپ ہماری رہنمائی کریں کہ ایسے لوگوں کو کیسے ڈھونڈھا جا سکتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم حامد شریف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ شیطان کے مکروہ جال پوری دنیا میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ پوری دنیا شیطان کے ان جالوں میں پھنسی پھڑپھڑا رہی ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی انسانوں پر بے پناہ رحمت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو شیطان کے ان جالوں سے بچانے کے انتظامات بھی کر رکھے ہیں۔ اس طرح خیروشر کی آویزش کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ جہاں تک شیطان ابلیس کا تعلق ہے تو یقیناً کسی نہ کسی روز اس کو براہ راست سامنے آنا ہی پڑے گا کیونکہ اس کی ذریات مقابلے میں مسلسل بے بس ہوتی جا

رہی ہیں۔جہاں تک روحانی شخصیات کا تعلق ہے تو اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں ایسی شخصیات کا ایک مخصوص خاکہ ہوتا ہے اور جو اس خاکے پر پورا اترے ہم اسے روحانی شخصیت تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیتے ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ روحانی شخصیات اپنا اشتہار نہیں دیا کرتیں۔انہیں تلاش بھی خود کرنا پڑتا ہے اور ان کی نشانی تو انتہائی واضح ہے کہ وہ شریعت پر پوری طرح عمل پیرا بھی ہوتے ہیں اور دوسروں کی بے لوث خدمت ان کا شعار ہوتی ہے۔وہ کسی معمولی سے معمولی لالچ اور طمع کا شکار نہیں ہوتے کیونکہ جہاں طمع اور لالچ آجائے گا وہاں سے روحانیت غائب ہو جائے گی۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

مظہر کلیم ایم اے

تنویر نے کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر وہ سے سیدھا پارکنگ میں لے گیا۔وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان موجود تھا۔وہ بھی مقامی ہی تھا۔کار پارکنگ میں روک کر تنویر نیچے اترا تو اس کے ساتھ ہی وہ نوجوان بھی نیچے اتر آیا"...... تنویر نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا۔

"آؤ یوسف"...... تنویر نے اس نوجوان سے کہا اور ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔نوجوان بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل شیراز کے انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ہال کے ایک کونے میں میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔تنویر نے لنچ کا آرڈر دے دیا تھا۔

"ہاں، اب بتاؤ یوسف کہ آج کل کیا ہو رہا ہے"...... تنویر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ملٹری انٹیلی جنس کے ایک مخصوص شعبے میں ہوں۔ تم کیا کرتے پھر رہے ہو"...... یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں کلاس فیلو رہے تھے۔ اب تنویر لنچ کرنے ہوٹل شیراز جا رہا تھا کہ اچانک اسے ایک بس سٹاپ پر یوسف کھڑا نظر آ گیا تو اس نے اسے ایک ہی نظر میں پہچان لیا اور پھر یوسف بھی تنویر سے مل کر بے حد خوش ہوا اور اس نے تنویر کی لنچ کی دعوت قبول کر لی جس کے نتیجے میں وہ دونوں یہاں نظر آ رہے تھے۔

"ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق ہوں"...... تنویر نے گول مول سا جواب دیا تو یوسف بے اختیار چونک پڑا۔

"سرکاری ایجنسی۔ کیا مطلب۔ کون سی"...... یوسف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوڈ نام ریڈ ایرو ہے۔ سائنسی لیبارٹریوں کو دشمن ایجنٹوں سے بچانے کے لئے قائم کی گئی ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو تم باقاعدہ ایجنٹ بن چکے ہو گے"...... یوسف نے کہا۔

"ارے کہاں۔ بڑا بور کام ہے۔ نگرانی کرتے رہو اور رپورٹیں پہنچاتے رہو۔ لیکن چونکہ کام میری مرضی کا ہے اس لئے میں کر رہا ہوں"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے کھانا سرو کر دیا اور پھر وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے کے بعد تنویر نے کافی منگوائی۔

"تمہاری اس سرکاری ایجنسی کے الفاظ سن کر میں چونک پڑا تھا۔ میں سمجھا تھا کہ تم سیکرٹ سروس کی بات کر رہے ہو"...... یوسف نے کافی پیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس بھی ایک ایجنسی ہی ہے لیکن ظاہر ہے وہ سیکرٹ ہوتی ہے لیکن تمہیں اس کا خیال کیسے آ گیا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں بس کے ذریعے قصبہ جاژنگ جا رہا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہاں ایک صاحب رہتے ہیں حکیم الدین۔ ان کا تعلق سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے ہے اور سر سلطان سیکرٹ سروس کے انچارج ہیں۔ میں ان کے ذریعے سر سلطان سے ملاقات کا وقت لینا چاہتا تھا"...... یوسف نے کہا۔

"کیوں، کیا ہوا ہے"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"اب تمہارا تعلق بھی بہرحال حکومت سے ہی ہے اس لئے تمہیں بتایا جا سکتا ہے کہ جس شعبے سے میرا تعلق ہے اسے جی ایس کہا جاتا ہے۔ ہمارا شعبہ خفیہ طور پر ایسے افراد کی نگرانی کرتا ہے جنہیں ملک و قوم کے لئے انتہائی فائدہ مند سمجھا جاتا ہے۔ اس میں زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد آ جاتے ہیں۔ ہماری ایجنسی کے اندر مختلف سیکشن ہیں۔ میں ایک سیکشن کا انچارج ہوں۔ میرا سیکشن

ان سائنسدانوں پر کام کرتا ہے جو دوسرے ممالک میں سائ
کانفرنسوں اور دوسرے اجلاسوں میں شرکت کرتے ہیں تاکہ کو
دشمن ان سے مل کر انہیں بلیک میل کر کے سائنسی راز حاصل نہ
کر سکے یا انہیں ہلاک نہ کر دے۔ایسے ہی مختلف کام ہوتے ہیں۔ گزش
ہفتے پاکیشیا کے ایک نامور سائنسدان ڈاکٹر سلطان علی یونان
ہونے والی ایک سائنسی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ میرا سیکش
وہاں بھی ان کی خفیہ نگرانی کر رہا تھا۔وہ سائنسی کانفرنس میں شر
کے بعد واپس آ گئے لیکن مجھے خفیہ رپورٹ مل گئی کہ وہاں دو مشکوک
افراد نے انتہائی مشکوک انداز میں ان سے خفیہ ملاقات کی ہے اور
دونوں افراد میں سے ایک یونان کا مقامی آدمی تھا لیکن دوسرا آدمی
ملاقات کے بعد اسرائیل چلا گیا ہے۔اسرائیل کا نام سن کر میں چونک
پڑا۔ میں نے اپنے چیف کو رپورٹ دی۔انہوں نے ڈاکٹر سلطان
سے انکوائری کی لیکن ڈاکٹر سلطان علی کسی قسم کی ملاقات سے ہی
گئے اور انہوں نے کچھ اس طرح وضاحت کی کہ چیف نے ان
خلاف نہ صرف میرے سیکشن کی رپورٹ مسترد کر دی بلکہ مجھے
وارننگ لیٹر بھی جاری کر دیا جبکہ رپورٹ حتمی تھی۔بہرحال میں
ڈاکٹر سلطان علی کی خفیہ نگرانی جاری رکھی لیکن وہ معمول کے مطابق
کام کر رہے تھے۔ کوئی خاص بات سامنے نہ آئی تھی کہ اچانک ان
رہائش گاہ پر انہیں یونان سے ایک کال موصول ہوئی جسے میں
اپنے مخصوص آلات سے ٹیپ کر لیا۔اس میں گو دوسری طرف سے

کال کرنے والا اپنے آپ کو سائنسدان کہہ رہا تھا اور ان کے درمیان
کسی سائنسی کلب کے بارے میں ہی باتیں ہوتی رہیں لیکن اس پوری
ٹیپ میں ایک لفظ ایسا سامنے آیا جس نے مجھے چونکا دیا۔یہ لفظ تھا
وائٹ ہاؤس۔ کیونکہ مجھے میرے آدمیوں نے جو رپورٹ دی تھی اس
میں یہ بھی درج تھا کہ ڈاکٹر سلطان علی سے جو یونانی آدمی ملا تھا وہ
وائٹ ہاؤس نامی انتہائی بدنام کلب کا مینجر تھا۔اس لئے اس ٹیپ میں
وائٹ ہاؤس کا لفظ سن کر میں چونک پڑا۔ میں نے ایک بار پھر اپنے
چیف کو رپورٹ دی لیکن انہوں نے الٹا مجھے جھاڑ دیا لیکن میرے ذہن
میں خدشات موجود تھے۔اس لئے میں اس معاملے کو سیکرٹ سروس
تک پہنچانا چاہتا تھا لیکن میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کافی
بھاگ دوڑ کے بعد سر سلطان کے بارے میں معلوم ہوا۔لیکن ظاہر ہے
کہ میں اتنے بڑے افسر سے براہ راست تو نہیں مل سکتا اور نہ انہوں
نے مجھ پر توجہ کرنی تھی اس لئے میں نے ان کے ایک دوست کا سراغ
لگایا اور آج میں وہاں جانے کے لئے گھر سے نکلا تھا کہ بس میں سوار ہو
کر جاؤں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہاں بھی کوئی ایجنسی میری نگرانی کر
رہی ہو کہ تم مل گئے"...... یوسف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"جب تمہارا چیف مطمئن ہے تو تم کیوں خواہ مخواہ کے خدشات
پال رہے ہو۔سر سلطان نے بھی تمہارے چیف کو ہی رپورٹ کرنی
ہے۔اس لئے چھوڑو اس بات کو اور کوئی بات کرو"...... تنویر نے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم کہتے ہو تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ بس ویسے ہی ایک خلش سی تھی ذہن میں"...... یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری رہائش اور فون نمبر کیا ہے۔ اب اتفاقیہ ملاقات ہو گئی ہے تو اسے جاری رہنا چاہیئے"...... تنویر نے کہا تو یوسف نے سر ہلاتے ہوئے اپنا پتہ اور فون نمبر بتا دیا۔ جواب میں تنویر نے بھی اسے اپنے فلیٹ کا نمبر پتہ اور فون نمبر بتا دیا۔

"کیا مطلب، تم فلیٹ میں رہتے ہو"...... یوسف نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں، اکیلے آدمی کے لئے فلیٹ کافی ہوتا ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ تم نے شادی نہیں کی یا کوئی سانحہ ہو گیا تھا۔ میرے دو بچے تو کالج میں ہیں"...... یوسف نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ ڈاکٹر سلطان علی تو لیبارٹری میں رہتے ہوں گے"...... تنویر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اپنی پرائیویٹ رہائش گاہ میں رہتے ہیں۔ رحیم کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں"...... یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ تنویر نے اسے اس کے گھر تک ڈراپ کرنے کی آفر کی تو یوسف مان گیا۔ پھر تنویر نے اسے نہ صرف اس کے گھر پر ڈراپ کیا

بلکہ یوسف کے اصرار پر اس نے اس کے دونوں بیٹوں سے بھی ملاقات کی اور وہاں مشروب کی ایک بوتل پی کر اس نے دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے اجازت حاصل کی۔ یوسف اور اس کے دونوں بیٹے اسے پھاٹک تک چھوڑنے آئے۔ تنویر ان کے خلوص سے خاصا متاثر ہوا۔ پھر ان سے اجازت لے کر وہ کار لے کر سیدھا رحیم کالونی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دانستہ یوسف کو اس معاملے سے روک دیا تھا کیونکہ وہ خود اس سلسلے میں کام کر کے چیف پر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ صرف عمران ہی ہر جگہ کیس کی بو نہیں سونگھ لیتا بلکہ دوسرے بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ ویسے وہ اسرائیلی ایجنٹ اور وائٹ ہاؤس کلب کے ناموں سے بھی پوری طرح مشکوک ہو چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ یہ ڈاکٹر سلطان علی بہرحال کسی نہ کسی پراسرار چکر میں ملوث ہیں اور اپنی افتادِ طبع کے مطابق اس نے فیصلہ یہی کیا تھا کہ براہ راست جا کر سلطان علی سے پوچھ گچھ کرے گا۔ چنانچہ اس نے کار کا رخ رحیم کالونی کی طرف موڑ دیا۔ اس کی جیب میں سپیشل پولیس کا کارڈ موجود تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر سلطان علی اس سے ملاقات سے انکار نہیں کریں گے۔ رحیم کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ دیکھ کر اسے مزید یقین ہو گیا کہ ڈاکٹر سلطان علی کسی چکر میں واقعی ملوث ہیں کیونکہ ایک سائنسدان بہرحال اس قدر وسیع اور قیمتی کوٹھی نہ بنوا سکتا تھا۔ کوٹھی کے باہر باوردی دربان موجود تھا۔ تنویر نے کار روکی تو دربان تیزی سے کار کی طرف بڑھا اور اس نے تنویر کو سلام کیا۔

"ڈاکٹر صاحب سے کہو کہ سپیشل پولیس کا آفیسر ملنا چاہتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"کارڈ دے دیں"...... دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو تنویر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ یہ کارڈ اس نے خصوصی طور پر تیار کرائے ہوئے تھے اور اسے کوٹ میں بنوائی گئی ایک علیحدہ جیب میں رکھا ہوا تھا۔ دربان کارڈ لے کر اندر چلا گیا او تھوڑی دیر بعد کوٹھی کا جہازی سائز کا پھاٹک کھلنے لگ گیا۔

"تشریف لائیے جناب"...... دربان نے کہا تو تنویر نے کار سٹارٹ کر کے اس کا رخ اندر کی طرف موڑا اور پھر اسے پورچ میں لے جا کر روک دیا۔ پورچ میں جدید ترین ماڈلوں کی انتہائی قیمتی دو کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ تنویر نے اپنی کار ان کے عقب میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کھڑا ہوا ہی تھا کہ دربان پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

"آیئے جناب"...... دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تھوڑی دیر بعد تنویر ایک وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں موجود تھا۔ ڈرائنگ روم کا فرنیچر بے حد جدید اور اعلیٰ تھا اور اس کی زیبائش اور آرائش پر بھی بے پناہ رقم خرچ کی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک ملازم اندر داخل ہوا۔ اس نے مشروب کی ایک بوتل جو نشو میں لپٹی ہوئی تھی تنویر کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ تنویر نے بوتل سپ کرنا شروع کر دی۔ پھر اس نے بوتل ختم ہی کی تھی کہ اندرونی دروازہ

کھلا اور ایک ادھیڑ عمر لیکن اچھی صحت کا بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے موٹے شیشوں لیکن انتہائی قیمتی غیر ملکی فریم کی عینک پہنی ہوئی تھی۔ وہ آدھے سر سے گنجا تھا۔ اس کا چہرہ بھاری اور چوڑا تھا۔ اس چہرے مہرے اور انداز سے وہ سائنسدان کم اور کوئی بڑا جاگیردار سیاستدان زیادہ لگتا تھا۔ اس نے انتہائی قیمتی کپڑے کا لباس پہنا ہوا تھا جو بڑے نفیس انداز میں سلوایا گیا تھا۔ تنویر سمجھ گیا کہ یہی ڈاکٹر سلطان علی ہے۔ اس لئے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف رکھیں۔ میرا نام ڈاکٹر سلطان علی ہے"...... ڈاکٹر سلطان علی نے انتہائی خشک اور سرد لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز بھی ہتک آمیز تھا اور وہ تنویر کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے تنویر اس کے لئے کوئی انتہائی حقیر سی مخلوق ہو اور اس کا یہ رویہ محسوس کرتے ہی تنویر کے ذہن میں کھولاؤ سا پیدا ہونا شروع ہو گیا۔

"میرا نام تنویر ہے اور میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"۔ تنویر نے اس سے بھی زیادہ خشک اور سرد لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ بولنے کی بجائے مخاطب کو کوڑے مار رہا ہو۔

"تشریف لانے کی وجہ"...... ڈاکٹر سلطان علی نے پہلے کی طرح خشک لہجے میں کہا۔ وہ بغیر مصافحہ کئے اور بغیر کسی قسم کا رسمی فقرہ کہے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں آپ کو گرفتار کر کے لے جانے کے لئے آیا ہوں"...... تنویر کا لہجہ بے حد خشک ہو گیا تھا لیکن اس کا فقرہ ڈاکٹر سلطان علی کے لئے

واقعی ایٹم بم ثابت ہوا۔ وہ اس طرح اچھلا جیسے صوفے میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا مطلب ....." ڈاکٹر سلطان علی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گرفتاری کا مطلب کیا آپ نہیں سمجھتے یا جان بوجھ کر لاعلمی ظاہر کر رہے ہیں" ... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم ہو کون۔ تمہیں معلوم نہیں کہ میں کون ہوں" ... ڈاکٹر سلطان علی نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید پہلے فقرے کے خوفناک شاک سے باہر آ گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم سائنسدان ہو لیکن تم ملک و قوم کے غدار ہو۔ تم یہاں اسرائیلی ایجنٹ ہو مجھے اور اس کے ٹھوس ثبوت میرے پاس موجود ہیں" ... تنویر نے اور زیادہ غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں اور اسرائیلی ایجنٹ۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے" ڈاکٹر سلطان علی حقیقتاً غصے سے پاگل سا ہو گیا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تقریباً مسخ ہو گیا تھا۔

"بیٹھ جاؤ اور پہلے میرے سوالوں کے جواب دو۔ ورنہ" ... تنویر نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم کوئی پاگل ہو۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ ابھی اسی وقت نانسنس" ڈاکٹر سلطان علی نے حلق کے بل چیختے ہوئے

کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ اب یہ ڈاکٹر سلطان علی کی بد قسمتی کہ اس کا ٹکراؤ تنویر سے ہو گیا تھا اور پھر اس کے نیچے گرتے ہی تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ڈاکٹر سلطان علی کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ بحال ہونے لگ گیا تھا لیکن وہ بہرحال بے ہوش پڑا تھا۔ پھر تنویر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ باہر برآمدے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے بنے ہوئے خصوصی باکس میں سے گیس پسٹل نکالا اور سیٹ بند کر کے اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر اس نے سانس روک کر پسٹل کا رخ برآمدے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل سے نکل کر یکے بعد دیگر کئی کیپسول برآمدے میں گرے اور پھٹ گئے۔ تنویر نے پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اندر موجود افراد تو گیس سے بے ہوش ہو جائیں گے لیکن باہر موجود دربان پر گیس اثر نہیں کرے گی۔ اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا تو باہر موجود دربان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"اندر آ جاؤ" ... تنویر نے اس سے کہا۔

"جی سر" باہر سے دربان نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اندر آیا

ہی تھا کہ تنویر کا بازو گھوما اور دربان چیختا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ تنویر کی لات گھومی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرنے والا دربان کنپٹی پر ضرب کھا کر بے ہوش ہو گیا تو تنویر نے چھوٹا پھاٹک اندر سے بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا کیونکہ سانس روک کر یہ سب کچھ کرنے سے اس کا سینہ تقریباً اب پھٹنے کے قریب پہنچ گیا تھا اور پھر اسے یقین تھا کہ ایک تو وہ پھاٹک پر ہے اور دوسرا اب گیس کے اثرات بھی تقریباً ختم ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اس نے سانس لینا شروع کر دیا۔ پھر سانس بحال ہونے پر اس نے جھک کر اس دربان کو اٹھا کر ایک طرف ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ اس ڈاکٹر سلطان علی نے یہاں یقیناً اپنا باقاعدہ آفس بنایا ہوا ہو گا اور وہ اس کی تلاشی لینا چاہتا تھا۔ پوری کوٹھی کو چیک کرنے کے بعد آخر کار وہ آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے کو دریافت کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ کوٹھی کے مختلف کمروں میں ایک عورت اور چار بچے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ دو خواتین ملازمائیں اور دو مرد ملازم بھی کچن اور دوسرے کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے لیکن تنویر کو چونکہ ان لوگوں سے کوئی غرض نہ تھی اس لئے وہ انہیں نظر انداز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا تھا۔ اس آفس کی اس نے بڑے بھرپور انداز سے تلاشی لی اور کافی جدوجہد کے بعد وہ ایک خفیہ سیف دریافت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس سیف کے اندر اسے گزشتہ سال کی ایک

ڈائری ملی ورنہ باقی سب فائلیں تھیں جن میں مختلف سائنسی مضامین اور فارمولے وغیرہ درج تھے۔ تنویر نے ڈائری کھولی اس میں مختلف تاریخوں میں ملاقاتیوں کے نام درج تھے اور کئی صفحات پر بڑی بڑی رقموں کا اندراج تھا۔ اچانک اس کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں۔ اس صفحے پر وائٹ ہاؤس کے الفاظ کے نیچے ایک بہت بڑی رقم کا اندراج تھا جو غیر ملکی کرنسی میں تھی اور پاکیشیائی کرنسی میں وہ رقم کروڑوں میں بنتی تھی۔ تنویر نے ڈائری جیب میں ڈالی اور اس آفس سے نکل کر وہ ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا وہاں قالین پر ڈاکٹر سلطان علی ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ تنویر نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور باہر آ کر اس نے اسے اپنی کار کی عقبی سیٹ کے سامنے خلا میں لٹا کر ایک چادر اٹھا کر اس پر ڈال دی اور پھر کار سٹارٹ کر کے اس نے اسے موڑا۔ پھاٹک کے قریب روک کر وہ کار سے نیچے اترا اور اس نے خود ہی آگے بڑھ کر بڑا پھاٹک کھولا اور پھر کار باہر نکال کر اس نے اسے ایک بار پھر روکا اور واپس آ کر اس نے پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ باہر آیا۔ اس نے باہر سے چھوٹا پھاٹک بند کیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس ڈاکٹر سلطان علی کو کہاں لے جائے کیونکہ وہ اس سے پوری طرح معلومات حاصل کر لینے کے بعد چیف کو اس کی رپورٹ دینا چاہتا تھا لیکن اس کے پاس ایسی کوئی جگہ نہ تھی۔ ایک بار اسے رانا ہاؤس کا خیال آیا لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا کیونکہ اس طرح عمران

کو فوراً اطلاع مل جاتی اور پھر معاملات اس کے ہاتھ سے نکل جاتے۔ اسی طرح اسے فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر کا خیال آیا لیکن پھر اس نے یہ خیال بھی مسترد کر دیا۔ کیونکہ اس طرح وہ اکیلا کام نہ کر سکتا تھا۔ وہ اسے اپنے فلیٹ میں نہیں لے جا سکتا تھا کہ اچانک اسے ایک کوٹھی پر "کرائے کے لئے خالی ہے" کا بورڈ نظر آیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس بورڈ پر یہ بھی درج تھا کہ فرنشڈ کوٹھی محدود عرصہ کے لئے کرائے کے لئے خالی ہے تو اس نے اس کوٹھی کو استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسے معلوم تھا کہ کوٹھی چونکہ فرنشڈ تھی اس لئے لامحالہ وہاں چوکیدار موجود ہوگا۔ لیکن اسے چوکیدار کی فکر نہ تھی۔ اس نے کار اس کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے روکی ہی تھی کہ چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آگیا۔ وہ پھاٹک کے قریب ہی اندر موجود تھا۔ اس لئے کار رکنے کی آواز سن کر باہر نکل آیا تھا۔ تنویر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"جی صاحب"....... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوٹھی دکھاؤ مجھے۔ میں اسے کرائے پر لینا چاہتا ہوں"۔ تنویر نے کہا۔

"یس سر۔ آیئے سر"....... نوجوان نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"پھاٹک کھولو۔ میں کار اندر لے آؤں ورنہ باہر سے چوری بھی ہو سکتی ہے"....... تنویر نے کہا۔

"یس سر"....... نوجوان نے کہا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو تنویر کار اندر لے گیا اور کار پورچ میں اس نے کار لے جا کر روک دی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے نوجوان چوکیدار پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

"آیئے جناب"....... نوجوان نے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ تنویر کا بازو گھوما اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس نے تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن تنویر نے لات چلا دی اور نوجوان کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ تنویر نے جھک کر اسے اٹھایا اور اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ وہ اس نوجوان کو اس طرح باہر نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس نے اسے ایک میٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے کے کونے میں فرش پر ڈالا اور پھر مڑ کر وہ باہر نکل آیا۔ اس نے پوری کوٹھی گھوم ڈالی اور پھر سٹور میں اسے رسی کا ایک بنڈل مل گیا۔ اس نے اس رسی کے بنڈل کے کچن میں آکر دو ٹکڑے کئے اور پھر سٹنگ روم میں آکر اس نے ایک ٹکڑے سے اس نوجوان کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے اور باقی رسی سے اس کے دونوں پیر بھی باندھ دیئے اور پھر جیب سے رومال نکال کر اس نے اس کے جبڑے بھینچ کر کھولے اور رومال اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ اب اگر اس نوجوان کو ہوش بھی آجاتا تب بھی وہ کوئی حرکت نہ کر سکتا تھا اور نہ ہی چیخ سکتا تھا۔ اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد تنویر باہر آیا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر چادر ہٹائی اور

ڈاکٹر سلطان علی کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور کاندھے پر ڈال کر وہ اسے سٹنگ روم میں لے آیا۔ اس نے اسے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کے دوسرے ٹکڑے سے اس نے اسے کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ وہ معمولی سی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر سلطان علی پر گیس کے اثرات ابھی تک یقیناً ہوں گے اس لئے وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک ڈبے میں پانی بھرا اور پھر اس نے واپس آ کر ڈاکٹر سلطان علی کا منہ جبراً کھول کر پانی اس کے حلق میں ٹپکانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ڈبہ ایک طرف رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ پانی کی مدد سے اس نے گیس کے اثرات ختم کر دیئے تھے۔ اس لئے چند ہی لمحوں بعد ڈاکٹر سلطان علی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر کوٹ کی مخصوص جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ پھر ایک کرسی گھسیٹ کر اس نے ڈاکٹر سلطان علی کی کرسی کے سامنے رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر سلطان علی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ مگر یہ مجھے باندھا کیوں ہے۔ یہ کونسی جگہ ہے"....... ڈاکٹر سلطان علی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

رک رک کر کہا۔

"یہ خنجر دیکھ رہے ہو ڈاکٹر سلطان علی۔ اس کی مدد سے میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا۔ تمہاری دونوں آنکھیں نکال دوں گا۔ دونوں کان کاٹ دوں گا۔ تمہارے ہاتھوں کی تمام انگلیاں کاٹ دوں گا اور پھر تمہیں بچانے والا کوئی نہیں ہو گا"....... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم، مم مگر۔ تم کون ہو۔ تم کہاں لے آئے ہو مجھے۔ کس طرح لے آئے ہو۔ میرا کیا قصور ہے"....... ڈاکٹر سلطان علی کی حالت تنویر کی بات سنتے ہی بھیک مانگنے والوں جیسی ہو گئی تھی۔ اس کا اپنی کوٹھی میں نظر آنے والا رعب، دبدبہ صابن کی جھاگ کی طرح غائب ہو گیا تھا اور اب وہ چہرے سے انتہائی مظلوم اور بے بس نظر آنے لگ گیا تھا۔

"میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا۔ میں وہاں تم سے چند سوالات کرنا چاہتا تھا تاکہ یہ فیصلہ کر سکوں کہ تمہیں گرفتار کر کے لے جایا جائے یا ہمیں ملنے والی رپورٹ کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے لیکن تم نے وہاں جو رویہ میرے ساتھ اپنایا اس کے بعد میری طرف سے کسی نرم رویئے کی گنجائش بھی ختم ہو گئی اس لئے میں نے تمہیں بے ہوش کیا اور تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آیا۔ یہ سپیشل پولیس کا ایک مخصوص پوائنٹ ہے اور یہاں تمہاری لاش بھی برقی بھٹی میں ڈالی جا سکتی ہے"....... تنویر نے

انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم۔ ہم مگر۔ میں تو سائنسدان ہوں اور میں نے کبھی ملک سے غداری نہیں کی بلکہ میں نے تو کبھی غداری کے بارے میں سوچا تک نہیں جبکہ تم نے مجھ پر براہ راست غداری کا الزام لگا دیا تھا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے غداری نہیں کی" ...... ڈاکٹر سلطان علی کی حالت اب بھیگے ہوئے چوہے جیسی ہو رہی تھی۔ اس کا تمام طنطنہ یکسر غائب ہو گیا تھا۔ وہ اب واقعی پوری طرح بھیڑ بن چکا تھا۔

"سنو ڈاکٹر سلطان علی۔ میں فولاد کی طرح سخت ہوں اور فولاد کی طرح سیدھا بھی ہوں اس لئے اگر تم کھل کر اور صاف صاف بتا دو کہ اصل چکر کیا ہے تو تمہارا فائدہ ہے ورنہ میں لمبی چوڑی باتوں میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ یہ خنجر دیکھ رہے ہو۔ اس کا استعمال جب میں نے شروع کیا تو تمہاری روح بھی سچ اگل دے گی۔ اس لئے سب کچھ سچ سچ بتا دو گے تو ٹوٹ پھوٹ سے بھی بچ جاؤ گے اور تمہیں قانون کے حوالے کر دیا جائے گا ورنہ پھر تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال دی جائے گی اور تمہارے بچے تمہیں قیامت تک تلاش کرتے رہ جائیں گے" ...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" ...... ڈاکٹر سلطان علی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے خاموشی سے میری بات سن لو۔ اس کے بعد جواب دینا۔ تم ایک سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے یونان گئے وہاں دو آدمیوں

نے تم سے خفیہ ملاقات کی اور ان میں سے ایک اسرائیل چلا گیا جبکہ دوسرا آدمی یونانی تھا۔ وہ یونان کے انتہائی بدنام کلب وائٹ ہاؤس کا مینجر تھا۔ پھر تم واپس آ گئے اور یہاں تم نے یونان سے ایک فون کال موصول کی۔ اس میں گو سائنسی کلیوں پر باتیں ہوتی رہیں لیکن اس میں بھی وائٹ ہاؤس کے الفاظ بولے گئے اور تمہاری کوٹھی کے آفس کے خفیہ سیف سے ایک ڈائری ملی ہے جس کے ایک صفحے پر وائٹ ہاؤس کے الفاظ بھی تم نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں اور نیچے غیر ملکی کرنسی میں ایک بھاری رقم بھی درج کی گئی ہے جس کی مالیت پاکیشیائی کرنسی میں کروڑوں میں بنتی ہے۔ اس کے علاوہ تمہاری کوٹھی، تمہاری رہائش کا انداز اور تمہارا انداز۔ یہ سب کچھ بتا رہے ہیں کہ تم محض ایک سائنسدان نہیں ہو۔ تم ملک سے غداری کر رہے ہو اور اسرائیلی ایجنٹ ہو اور انہیں پاکیشیائی راز فروخت کر کے ان سے بھاری دولت کما رہے ہو۔ اس لئے سب کچھ سچ سچ بتا دو" ...... تنویر نے کہا تو ڈاکٹر سلطان علی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا تم نے میرے آفس کی تلاشی لی تھی۔ کب" ...... ڈاکٹر سلطان علی نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ یہ فضول باتیں ہیں اور نہ میں ان کے جواب دیتا ہوں اور یہ میری لاسٹ وارننگ ہے۔ وقت مت ضائع کرو اور میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ بتا دو" ...... تنویر کی غراہٹ مزید بڑھ گئی

تھی۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں سائنسی کانفرنسوں میں آتا جاتا رہتا ہوں اور یونان میں بھی میں نے پاکیشیا کی نمائندگی کی تھی جہاں تک دو آدمیوں سے ملاقات کا تعلق ہے تو یہ ملاقات بھی واقعی ہوئی تھی لیکن ان دونوں آدمیوں کا تعلق سائنس سے نہیں بلکہ یہ دونوں ہیروئن کی بین الاقوامی مافیا کے آدمی تھے اور میں نے ہیروئن سے بھی زیادہ تیز ایک کیمیکل نشہ ایجاد کیا تھا جسے میں نے وائٹ پاؤڈر کا نام دیا تھا اور ڈبلیو پی کہتا تھا لیکن اس مافیا نے اس کا نام وائٹ ہاؤس رکھا تھا اور وائٹ ہاؤس کا نسخہ وہ مجھ سے خریدنا چاہتے تھے لیکن جو قیمت میں مانگ رہا تھا وہ نہیں مل رہی تھی۔ بہرحال سودا طے پا گیا اور میں نے وائٹ ہاؤس کا تحریری نسخہ انہیں فروخت کر دیا اور اس کی رقم میرے اکاؤنٹ میں جمع کرا دی گئی جسے میں نے ان کی کرنسی میں نوٹ کیا تھا۔ پھر مجھے فون کیا گیا اور کہا کہ اس نسخے کی تیاری میں انہیں الجھن پیش آ گئی تھی۔ میں نے فون پر ان کے کیمسٹ کو تفصیل بتا کر یہ الجھن دور کر دی۔ جہاں تک اس رقم کا تعلق ہے تو یہ رقم میں نے بین الاقوامی ریڈ کراس کے اکاؤنٹ میں بطور عطیہ ٹرانسفر کرا دی ہے تاکہ اس کی مدد سے وہ دنیا بھر کے لوگوں کی مدد کر سکیں اور جہاں تک میری کوٹھی اور انداز رہائش کا تعلق ہے تو میں سائنسدان ہونے کے ساتھ ساتھ خاندانی طور پر ایک بڑے صنعت کار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہمارے خاندان کی آٹھ ٹیکسٹائل ملیں پاکیشیا میں

ہیں"...... ڈاکٹر سلطان علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے ہیروئن سے بھی تیز نشہ وائٹ ہاؤس تیار کیا ہے جو کیمیکل نشہ ہے اور جسے لیبارٹری میں تیار کیا جا سکتا ہے"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور میں نے یہ نشہ یورپ میں پھیلانے کے لئے وہاں فروخت کیا ہے۔ اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... ڈاکٹر سلطان علی نے کہا۔

"اور اگر اسرائیل نے یہ نشہ تیار کر کے اسے پاکیشیا اور دوسرے مسلم ممالک میں پھیلا دیا تو پھر"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سلطان علی بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں، نہیں۔ انہیں اس کی کیا ضرورت ہے۔ وہ سیاسی لوگ نہیں ہیں۔ مجرم ہیں۔ وہ اسے وہاں فروخت کریں گے۔ پہلے وہ بہادرستان سے ہیروئن سمگل کرانے پر مجبور تھے لیکن وائٹ ہاؤس وہ خود تیار کر سکتے ہیں۔ وہ پہلے بھی تو وہاں ہیروئن فروخت کرتے ہیں اب وہاں وائٹ ہاؤس فروخت کریں گے۔ انہیں رقم کمانے کا لالچ ہوتا ہے۔ ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہوتا"...... ڈاکٹر سلطان علی نے کہا۔

"کیا جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ سچ ہے۔ یہ سوچ کر جواب دینا کہ میں ایک سائنسدان کو یہاں بلوا کر تمہارا نسخہ اس سے چیک بھی کرا سکتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں، میں نے درست کہا ہے جو حقیقت تھی وہ میں نے صاف بتا دی ہے۔ میں نے ملک سے کوئی غداری نہیں کی"۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سلطان علی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو تنویر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کو واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر سلطان علی کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مار دیا۔ ڈاکٹر سلطان علی چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا تو تنویر مڑا اور اس نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"تنویر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یوسف سے ملاقات سے لے کر اب تک کے سارے واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ، اوہ یہ سب کچھ تم نے اکیلے کر ڈالا"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، میں پہلے چیک کرنا چاہتا تھا اس لئے اب جو کچھ سامنے آیا ہے وہ میں تمہیں رپورٹ دے رہا ہوں۔ اب تم جو ہدایات دو۔ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"تم کس نمبر سے بات کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا تو تنویر نے فون پیس کے اوپر لکھا ہوا نمبر بتا دیا۔

"او کے۔ میں چیف سے بات کر کے تمہیں کال کرتی ہوں"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

جمشید

عمران نے کار گیراج میں بند کی اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر فلیٹ پر پہنچا۔ سلیمان اپنے کسی عزیز کی وفات کی وجہ سے کئی روز سے اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران کو ان دنوں لنچ اور ڈنر باہر ہوٹل میں کرنا پڑتا تھا۔ اس وقت بھی وہ لنچ کر کے واپس آیا تھا چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے وہ بس آوارہ گردی میں ہی وقت پورا کرتا رہتا تھا لیکن آج لنچ کے بعد اسے خیال آ گیا کہ کافی عرصے سے اس نے نئے آنے والے رسائل اور نئی کتب کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ اس کا موڈ بن گیا تھا کہ وہ خود چائے بنا کر اسے فلاسک میں بھر کر رکھ لے گا اور پھر اطمینان اور سکون سے بیٹھ کر مطالعہ کرتا رہے گا اس لئے وہ واپس فلیٹ میں آ گیا تھا لیکن اس نے جیسے ہی فلیٹ کا دروازہ کھولا اسے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ارے کیا فون کرنے والا نجومی ہے کہ اسے میرے واپس آنے کا

پہلے سے علم ہو گیا۔ حیرت ہے"۔ ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا سٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں بلکہ ہانپ رہا ہوں کیونکہ فون کی گھنٹی سن کر مجھے راہداری کو دوڑ کر کراس کرنا پڑا ہے اور موجودہ دور میں جس قسم کی خوراک مل رہی ہے اس سے آدمی دو قدم اٹھا کر ہانپنے لگ جاتا ہے لیکن مجھے تو دوڑ کر راہداری کراس کرنا پڑی ہے"۔ ...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی کی طرح رواں ہو گئی تھی۔ وہ ساتھ ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"داور بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے سرداور کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"ارے حیرت ہے۔ بغیر سر کے بھی بولا جا سکتا ہے۔ کمال ہے۔ واقعی سائنس نے بے حد ترقی کر لی ہے" ...... عمران نے کہا۔

"میں سنجیدہ ہوں عمران۔ پاکیشیا کے ایک اہم اور معروف سائنسدان ڈاکٹر سلطان علی کو ان کی رہائش گاہ سے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اغوا کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر سلطان علی پاکیشیا کے انتہائی اہم پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ ان کی فوری برآمدگی ضروری ہے"۔ دوسری طرف سے سرداور کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"کیا یہ ڈاکٹر سلطان علی آپ کی لیبارٹری میں کام کرتے تھے"۔ عمران نے بھی مسئلے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں، وہ میزائل سیکشن کے سائنسدان ہیں اور ایم لیبارٹری میں کام کرتے تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن پھر آپ کو اس کی اطلاع کیوں دی گئی ہے۔ اس کی اطلاع تو سر سلطان کو دی جانی چاہئے تھی تاکہ وہ چیف کو کہہ کر اس پر کام کراتے"...... عمران نے کہا۔

"سر سلطان دو روز پہلے غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں اور چونکہ ایم لیبارٹری میرے تحت آتی ہے اس کا انتظامی چیف میں ہوں اس لئے یہ اطلاع مجھے دی گئی ہے۔ میں نے سر سلطان کو کال کیا تو پتہ چلا کہ وہ دو روز سے غیر ملکی دورے پر ہیں اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیلات کیا ہیں"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر سلطان علی ایک نجی کام کے سلسلے میں دو روز کی چھٹی پر تھے۔ ان کی پرائیویٹ رہائش گاہ، حسیم کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں ہے۔ وہ اپنے بچوں سمیت وہیں رہتے ہیں۔ وہاں سے ان کی بیگم نے ایم لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر مرزا کو فون پر اطلاع دی ہے کہ کوئی صاحب کار میں کوٹھی پر پہنچے۔ انہوں نے چوکیدار کو کہا کہ ان کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اور وہ ڈاکٹر سلطان علی سے ملنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر سلطان علی اس وقت اپنی بیگم کے ساتھ بیٹھے کسی خاندانی مسئلے پر بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کارڈ دیکھ کر ملازم سے کہا کہ انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا جائے۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر

ڈرائنگ روم میں گئے۔ پھر اچانک بقول بیگم کوٹھی میں موجود سب افراد بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آنے پر انہیں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سلطان علی غائب ہیں اور وہ آنے والا آدمی بھی اور اس کی کار بھی غائب ہے۔ چوکیدار نے بتایا ہے کہ آنے والے صاحب نے اسے اندر بلایا اور پھر اس کے سر پر چوٹ مار کر اسے بے ہوش کر دیا گیا۔ ویسے کوٹھی میں کسی چیز کو نہیں چھیڑا گیا۔ رسمی طور پر پولیس کو اطلاع دے دی گئی ہے لیکن معاملے کی انتہائی اہمیت کے پیش نظر ڈاکٹر مرزا نے مجھے کال کر کے سب کچھ بتایا تو میں نے انہیں کہہ دیا کہ میں سر سلطان سے بات کر کے سیکرٹ سروس کے چیف تک یہ معاملہ پہنچاتا ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ ڈاکٹر سلطان علی کو جلد بازیاب کرا لیا جائے گا"۔ سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"سپیشل پولیس۔ بے ہوش کر دینے والی گیس"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رحیم کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ ڈاکٹر سلطان علی صاحب کا فون نمبر چاہئے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"جی صاحب"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بیگم ڈاکٹر سلطان علی سے بات کرائیں۔ میں ملٹری انٹیلی جنس سے بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔ ہولڈ کریں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بیگم سلطان بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ وہ ادھیڑ عمر خاتون ہیں۔

"میں ملٹری انٹیلی جنس آفس سے ڈپٹی ڈائریکٹر طارق بول رہا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو انتہائی پراسرار انداز میں کوٹھی سے اغوا کر لیا گیا ہے۔ کیا یہ درست ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے ان کی لیبارٹری کے انچارج کو اطلاع دے دی تھی۔ انہوں نے پولیس کو بھیجا ہے لیکن پولیس صرف بیانات لے کر چلی گئی ہے۔ نجانے ڈاکٹر صاحب کا کیا حال ہوگا"۔۔۔۔۔۔ بیگم نے

قدرے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔ اس معاملے کا اعلیٰ سطح پر نوٹس لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر سلطان علی صاحب کو جلد از جلد صحیح سلامت برآمد کر لیا جائے گا۔ اس آدمی کو جس نے ڈاکٹر صاحب کو اغوا کیا ہے آپ نے دیکھا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ صرف چوکیدار اور ایک ملازم نے دیکھا ہے"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس چوکیدار کو فون پر بلائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی اچھا۔ ہولڈ کریں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"جی صاحب۔ میں چوکیدار اسلم بول رہا ہوں جناب"۔ تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والا بے حد سہمے ہوئے انداز میں بول رہا تھا۔

"جس آدمی کو تم نے اندر پہنچایا تھا اس کا حلیہ تفصیل سے بتا دو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی وہ میں نے پولیس کو بتایا ہے جناب"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اسلم۔ ہم ملٹری انٹیلی جنس والے اپنے طور پر کام کر رہے ہیں اور پولیس اپنے طور پر کام کر رہی ہے۔ تم حلیہ پوری تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری

طرف سے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتائی گئی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ حلیہ اور قدوقامت کے لحاظ سے یہ سو فیصد تنویر تھا۔

"جس کار میں وہ آیا تھا اس کا نمبر معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ نمبر تو میں نے نہیں دیکھا جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا رنگ کیا تھا اور کس کمپنی کی کار تھی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں باتیں بتا دی گئیں۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے سپیشل پولیس کا سن کر پہلے ہی شک پڑا تھا کیونکہ سپیشل پولیس کے الفاظ ضرورت پڑنے پر سیکرٹ سروس کے ممبران ہی استعمال کرتے تھے لیکن اب حلیہ اور کار کے بارے میں سن کر وہ سو فیصد اس نتیجے پر پہنچ گیا تھا کہ یہ ساری کارروائی تنویر کی ہے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے ٹیپ چل پڑی جس میں تنویر نے خود ٹیپ کیا ہوا تھا کہ وہ لنچ کرنے ہوٹل شیراز جا رہا ہے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ عمران صاحب۔ خیریت۔ کوئی خاص بات۔ آپ بے حد سنجیدہ ہو رہے ہیں"...... دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے یا تم نے تنویر کو کوئی ٹاسک دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تنویر کو، نہیں۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا تو عمران نے اسے سرداور کے فون سے لے کر اب تک کے سارے حالات بتا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ واردات تنویر نے کی ہے لیکن کیوں"۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے۔ بہرحال تم اسے ٹرانسمیٹر کال نہ کرنا کیونکہ یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ تنویر غلط کام نہیں کر سکتا۔ میں اسے خود ٹرانسمیٹر کال کر کے معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ویسے مجھے خود بے حد حیرت ہو رہی ہے کیونکہ تنویر سے ایسی توقع تو نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس طرح کسی سائنسدان کو اس کی کوٹھی سے اغوا کر لے گا اور اس نے اب تک کوئی رپورٹ بھی نہیں دی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر تنویر کی ٹرانسمیٹر واچ کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے کال دینا

شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی گئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ معاملہ واقعی سیریس ہوتا جا رہا ہے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے جولیا کا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ لیکن دوسری طرف سے انگیج ٹون سننے کو مل رہی تھی تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دوبارہ جولیا کو کال کی لیکن انگیج ٹون ہی سنائی دی تو اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا کسی طویل کال میں مصروف ہے۔ وہ کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن وہ وہاں سے بھی انگیج ٹون سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب، کیا سیکرٹ سروس کے تمام فون خراب ہو گئے ہیں یا مصروف کر دیئے گئے ہیں۔ ویری بیڈ"....... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔ اس نے سوچا کہ وہ خود دانش منزل جائے لیکن ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"....... ذہنی الجھن کی وجہ سے عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو"....... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"اوہ، بلیک زیرو تمہارا فون بھی انگیج تھا اور جولیا کا بھی۔ کیا سلسلہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"جولیا مجھے تنویر کی رپورٹ دے رہی تھی"....... اس بار دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسی رپورٹ"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ڈاکٹر سلطان علی کے اغوا اور اس سے پوچھ گچھ کے بارے میں"....... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کی بتائی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ، تو یہ بات تھی۔ پھر تو تنویر نے واقعی کام دکھایا ہے۔ خاص طور پر اس ڈاکٹر سلطان علی کو زندہ چھوڑ کر۔ تم نے کیا کہا اسے کہ ڈاکٹر سلطان علی کو کہاں پہنچا جائے"....... عمران نے کہا۔

"میں نے اسے دانش منزل پہنچانے کا کہا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ وہاں پہنچ جائے تو مجھے کال کرنا۔ میں خود آ کر اس ڈاکٹر سے مزید پوچھ گچھ کروں گا"....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے سرداور کے خصوصی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نمائندہ خصوصی جناب چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"....... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کہ تم نے یہ حوالہ دینا ضرو
سمجھا ہے"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں، اس لئے میں نے یہ حوالہ دینا ضروری سمجھا ہے کہ آپ می
بات سن کر کہیں ناراض نہ ہو جائیں اور میں کم از کم آپ جیسے سربرا
کی ناراضگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا"....... عمران نے جواب دیا۔

"ہوا کیا ہے، جلدی بتاؤ۔ کیا ڈاکٹر سلطان علی کے سلسلے میں کو
بات ہے"....... سرداور نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں، ڈاکٹر سلطان علی کو ان کی کوٹھی سے سیکرٹ سروس
اغوا کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں۔ وجہ"....... سرداور نے انتہا
حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر انہیں سار
واقعات بتا دیئے۔

کیمیکل نشہ وائٹ ہاؤس۔ اسرائیل کو فروخت کیا ہے ڈا
سلطان علی نے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو میزائل ٹیکنالوجی
سائنسدان ہیں۔ ان کا اس انداز کے نشے کی تیاری سے کیا تعلق۔
کام تو کوئی ماہر کیمسٹ ہی کر سکتا ہے اور پھر ڈاکٹر سلطان علی
ساتھ کام کرنے والوں کو تو اس بارے میں کبھی کوئی رپورٹ نہ
ملی۔ نہیں عمران۔ یہ کوئی اور پراسرار چکر ہے۔ کیا ڈاکٹر سلطان
زندہ ہیں"....... سرداور نے کہا۔

"جی ہاں، وہ زندہ ہیں۔ بہر حال جو ابتدائی رپورٹ تھی وہ میں

آپ کو بتا دی ہے۔ اصل بات بھی سامنے آجائے گی۔ آپ بہر حال ان
کی لیبارٹری کے انچارج اور ان کی بیگم کو تسلی دے دیں کہ ڈاکٹر
سلطان علی زندہ اور محفوظ ہیں اور حکومت نے کسی خاص پراجیکٹ
کے سلسلے میں اس انداز میں کارروائی کی ہے تاکہ دشمن ایجنٹ
چونک نہ پڑیں یا جو بھی آپ انہیں کہہ سکتے ہوں کہہ دیں"۔ عمران
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں مطمئن کر دوں گا لیکن تم پلیز مجھے اصل
بات ضرور بتانا"....... سرداور نے کہا۔

"اچھا وعدہ رہا"....... عمران نے کہا اور پھر "اللہ حافظ" کہہ کر اس
نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد اس نے
فون کر کے بلیک زیرو سے معلوم کیا کہ تنویر ڈاکٹر سلطان علی کو
دانش منزل میں پہنچا گیا ہے تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی کار اب تنویر کے فلیٹ کی طرف
بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تنویر کے فلیٹ پر پہنچ کر اس نے کال بیل کا بٹن
پریس کر دیا۔

"کون ہے"....... ڈور فون سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"رقیب کے دروازے پر سر کے بل اور کون پہنچ سکتا ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"تم"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور پھر
ڈور فون آف ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار

مسکرا دیا۔ چند لمحے بعد دروازہ کھلا۔

"آجاؤ"...... تنویر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"پہلے تو یہ سن لو کہ میں آپ نہیں آیا بلکہ بھجوایا گیا ہوں"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کس لئے آئے ہو۔ میں تمہاری آمد کی توقع کر رہا تھا"...... تنویر نے دروازہ بند کر کے پلٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔

"سچ مانو تو چیف نے جس طرح تمہاری تعریف کی ہے مجھے تم پر واقعی رشک آنے لگ گیا ہے کہ اکیلے ہی اکیلے تم نے اتنا بڑا مجرم پکڑ لیا ہے اور اس سے سب کچھ معلوم بھی کر لیا اور ہم رہے وضو کرتے"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"وضو کرنے کا کیا مطلب"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو، بس سمجھو کہ وہ کیا شعر ہے۔ ایک تو یہ شعر بھی عین موقع پر ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ بے وفائی تو ان کی گھٹی میں پڑی ہوتی ہے۔ مطلب ہے کہ ہم تو اے بی پڑھتے رہ گئے اور غیر بی اے کر کے فارغ بھی ہو گئے"...... عمران نے کہا تو تنویر اٹھا اس نے ریفریجریٹر سے جوس کے دو ڈبے نکالے۔ ایک ڈبہ اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

"تم ڈاکٹر سلطان علی کے سلسلے میں آئے ہو گے لیکن ابھی تو میں

اسے دانش منزل پہنچا کر واپس آیا ہوں کہ تم نازل ہو گئے۔ کیا تم وہیں دانش منزل میں ہی موجود تھے"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھ جیسے کور عقل کا دانش اور اس کی منزل سے کیا تعلق۔ اچھا بھلا فلیٹ میں بیٹھا تھا اور کسی مشن کے بارے میں سوچ رہا تھا تاکہ کوئی چیک مل سکے کیونکہ سلیمان بائیکاٹ کر کے گاؤں چلا گیا ہے کہ چیف نے فون کر کے بتایا کہ تنویر نے مشن مکمل بھی کر لیا ہے۔ میں نے سوچا کہ جا کر تم سے وہ اکسیری نسخہ تو پوچھ لوں۔ اس لئے بس سمجھ لو کہ اڑتا ہوا آیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھ سے یہ سارا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ساری تفصیل تو جولیا کو بتا دی ہے۔ پھر تم کیا معلوم کرنے آئے ہو اور چیف نے تمہیں کیوں بھیجا ہے۔ وہ مجھ سے براہ راست بھی تو معلوم کر سکتا تھا یا جولیا مجھ سے پوچھ سکتی تھی"...... تنویر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"سچ کہتے ہیں کہ بھلے کا زمانہ نہیں ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے چیف کو منتیں کر کے منایا ہے کہ تمہیں کوئی سزا نہ دے اور میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ میں خود اس معاملے کو اس انداز میں کور کر لوں گا کہ سیکرٹ سروس پر حرف نہ آئے گا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں نے کیوں یہ کام کیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ مجھے سزا کیوں"...... تنویر نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"تم نے بغیر چیف کے حکم اور اپنی مرضی سے ملک کے ایک مایہ ناز سائنسدان کو اس کی کوٹھی سے اغوا کیا پھر اس پر ذہنی تشدد کیا۔ پوری حکومت میں اس اغوا سے کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ چوکیدار نے تمہارا حلیہ بتا دیا ہے اور تمہارا حلیہ سن کر سپرنٹنڈنٹ فیاض کو چونکہ علم ہو گیا ہے کہ یہ ساری واردات تم نے کی ہے چنانچہ اس نے ڈیڈی کو رپورٹ دے دی اور ڈیڈی سے یہ رپورٹ سر سلطان تک پہنچ گئی۔ سر سلطان نے صدر مملکت کو رپورٹ دے دی کہ ڈاکٹر سلطان علی کو سیکرٹ سروس نے اغوا کیا ہے۔ پھر تمہارے چیف تک بات پہنچی۔ چیف کو کسی بات کا علم تک نہ تھا۔ اس نے آئیں بائیں شائیں کر کے سر سلطان اور صدر مملکت کو ٹالا۔ پھر جولیا نے رپورٹ دی تو چیف کو تمہاری اس حرکت پر اس قدر غصہ آیا کہ تم نے پوری سیکرٹ سروس کو اور خاص طور پر چیف کو امتحان میں ڈال دیا ہے۔ تمہیں چاہئے تھا کہ جیسے ہی تمہیں شک پڑا تھا تم چیف کو یا جولیا کو رپورٹ دیتے۔ پھر اس کے حکم پر بات آگے بڑھتی لیکن تم نے شاید خود کو ہی سب کچھ سمجھ لیا۔ اب چیف کو سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا جواز بنا کر سر سلطان اور صدر مملکت سے اپنی سیکرٹ سروس کی عزت بچائے جبکہ دوسری طرف تم نے جو کچھ معلوم کیا ہے وہ سب غلط ہے کیونکہ ڈاکٹر سلطان علی میزائل ٹیکنالوجی کے سپیشلسٹ ہیں کیمسٹ نہیں ہیں کہ نشے کا کیمیکل نسخہ ایجاد کرتے پھریں اور ایسا نسخہ کہ بین

الاقوامی مافیا ان سے خود رابطہ کر کے یہ نسخہ باقاعدہ اس قدر بھاری رقم دے کر خرید لے اور ڈاکٹر سلطان علی نے جو بیان دیا ہے اس کے مطابق اس نے تمہارے خوفناک تشدد سے خوفزدہ ہو کر یہ سب کچھ کہا ہے ورنہ ان کا کوئی تعلق کبھی نشہ وغیرہ سے نہیں ہے اور نہ ہی ان کا تعلق کسی مافیا سے ہے۔ ڈاکٹر سلطان علی کا پورا ماضی حکومت کے سامنے ہے۔ وہ آج تک ایسے کسی کام میں ملوث نہیں ہوئے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں نے چیف کو اس کی ڈائری بھی دی ہے جس میں اس نے وائٹ ہاؤس کے الفاظ اور نیچے بھاری رقم اپنے ہاتھوں سے لکھی ہے اور پھر ملٹری انٹیلی جنس کے جی ایس شعبے کے یوسف کے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں وائٹ ہاؤس کا لفظ استعمال ہوا ہے اور وہ رپورٹ ہے جس میں اس نے دو آدمیوں سے ملاقات کی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"کیا وہ رپورٹ اور ٹیپ تم نے حاصل کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، وہ سرکاری معاملہ ہے۔ چیف خود حاصل کر سکتا ہے۔ میں کیسے حاصل کر سکتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"جہاں تک ڈائری کا تعلق ہے تو تمہیں ڈاکٹر سلطان علی نے بتایا ہے کہ ان کا تعلق صنعت کار گروپ سے ہے اور ان کی آٹھ ٹیکسٹائل

ملیں ہیں۔ وائٹ ہاؤس نامی ایک خصوصی کپڑا ہے جو یہ گروہ خصوصی طور پر تیار کرتا ہے اور پوری دنیا کو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اور ڈائری میں اس سلسلے میں سب کچھ لکھا گیا ہے۔ جبکہ جی ایس ٹو چیف نے ایسی کسی رپورٹ کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا ہے" عمران نے کہا۔

"اتنی جلدی اس ڈاکٹر سلطان علی نے تمام بیان بھی دے دیا۔ اور چیف نے رپورٹ بھی مانگ لی ہے۔ نہیں، یہ سب کچھ اتنی جلدی ممکن ہی نہیں ہو سکتا"...... تنویر نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ چیف کس انداز میں کام کرتا ہے۔" عمران نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے تو جو کچھ کیا ہے نیک نیتی سے کیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے حق میں صرف ایک پوائنٹ جاتا ہے کہ تم نے ڈاکٹر سلطان علی کو نہ ہلاک کیا ہے اور نہ ہی ان پر تشدد کیا ہے۔ لیکن اب تمہارے اس دوست یوسف سے ملنا پڑے گا۔ اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اسے کیا کہو گے"...... تنویر نے کہا۔

"اس سارے ڈرامے کا اصل اور بنیادی کردار تو وہی ہے۔ اس لئے اس سے تفصیلی بات تو ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"اپنے بارے میں اسے کیا بتاؤ گے اور میرے بارے میں کیا بتاؤ گے"۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں، یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔ ٹھیک ہے پھر چیف خود ہی اس کے چیف سے تفصیلات مانگ لے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ تنویر کے فلیٹ سے۔ تنویر سے میری تفصیلی بات ہوئی ہے آپ کے حکم کے مطابق تنویر کے دوست یوسف سے میں تفصیلی بات کرنا چاہتا تھا لیکن اس طرح تنویر کی پوزیشن اس کے سامنے آ سکتی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ جی ایس شعبے کے چیف سے اس بارے میں تمام ریکارڈ طلب کر لیں تو زیادہ بہتر رہے گا"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں کر لوں گا۔ تم تنویر سے معلوم کرو کہ کیا ڈاکٹر سلطان علی کے آفس کی تلاشی کے دوران اسے کوئی ایسی فائل نظر آئی تھی جس میں نشے جیسا کوئی نسخہ ترتیب دیا گیا ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے بات کی ہے جناب۔ تنویر کے بقول سیف میں کافی فائلیں تھیں جو سب سائنسی اصطلاحات میں تھیں اس لئے وہ اسے سمجھ نہیں سکا۔ اس کے لئے مجھے خود وہاں تلاشی لینا پڑے گی"۔ عمران

نے کہا۔

"تو میں سرداور کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ ایم لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر مرزا کو پابند کر دیں گے کہ وہ تمہارے ساتھ تلاشی کے دوران رہے تاکہ ڈاکٹر سلطان علی کے افراد خانہ مطمئن رہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ میں سرداور سے دس منٹ بعد فون پر بات کر لوں گا"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تنویر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں موجود جہازی سائز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے رکھے ہوئے کئی رنگوں کے فونز میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس ادھیڑ عمر نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ ادھیڑ عمر کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"راجر بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیوں فون کیا ہے"...... ادھیڑ عمر کا لہجہ مزید خشک ہو گیا تھا۔

"پاکیشیا سے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر سلطان علی کو ان کی رہائش گاہ سے اچانک اغوا کر لیا گیا ہے اور انہیں جس انداز میں اغوا کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کارروائی کسی سرکاری ایجنسی

کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اطلاع بھی ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام علی عمران بتایا گیا ہے باقاعدہ سرکاری طور پر ڈاکٹر سلطان علی کی رہائش گاہ میں اس کے آفس کی تلاشی لیتا رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن اس اطلاع کی ہمارے لئے کیا اہمیت ہے"...... ادھیڑ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارے آدمیوں نے یونان میں اور پاکیشیا میں ڈاکٹر سلطان علی سے ڈیل کی تھی اس لئے کہیں ہمارے بارے میں کوئی اطلاع پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی تک نہ پہنچ جائے۔اس طرح پاکیشیا اور راماتیہ کے درمیان تعلقات بھی متاثر ہو سکتے ہیں"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔ہمارا صرف رابطہ تھا۔ہم نے درمیانی ڈیل کی اور معاملہ ختم ہو گیا اور پھر اس ڈاکٹر سلطان علی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ کارروائی کارسٹ کی ہے۔وہ کوڈ نام وائٹ ہاؤس کے بارے میں ہی بتائے گا اور یونان میں وائٹ ہاؤس کلب اس قابل نہیں ہے کہ اس سے وہ کچھ حاصل کر سکیں"۔ادھیڑ عمر نے کہا۔

"سر وائٹ ہاؤس کلب کا مینجر جاربی ہمارا آدمی ہے۔اگر یہ لوگ اس تک پہنچ گئے تو وہ لازماً ہم تک بھی پہنچ جائیں گے"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ایسا ہو سکتا ہے تو تم اس جاربی کو وہاں سے ہٹا دو۔ بس"...... ادھیڑ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ایسا کرنا زیادہ اچھا رہے گا"...... دوسری طرف سے راجر نے کہا۔

"او کے"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"خواہ مخواہ پریشان ہو رہا تھا نانسنس"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سامنے رکھی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں لیکن چند ہی لمحوں بعد سرخ رنگ کے فون کی تیز اور قدرے کرخت آواز پر مبنی گھنٹی بج اٹھی۔ادھیڑ عمر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس باڈلے بول رہا ہوں چیف آف کارسٹ"...... ادھیڑ عمر نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ یہ فون اعلیٰ افسران کے لئے مخصوص تھا۔

"سائمن بول رہا ہوں چیف سیکرٹری"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔حکم سر"...... باڈلے نے اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسرائیل کے قومی سلامتی کے مشیر کا فون آیا تھا۔ان کا کہنا ہے کہ مشن کا بقایا حصہ ابھی تک نہیں پہنچا جبکہ ایک ہفتے کے اندر اسے پہنچ جانا چاہئے تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب، بقایا حصہ بنک لاکر میں موجود ہے۔ اسرائیل ایجنٹ آیا ہی نہیں اسے لینے کے لئے" ...... چیف نے کہا۔

"وہ کیوں روک لیا گیا تھا۔ کیا کوئی خاص وجہ تھی" ...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سر ڈیفنس سیکرٹری نے اسرائیل سے اس سلسلے میں ڈیل کی تھی اور پاکیشیائی سائنسدان یونان پہنچ گیا تھا لیکن اسرائیل نے ڈیل کی رقم ادا نہ کی تھی جبکہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے تمام رقم سرکاری طور پر اس سائنسدان کو ادا کر دی تھی۔ اس کے بعد اسرائیل نے جو رقم بھیجی وہ ڈیل سے بہت کم تھی جس پر ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے دو فائلوں میں سے ایک فائل روک لی اور دوسری فائل بنک لاکر میں رکھوا دی گئی۔ اسرائیل نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک ہفتے کے اندر بقایا رقم ادا کر کے یہ فائل حاصل کرے گا لیکن پھر اس کا ایجنٹ رقم لے کر واپس ہی نہیں آیا۔ اس لئے دوسری فائل ابھی تک لاکر میں موجود ہے" ...... باڈلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے چونکہ مجھے رپورٹ نہ دی تھی کیونکہ مجھے فوراً ایک غیر ملکی دورے پر جانا پڑ گیا تھا اس لئے مجھے اس سلسلے کا علم نہ تھا۔ میں ابھی اسرائیل حکام سے بات کرتا ہوں" ...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"لیکن سر انہیں کہیں کہ وہ جلد از جلد یہ فائل منگوا لیں کیونکہ ہمارا براہ راست تو اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے تو

صرف درمیانی ڈیل کی ہے جبکہ وہاں پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ان کی سرکاری ایجنسیوں نے اس ڈاکٹر سلطان علی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں اور اس طرح ہم خواہ مخواہ اس فائل کی حفاظت میں ان سے لڑتے پھریں گے"۔ چیف نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ہمارا براہ راست اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسرائیلی حکام کے کہنے پر ہم نے یہ کام کیا ہے۔ لیکن کیا آپ نے اس سلسلے میں حفاظتی اقدامات نہیں کئے تھے کہ وہ ہم تک پہنچ جائیں گے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اقدامات تو کر لئے تھے اور انہیں کسی طرح بھی ہمارے بارے میں علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم کسی بھی سطح پر سامنے نہیں آئے۔ ہمارا یونان میں کام کرنے والا آدمی سامنے آیا تھا۔ اسے بھی میں نے واپس بلا لیا ہے لیکن جب تک یہ فائل یہاں موجود ہے ہم اس میں بہر طور کسی نہ کسی طرح ملوث تو رہیں گے" ...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں بات کرتا ہوں ان سے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور ایک بار پھر فائل پر نظریں جمائی ہی تھیں کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے میز کی سائیڈ پر موجود بٹنوں کی قطار سے ایک بٹن پریس کیا تو دروازہ میکانکی

انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا۔

دروازہ کھلتے ہی ایک لمبے قد کی نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس لڑکی نے گہرے نیلے رنگ کا سکرٹ پہنا ہوا تھا۔ سر کے بال مردوں کی طرح تراشے ہوئے تھے اور ان کا رنگ اخروٹی تھا۔ لڑکی کے چہرے پر سنجیدگی اور قدرے رعونت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ، ویرا تم"...... چیف نے اسے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں آج ہی مشن سے واپس آئی ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو خود جا کر اطلاع دے دوں اور مشن کے سلسلے میں اگر کوئی وضاحت آپ چاہیں تو وہ بھی پیش کر دوں"...... لڑکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تمہاری رپورٹ اس قدر مفصل ہوتی ہے کہ مزید وضاحت کی ضرورت ہی نہیں رہتی"...... چیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سر۔ پھر مجھے اجازت"...... لڑکی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب آ گئی ہو تو بیٹھو۔ تم سے چند باتیں ہو جائیں"...... چیف نے کہا تو لڑکی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کس معاملے پر سر"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ باڈلے بول رہا ہوں"...... چیف نے مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

"سائمن بول رہا ہوں چیف سیکرٹری۔ میری اسرائیل سے بات ہوئی ہے۔ وہ ڈاکٹر سلطان علی کی گرفتاری سے بے حد پریشان ہو گئے ہیں۔ ان کا ایجنٹ ابھی تھوڑی دیر بعد میرے آفس میں پہنچ جائے گا۔ تم فائل میرے آفس میں بھجوا دو اور سنو۔ اس کے بعد تم نے وہ سب آثار ختم کر دینے ہیں جس سے ہمارے ملوث ہونے کا کوئی شک پڑ سکتا ہو کیونکہ اسرائیلی حکام جس انداز میں بوکھلائے ہوئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ سے خاصے خائف ہیں اور ان کا خائف ہونا بتا رہا ہے کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ وہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا دیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ میں ابھی راجر کو کہتا ہوں کہ وہ فائل بنک لاکر سے نکال کر آپ کے آفس میں پہنچا دے گا"...... چیف نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"راجر سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ راجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد راجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"راجر، سپیشل لاکر سے پاکیشیا سے ملی ہوئی دوسری فائل نکال کر

ابھی چیف سیکرٹری صاحب کو پہنچا دو"۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جاربی کو واپس بلالیا ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں نے احکامات دے دیئے ہیں۔ وہ وہاں اپنے نمبر ٹو کو چارج دے کر کل یہاں پہنچ جائے گا"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مزید کوئی ایسے آثار ہوں جن سے پاکیشیائی ایجنٹ ہم تک پہنچ سکیں تو وہ بھی ختم کر دو"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"اور تو کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے چیف"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"۔۔۔۔۔۔ چیف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ پاکیشیا کا کیا سلسلہ ہے چیف۔ کیا پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن مکمل کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ویرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، لیکن یہ مشن براہ راست رامانیہ کا نہیں ہے بلکہ اسرائیل کے کہنے پر ہم نے درمیانی پارٹی کا کردار ادا کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"اوہ، پھر تو وہ لوگ لازماً ہمارے خلاف کام کریں گے"۔۔۔۔۔۔ ویرا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ان کے بارے میں جانتی ہو جو یہ بات کر رہی ہو"۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا میں مشہور ہے۔ وہ دنیا کی سب سے خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں تو ایسے ایسے واقعات بتائے جاتے ہیں کہ وہ انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت مخلوق لگتا ہے"۔۔۔۔۔۔ ویرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، وہ راجر نے بھی اپنی رپورٹ میں اس کا نام لیا ہے۔ بہرحال ہمارا براہ راست ان سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"لیکن باس۔ اسرائیل تو ایک بہت طاقتور ملک ہے اس کے پاس اپنی بے شمار ایجنسیاں ہیں۔ پھر اس نے مشن کے لئے ہماری امداد کیوں حاصل کی ہے"۔۔۔۔۔ ویرا نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ اسرائیل کے ایجنٹ سامنے نہیں آنا چاہتے تھے کیونکہ اس طرح ایکریمیا، روسیاہ اور گریٹ لینڈ کے ایجنٹ بھی میدان میں آجائیں گے جبکہ رامانیہ نے چونکہ کبھی کوئی مشن پاکیشیا کے خلاف مکمل نہیں کیا اور پاکیشیا اور رامانیہ کے درمیان اچھے تعلقات بھی ہیں اس لئے اس پر کسی کو شک نہیں ہوگا اور اس کے عوض اسرائیل نے رامانیہ کو سیاسی اور معاشی مراعات دینے کا بھی وعدہ کیا تھا اس لئے رامانیہ حکومت اس پر بخوشی تیار ہو گئی تھی"۔ چیف نے کہا۔

"کیا یہ مشن پاکیشیا میں مکمل کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ویرا نے کہا۔

"اوہ نہیں، پاکیشیا میں ایک گروپ ہے جس کا تعلق اسرائیل سے

ہے۔اس گروپ کا مین اڈہ پاکیشیا میں گولڈن کلب ہے جہاں پاکیشیا کے اعلیٰ ترین حکام بھی اکثر جاتے رہتے ہیں۔ڈاکٹر سلطان علی بھی وہاں جاتا رہتا تھا۔ڈاکٹر سلطان علی پاکیشیا کے میزائل سیکشن میں کام کرتا ہے اور اسرائیل کو رپورٹ ملی تھی کہ پاکیشیا ان دنوں ایسے بین البراعظمی میزائل کی تیاری میں مصروف ہے جس کی مدد سے وہ پاکیشیا سے اسرائیل پر براہ راست میزائل فائر کر سکے گا۔اس میزائل کی ایک خوبی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اس میزائل کو پاکیشیا سے اسرائیل کے درمیان موجود تمام ایکریمین میزائل شکن سسٹم اور خود اسرائیل میں میزائل فائرنگ کے تحفظ کے لئے جو نظام نصب کیا گیا ہے اس سے بچانے کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔اس طرح اگر یہ میزائل تیار ہو گیا تو پھر نہ صرف اسرائیل براہ راست پاکیشیا کی زد میں آجائے بلکہ راستے میں موجود اینٹی میزائل سسٹم بھی بے کار ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر سلطان علی سائنسدان ہے لیکن اس کی ایک کمزوری جواہرات ہیں۔اسرائیل نے اس میزائل کی نسبت بنیادی معلومات کی فراہمی کے عوض ڈاکٹر سلطان علی کو ایسے جواہرات دینے کا وعدہ کیا جنہیں دنیا کے نایاب جواہرات کہا جاتا ہے۔ایک انہیں پیشگی دے دیا گیا تو وہ اس پر رضامند ہو گئے۔اس کے بعد انہوں نے یونان میں ایک سائنسی کانفرنس میں شرکت کرنی تھی۔اس لئے اس لین دین کا مرکز یونان طے کیا گیا۔وہاں ہمارے دو ایجنٹ ان سے ملے۔انہوں نے دو فائلیں ہمارے حوالے کیں۔ایک فائل میں معلومات تھیں جبکہ

دوسری فائل میں کوڈ کا حل تھا کیونکہ پاکیشیا میں تمام بنیادی فائلیں کوڈ میں ہوتی ہیں۔ہم نے کوڈ والی فائل روک لی اور دوسری فائل اسی روز اسرائیل بھجوا دی گئی جبکہ جواہرات کی تھیلی ڈاکٹر سلطان علی نے نقد وصول کر لی۔اس طرح مشن مکمل ہو گیا اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوئی لیکن اب راجر نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا میں اس ڈاکٹر سلطان علی کو اغوا کر لیا گیا ہے اور اغوا کے انداز سے لگتا ہے کہ ایسا کسی سرکاری ایجنسی نے کیا ہے اور ڈاکٹر سلطان علی کے آفس کی تلاشی کسی علی عمران نے لی ہے"...... چیف نے کہا۔

"راجر کو کیسے علم ہوا اس کا"...... ویرا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"راجر کا تعلق گولڈن کلب سے ہے۔اس گولڈن کلب سے جس کے ذریعے ڈاکٹر سلطان علی سے سارے معاملات طے کئے گئے تھے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ۔پھر تو وہ لوگ گولڈن کلب کے ذریعے براہ راست راجر تک پہنچ سکتے ہیں"...... ویرا نے کہا۔

"اوہ نہیں، راجر ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے۔اس نے جو فون اپنے پاس رکھا ہوا ہے اس کا تعلق اسرائیل کے خفیہ سیارے سے ہے اور وہ گولڈن کلب کے مالک اور جنرل مینجر ہمیفرے سے گونان کے فرضی نام سے ملتا ہے اور اسے یہ بتایا گیا ہے کہ گونان کا تعلق اسرائیل سے ہے۔اس طرح اگر یہ لوگ جاربی تک پہنچ بھی جائیں تو راجر تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے"...... چیف نے کہا۔

"ایک وعدہ کریں چیف"...... اچانک ویرا نے کہا تو چیف چونک پڑا۔

"وعدہ۔ کیسا وعدہ۔ کیا مطلب......" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف اگر بفرض محال پاکیشیائی ایجنسی ہمارے خلاف کام کرنے پہنچ جائے تو آپ یہ مشن مجھے دیں گے"...... ویرا نے کہا۔

"اول تو ایسا ممکن نہیں ہے اور اگر ایسا ہوا تو میرا وعدہ کہ یہ مشن تمہیں ہی دیا جائے گا۔ ویسے بھی تم کارسٹ کی سب سے نامور ایجنٹ ہو اور تمہارا ریکارڈ انتہائی شاندار ہے۔ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں ہیں کہ پورے رامانیہ کو تم پر فخر ہے۔ اس لئے میرا وعدہ کہ مشن تمہیں ہی دیا جائے گا"...... چیف نے کہا تو ویرا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ باس۔ اب مجھے اجازت دیں"...... ویرا نے کہا تو چیف کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھی اور سلام کر کے تیزی سے مڑی اور دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"۔ سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ رپورٹ منگوائی ہے تم نے جی ایس کے چیف سے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ سرداور نے آپ کے فلیٹ پر بھجوا دی تھی جہاں سے جوزف جا کر لے آیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور ایک فائل اٹھا کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے فائل کھولی۔ اس میں چھ کاغذ تھے۔ عمران ان کاغذات کو غور سے پڑھتا رہا پھر اس نے طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"تلاشی کے بعد کیا نتیجہ نکالا ہے آپ نے کہ کیا واقعی ڈاکٹر سلطان

علی نے کیمیکل نشے کا نسخہ فروخت کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کی آفس ٹیبل کی درازوں اور سیف میں موجود تمام فائلوں کا تعلق میزائل ٹیکنالوجی سے ہے۔ کسی ایک میں بھی ایسا اشارہ نہیں ملا کہ وہ اس قدر ماہر کیمسٹ بھی ہے کہ ایسا نسخہ تیار کرے جو کروڑوں روپوں میں کوئی مافیا خرید لے البتہ ایک خفیہ دراز سے ایک چھوٹی سی ذاتی ڈائری نما کاپی ملی ہے۔ اس کاپی میں جواہرات کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں اور اس کی بیوی نے بھی بتایا ہے کہ جواہرات ڈاکٹر سلطان علی کی کمزوری ہیں۔ ان کے پاس دنیا کے انتہائی قیمتی اور نایاب جواہرات موجود ہیں اور وہ ایسے جواہرات کی خرید و فروخت بھی کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایسا تو ممکن ہے۔ ہر آدمی کی کوئی نہ کوئی ہابی تو بہرحال ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک بات اور بھی سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹر سلطان علی جب یونان سے واپس آئے تو ان کے پاس انتہائی قیمتی جواہرات کی ایک تھیلی موجود تھی جس کے بارے میں انہوں نے اپنی بیگم کو بتایا کہ یہ جواہرات انہوں نے یونان کے ایک جوہری سے خریدے ہیں اور ان کی قیمت کروڑوں ڈالروں میں ہے لیکن اسے بے حد سستے مل گئے ہیں اور پھر یہ تھیلی بھی انہوں نے اپنے مخصوص بنک لاکر میں رکھ دی اور اب بھی وہاں دیگر جواہرات کے ساتھ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ جواہرات پر زور دے رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات آپ کے ذہن میں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بات نہیں کہ مجھے کوئی خاص شک ہو۔ ڈاکٹر سلطان علی امیر آدمی ہے۔ خاندانی رئیس ہیں۔ وہ جواہرات کی ہابی اختیار کر سکتے ہیں اور جواہرات خرید بھی سکتے ہیں لیکن جی ایس کی رپورٹ کے مطابق وہاں ان کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی گئی ہے کیونکہ جی ایس کی ڈیوٹی بھی یہی ہے اور اس نگرانی کے دوران نہ ہی ڈاکٹر سلطان علی کی ملاقات کسی جوہری سے ہوئی ہے اور نہ ہی وہ کسی جوہری کی دکان پر گئے ہیں۔ ان کی شیڈول سے ہٹ کر ملاقات دو آدمیوں سے ہوئی جو کافی دیر تک جاری رہی اور پھر ان میں سے ایک آدمی اسی روز اسرائیل چلا گیا جبکہ دوسرا وائٹ ہاؤس کلب کا مینجر ہے جس کا نام جارجی ہے۔ اس لئے جواہرات کی تھیلی مشکوک حیثیت اختیار کر جاتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس بار آپ ڈاکٹر سلطان علی سے براہ راست بات کرنے کی بجائے پہلے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سرداور نے ڈاکٹر سلطان علی کی اہمیت پر خاصا زور دیا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ یہ شخص پوچھ گچھ کے دوران ہی ضائع ہو جائے۔ میں اس سے ملاقات سے پہلے کسی نتیجے پر پہنچنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈاکٹر سلطان علی ابھی تک بے ہوش ہے یا اسے ہوش آ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بے ہوش ہے۔ میں نے آپ کی وجہ سے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ جوزف کو کہو کہ وہ اسے یہاں سے رانا ہاؤس لے جائے۔ وہاں ماحول ایسا بن جائے گا کہ یہ جو نہیں بھی بتانا چاہے گا وہاں بتا دے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کئے اور جوزف کو ضروری ہدایات دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایم لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر مرزا سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر مرزا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا آپ صحیح سلامت لیبارٹری تک پہنچ

گئے ہیں ناں"...... عمران نے اس بار قدرے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ کیوں نہ پہنچتا صحیح سلامت"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے سوچا کہ ہوا تیز چل رہی تھی کہیں آپ اڑ کر کہیں اور پہنچ گئے ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"آپ واقعی بے حد شگفتہ مزاج آدمی ہیں۔ بہرحال فرمایئے کیسے فون کیا ہے۔ کوئی حکم"...... ڈاکٹر مرزا نے کہا۔

"ڈاکٹر سلطان علی کی پرسنل فائل تو آپ کے پاس ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے منگوا لیجئے۔ کتنی دیر میں آ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"دس منٹ تو لگ ہی جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں دس منٹ بعد پھر فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تیز ہوا سے اڑنے والی بات کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر مرزا بانس سے بھی زیادہ دبلے پتلے ہیں اور انتہائی خشک

مزاج اور سنجیدہ آدمی ہیں۔ چونکہ تلاشی کے دوران انہیں رکنا پڑا تو اس لئے وہ اب چھوٹا موٹا مذاق برداشت کر لیتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے انہیں واقعی زچ کر کے رکھ دیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ اتنے دبلے ہیں کہ مزید زچ ہونے کی ان میں گنجائش ہی نہیں ورنہ وہ غائب ہو جاتے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ ڈاکٹر مرزا سے رابطہ کر لیا۔

"فائل پہنچ گئی ہے ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ پہنچ گئی ہے"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

"اکیلی ہے یا ماں باپ بھی ساتھ پہنچے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آخر آپ کیسی باتیں شروع کر دیتے ہیں"...... ڈاکٹر مرزا نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فائل مؤنث ہے اور ملک میں جو قانون موجود ہے اس میں کسی مؤنث کا اکیلے آنا خاصا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے پوچھ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"پلیز عمران صاحب۔ ہم انتہائی اہم اور نازک کام میں مصروف

ہیں اس لئے پلیز"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر مرزا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مجبوری سے پلیز کا لفظ استعمال کر رہا ہو ورنہ شاید وہ فون ہی بند کر دیتا۔

"اچھا آپ یہ فائل کھول کر پڑھیں اور مجھے بتائیں کہ اس میں ڈاکٹر سلطان علی کی ہابی کیا درج ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہابی۔ اچھا"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"عمران صاحب، اس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سلطان علی کی ہابی جواہرات کو لیکشن ہے۔ بڑی عجیب سی ہابی ہے"...... ڈاکٹر مرزا نے کہا۔

"امیر لوگوں کی ایسی ہی ہابی ہوتی ہے۔ ہم جیسے غریبوں کی تو ہابی ہی نہیں ہوتی۔ اچھا اب یہ بھی بتا دیں کہ کیا فائل میں یہ بھی درج ہے کہ ڈاکٹر سلطان علی کی عمومی نجی مصروفیات کیا ہوتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نجی۔ ہاں۔ وہ ریستوران اور کلبوں میں آنے جانے کے بے حد شوقین ہیں اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں ہونے والے فنکشن میں بھی ضرور شرکت کرتے ہیں۔ ویسے ایک بات تو مجھے بھی معلوم ہے کہ وہ گولڈن کلب تقریباً روزانہ ہی جاتے ہیں۔ گولڈن کلب کے مالک اور جنرل مینجر ہیمفرے سے ان کے انتہائی قریبی تعلقات ہیں"...... ڈاکٹر مرزا نے کہا۔

"کیا یہ بھی فائل میں درج ہے"...... عمران نے چونک کر

پوچھا۔

"جی نہیں۔ ایک فنکشن کے سلسلے میں مجھے گولڈن کلب جانا پڑا تھا۔ وہاں ان سے میری ملاقات ہو گئی اور یہ سب کچھ خود انہوں نے بتایا تھا"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر مرزا نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو، ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم اس وقت۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ریڈفاکس کلب میں باس۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گولڈن کلب کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"گولڈن کلب تو امرأ اور بڑے بڑے سرکاری افسران اور عہدیداران کا کلب ہے باس اور وہاں داخلہ بھی محدود ہے۔ صرف ممبران ہی جا سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم وہاں گئے ہو کبھی۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ میرے پاس اس کا ممبر شپ کارڈ موجود ہے اور میں اکثر وہاں اس لئے جاتا رہتا ہوں کہ وہاں اکثر غیر ملکی سفیر اور اعلیٰ طبقے کے لوگ بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گولڈن کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہیمفرے ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ یہ ہیمفرے یونان کا باشندہ ہے اور دس سال پہلے یہاں آیا اور اب یہاں کی شہریت اس نے حاصل کر رکھی ہے۔ اس نے شادی بھی ایک مقامی لڑکی سے کی ہوئی ہے۔ اوور"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایم لیبارٹری میں کام کرنے والے ڈاکٹر سلطان علی اس کلب میں جاتے رہتے ہیں اور ان کے بڑے گہرے تعلقات اس ہیمفرے سے ہیں اور گزشتہ دنوں ایک سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے وہ یونان گئے تھے۔ وہاں ان کی ملاقات دو ایسے آدمیوں سے ہوئی تھی جو مشکوک تھے۔ ان میں سے ایک آدمی تو ملاقات کے بعد فوراً اسرائیل چلا گیا جبکہ دوسرا آدمی وہاں کے انتہائی بدنام کلب وائٹ ہاؤس کا مینجر تھا اور شک کیا جا رہا تھا کہ ڈاکٹر سلطان علی نے کسی نہ کسی انداز میں ملک سے غداری کی ہے۔ تم گولڈن کلب میں ڈاکٹر سلطان علی کی مصروفیات اور خاص طور پر ہیمفرے سے اس کے تعلقات اور دوستی کے سلسلے میں معلومات کرو کیونکہ میری چھٹی حس

کہہ رہی ہے کہ ہیمفرے کسی نہ کسی سطح پر اس معاملے میں بہرحال ملوث ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جوزف ڈاکٹر سلطان علی کو رانا ہاؤس لے گیا ہے"...... عمران کے فارغ ہونے پر بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا مجھے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر ایک ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"میری سمجھ میں یہ بات اب بھی نہیں آ رہی کہ آپ ڈاکٹر سلطان علی سے پوچھ گچھ سے گریزاں کیوں ہیں حالانکہ اس سارے معاملے کا مرکزی کردار وہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے جو کچھ میں نے بتایا تھا اگر وہ سمجھ میں نہیں آیا تو میں اصل بات بتا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"جس سے تنویر پوچھ گچھ کر چکا ہو اس سے اب کیا مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران اس دوران ڈائری کھول کر اس میں موجود پتوں پر نظریں بھی دوڑا رہا تھا اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ چند لمحے غور سے اسے

دیکھتا رہا اور پھر اس نے ڈائری بند کرنے کی بجائے الٹا کر میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے یونان کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت ایتھنز کا رابطہ نمبر بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈیبور کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور آواز یونانی ہی تھی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس عمران بول رہا ہوں۔ ڈیبور سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈیبور بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس عمران، کنگ آف یونان کی خدمت میں سلام پیش کر سکتا ہے یا نہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ اچھا۔ اچھا۔ اوہ، پرنس تم۔ اتنے طویل عرصے بعد میں پہچان ہی نہ سکا۔ جب تم نے یہ کنگ آف یونان کے الفاظ کہے تو مجھے یاد آگیا۔ تم نے تو پھر رابطہ ہی نہیں کیا"....... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"کنگ سے رابطہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ خوشامد پر بھی یہ ناراض ہو کر گردن اڑانے کا حکم دے دیتے ہیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ڈیور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہاری۔ یہی باتیں تو مدتوں یاد رہتی ہیں پرنس۔ تم سے زیادہ خوبصورت باتیں کرنے والا آج تک میں نے نہیں دیکھا"....... ڈیور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بے بی کا کیا حال ہے۔ ابھی تک بے بی ہے یا بڑھ کر مکمل ہتھنی میرا مطلب ہے ایلیفنٹ بن چکی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تم مارشاہ کی بات کر رہے ہو۔ وہ ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی۔ اب تو اسے ہلاک ہوئے بھی چھ سال ہو گئے ہیں"....... ڈیور نے یکلخت انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، ویری سیڈ۔ بہت افسوس ہوا ڈیور۔ آئی ایم سوری۔ اگر مجھے اطلاع مل جاتی تو میں اس کے جنازے میں ضرور شریک ہوتا"

عمران نے بھی اس بار افسردہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اپنا ہی ہوش نہیں تھا اطلاع کیسے دیتا۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ کیوں فون کیا ہے"....... ڈیور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایتھنز میں ایک کلب ہے وائٹ ہاؤس۔ اس کے مینجر کے بارے میں معلوم کرنا تھا"....... عمران نے کہا۔

"پرانے مینجر جارجی کی بات کر رہے ہو یا اس کی جگہ لینے والے اس کے نمبر ٹو اور نئے مینجر جیفری کے بارے میں"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"کیا مطلب۔ یہ نئے اور پرانے کا کیا مطلب ہوا"....... عمران نے کہا۔

"اب سے دو گھنٹے پہلے تک جارجی مینجر تھا لیکن دو گھنٹے پہلے وہ واپس رامانیہ چلا گیا ہے اور اب اس کی جگہ اس کا نمبر ٹو جیفری مینجر بن گیا ہے۔ مجھے اس لئے معلوم ہے کہ جارجی میرا گہرا دوست تھا۔ وہ واپس جانے سے پہلے مجھے ملنے آیا تھا"....... ڈیور نے کہا۔

"وہ رامانیہ کا رہنے والا تھا کہ وہاں چلا گیا ہے۔ کیا اس کی نوکری ختم ہو گئی ہے یا کر دی گئی ہے یا کوئی اور مسئلہ تھا"....... عمران نے کہا۔

"اس کا تعلق رامانیہ کی سرکاری ایجنسی کارسٹ سے تھا۔ یہاں وائٹ ہاؤس کلب کی آڑ میں وہ کارسٹ کی نمائندگی کرتا تھا۔ جب اس

نے مجھے بتایا کہ وہ ہمیشہ کے لئے یہاں سے واپس جا رہا ہے تو میں نے بھی اس سے یہ بات پوچھی تھی تو اس نے مجھے بتایا کہ کارسٹ کے چیف باڈلے نے اسے فوری طور پر واپس کال کر لیا ہے کیونکہ اسے اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ یہاں اسے چیک کر سکتے ہیں"...... ڈینور نے جواب دیا۔

"کچھ لوگوں سے اس کی کیا مراد تھی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ کچھ لوگوں سے اس کی مراد تم اور تمہارے ساتھی تھے"...... ڈینور نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر بات چیت سننے کی وجہ سے بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا جاربی نے میرا نام لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" ارے نہیں۔ اس نے تو کچھ لوگ ہی کہا تھا اور پھر میرے مزید پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس نے پاکیشیا کے ایک سائنسدان کے ساتھ یہاں ایتھنز میں کوئی خفیہ ڈیل کی تھی اس ڈیل کا تعلق اسرائیل سے تھا اور اب چیف کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کے کچھ لوگ اس ڈیل کے سلسلے میں کام کر رہے ہیں اس لئے اسے فوری طور پر واپس راما نیہ بلا لیا گیا ہے۔ اب تمہارے فون کرنے اور اس کے بارے میں پوچھنے پر میں سمجھ گیا ہوں کہ کچھ لوگوں سے اس کی کیا مراد تھی"...... ڈینور نے کہا۔

"کیا تم اس کارسٹ کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں، کافی جانتا ہوں کیونکہ میرے بزنس تعلقات بھی راما نیہ سے ہیں۔ کارسٹ راما نیہ کی سرکاری ایجنسی ہے اور اس کے چیف کا نام باڈلے ہے"...... ڈینور نے جواب دیا۔

"اس کا آفس کہاں ہے۔ اس باڈلے کا کوئی فون نمبر"۔ عمران نے کہا۔

" نہ مجھے آفس کا علم ہے اور نہ ہی فون نمبر کا۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہے کہ ایسا ہے اور بس"...... ڈینور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس جاربی کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ راما نیہ میں کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" راما نیہ کے دارالحکومت میں ایک کلب ہے جیری کلب۔ وہ اس کا مالک ہے اور ظاہر ہے وہاں سے اس کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"...... ڈینور نے کہا۔

"اوکے، شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ معاملات واقعی مشکوک ہیں اور اس سلسلے میں پہلے ہی وہاں اطلاعات پہنچ چکی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ پہلی بار کوئی کام کی بات سامنے آئی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری

موجود نہیں، ہو تو اس نے فون بند کر دیا لیکن مجھے تجسس رہا کہ آخر تم کس چکر میں ملوث ہو گئے ہو۔ یہ آدمی تو بے حد خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بکواس کر رہا تھا۔ مجھے کیا ضرورت ہے اسے بلیک میل کرنے کی۔ ایک سرکاری کام تھا۔ میں نے اس ڈاکٹر سے ملاقات کی اور اس نے باقاعدہ ڈیل کا معاوضہ بھی وصول کیا۔ نایاب اور انتہائی قیمتی جواہرات سے بھری ہوئی تھیلی"...... دوسری طرف سے چہک کر کہا گیا اور عمران کی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔

"لیکن وہ تو کہہ رہا تھا کہ انہیں کچھ نہیں دیا گیا۔ کہیں نقلی جواہرات تو نہیں دے دیئے تم نے اسے"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ دنیا کے انتہائی قیمتی ترین جواہرات تھے اور ہم نے اسے کیوں دینے تھے۔ یہ تو اسرائیل کی ڈیل تھی۔ انہوں نے یہ تھیلی بھجوائی تھی کیونکہ اس نے میزائل معلومات کے بدلے میں جواہرات ہی طلب کئے تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن تمہارا اس ڈیل سے کیا تعلق۔ تم تو راماتیہ کی سرکاری ایجنسی کارسٹ سے متعلق ہو اور جہاں تک مجھے معلوم ہے راماتیہ اور پاکیشیا میں دشمنی تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسرائیل براہ راست سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اس لئے اس نے راماتیہ حکام کو درمیان میں ڈالا اور اس طرح یہ کام کارسٹ کو مل گیا۔ پھر پاکیشیا میں اسرائیلی ایجنٹوں نے بات چیت فائنل کی اور لین

دین کا کام ایتھنز میں مکمل کیا گیا۔ چنانچہ وہاں میں اور میرا ایک ساتھی اس سے ملے۔ اس نے دو فائلیں ہمیں دیں۔ ہم نے اس کی ڈیمانڈ کے مطابق اسے جواہرات کی تھیلی دے دی اور فائلیں میرا ساتھی لے کر اسی رات کو واپس راماتیہ چلا گیا۔ اس طرح معاملہ ختم ہو گیا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم محتاط رہنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ہم پوری طرح محتاط ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ تھی اصل بات"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے واقعی بے حد جدوجہد کی ہے تب جا کر اصل معاملہ سامنے آیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، میں اب اس ڈاکٹر سلطان علی سے پوچھوں گا کہ اس نے اسرائیل کو جواہرات کے عوض کیا دیا ہے۔ ٹھیک ہے میں اب رانا ہاؤس جا رہا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس، جان بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کرخت سے لہجے میں کہا۔

"فلپ بول رہا ہوں باس۔ ہیرس سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ، کیا ہوا ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... ادھیڑ عمر نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس، پاکیشیا سے آنے والی دونوں فائلیں جو بی ایم میزائل کے سلسلے میں تھیں یہاں ہیرس میں بھجوائی گئی تھیں"...... فلپ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، کیا ہوا انہیں"...... ادھیڑ عمر جان نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ چیکنگ کے لئے یہاں کے سائنسدان ڈاکٹر مارٹن کو دی گئی تھیں لیکن ڈاکٹر مارٹن ان دونوں فائلوں سمیت اچانک ہیرس سے غائب ہو گیا ہے"...... فلپ نے کہا۔

"غائب ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔ جان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس، رات کو وہ معمول کے مطابق کرافٹ کلب گیا تھا پھر اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ صبح جب معلوم ہوا کہ وہ واپس نہیں آیا تو کرافٹ کلب سے معلومات حاصل کی گئیں تو وہاں سے بتایا گیا کہ وہ معمول کے مطابق رات گیارہ بجے واپس چلا گیا تھا اس پر مزید تحقیقات کرائی گئی تو پتہ چلا کہ اسے ایئرپورٹ پر دیکھا گیا تھا اور پھر وہاں سے معلوم ہو گیا کہ وہ رات کو ایک فلائٹ سے پالینڈ چلا گیا ہے۔ میں نے پالینڈ کے دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ وہ صبح وہاں پہنچا تھا اور پھر اس نے ایئرپورٹ سے ہی ڈنمارک جانے والی فلائٹ پکڑی اور پھر ڈنمارک پہنچ گیا لیکن وہاں سے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... فلپ نے کہا۔

"اوہ، اوہ یہ کیسے ہو گیا۔ ویری بیڈ۔ اس نے ایسا کیوں کیا"۔ جان نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس، اس کے ذاتی سامان کی تلاشی لی گئی تو پتہ چلا کہ وہ بین الاقوامی مجرم تنظیم سوانا کا آدمی بھی تھا اور آپ کو تو معلوم ہے کہ سوانا بھی بین البراعظمی اور اینٹی بیلسٹک میزائل میں دلچسپی لیتی ہے اور ایسے میزائلوں کے فارمولے مختلف ملکوں کو فروخت کرتی ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا ہیڈ کوارٹر ڈنمارک میں ہے"....... فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ فارمولا سوانا کے پاس پہنچ گیا ہے اور اب وہ اسے کسی دوسرے ملک کو فروخت کر دے گی"....... جان نے کہا۔

"یس باس۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ فوری طور پر آپ کسی طرح اس سوانا سے رابطہ کریں ورنہ اب اگر ہم نے ڈاکٹر مارٹن کو تلاش بھی کر لیا تب بھی فارمولا اس کے پاس سے نہیں ملے گا"۔ فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ، سارا کام اسرائیل نے کیا اور مفاد سوانا لے گئی۔ ویری بیڈ"....... جان نے کہا۔

"باس۔ اس سے پہلے کبھی ڈاکٹر مارٹن پر شک تک نہیں پڑا تھا اور وہ یہاں سب سائنسدانوں میں سب سے ذہین سائنسدان تھا"۔ فلپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے رپورٹ اسرائیل کے صدر کو دینا ہو گی۔ پھر آگے جیسے وہ حکم دیں گے۔ ویسے ہی ہو گا"....... جان نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رافٹ بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جان بول رہا ہوں تھرڈ آرمی کا چیف"....... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"اوہ آپ"....... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اسرائیل کے صدر صاحب کی طرف سے پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم فارمولا ہمارے ذریعے ہیرس بھجوایا گیا تھا تاکہ وہاں اس پر فائنل کام ہو سکے لیکن پھر ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہیرس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر مارٹن بین الاقوامی مجرم تنظیم سوانا کا ایجنٹ تھا۔ وہ فارمولا چوری کر کے ہیرس سے فرار ہو کر ڈنمارک چلا گیا ہے"۔ جان نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بہت غلط ہو گیا۔ سوانا تو انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ اس کے خلاف تو کارروائی بھی مشکل ہو گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ویسے یہ تو ہو سکتا ہے کہ اسرائیل اس سوانا سے اس فارمولے کو خرید لے۔ انہوں نے تو اسے بہرحال فروخت ہی کرنا ہے"....... جان نے کہا۔

"اوہ نہیں، اسے معلوم ہو گا کہ اس نے تھرڈ آرمی سے اسے اڑایا

ہے اور تھرڈ آرمی کا تعلق بہرحال اسرائیل سے ہے۔ اس لئے وہ صاف انکار کر دے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے۔ اسرائیل کے صدر صاحب کو تو بہرحال اطلاع دینی ہو گی"...... جان نے کہا۔

"ہاں۔ یہی حل ہے کہ اطلاع دے دی جائے۔ پھر جیسے وہ حکم دیں ویسے ہی کیا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں"...... جان نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جان بول رہا ہوں چیف آف تھرڈ آرمی فرام کرانس۔ صدر صاحب کو ایک اہم اطلاع دینی ہے"...... جان نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... جان نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب، میں جان بول رہا ہوں چیف آف تھرڈ آرمی"...... جان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے

بھاری اور سخت سی آواز سنائی دی تو جان نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں ساری بات بتا دی۔

"وری بیڈ نیوز۔ آپ کی ایجنسی کیا اس ڈاکٹر مارٹن کو چیک بھی نہیں کر سکی تھی"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر، آج تک اس پر کبھی شک ہی نہیں پڑا"...... جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب اس مجرم تنظیم سے کیسے فارمولا واپس لیا جائے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب، وہ لوگ دولت کے پجاری ہیں۔ انہیں اگر دولت دی جائے تو فارمولا واپس مل سکتا ہے"...... جان نے کہا۔

"کیا تمہارا ان سے رابطہ ہے"...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

"جی ایسے لوگ موجود ہیں جن کے ان سے رابطے ہیں۔ ان کے ذریعے بات کی جا سکتی ہے"...... جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو رابطہ اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک کمپیوٹر ڈائری نکالی اور اس میں درج مختلف فون نمبر اور نام چیک کرنے لگا۔ پھر ایک جگہ وہ رک گیا۔ اس نے غور سے سکرین کو دیکھا اور ڈائری کو میز پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیگس کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گرانس سے جان بول رہا ہوں۔ وانڈر سے بات کراؤ"۔ جان نے کہا۔

"کس سلسلے میں بات کرنی ہے آپ نے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سوانا کے سلسلے میں"....... جان نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، وانڈر بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گرانس سے جان بول رہا ہوں وانڈر"....... جان نے کہا۔

"اوہ آپ، کیسے فون کیا ہے آپ نے"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تمہارے اب بھی سوانا سے رابطے ہیں یا نہیں"....... جان نے پوچھا۔

"ہاں ہیں۔ کیوں"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"تمہیں معلوم ہے وانڈر کہ تھرڈ آرمی کے تحت اسرائیل نے گرانس میں خفیہ لیبارٹریاں قائم کی ہوئی ہیں"....... جان نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ پھر"....... وانڈر نے کہا۔

"اسرائیل نے پاکیشیا سے میزائل ٹیکنالوجی کے سلسلے میں ایک

اہم فارمولا حاصل کیا اور اس فارمولے پر مزید کام کرنے کے لئے اسے تھرڈ آرمی کے ذریعے ایک لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا۔ اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر مارٹن تھا۔ وہ فارمولا اس کے حوالے کر دیا گیا لیکن اب رپورٹ ملی ہے کہ ڈاکٹر مارٹن سوانا کا ایجنٹ تھا۔ وہ فارمولے سمیت اچانک گرانس سے نکل کر پالینڈ گیا اور پھر پالینڈ سے ڈنمارک چلا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا اب سوانا ہیڈ کوارٹر کی تحویل میں چلا گیا ہے۔ اب اسرائیل کے پاس دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی پوری قوت سے سوانا سے ٹکرا جائے اور اس سے اپنا فارمولا واپس حاصل کرے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ سوانا نے تو بہرحال اسے فروخت کرنا ہے۔ اس لئے اگر وہ مناسب قیمت لے لے تو اس سے ہم اپنا فارمولا خرید لیں۔ میں نے تمہیں اسی لئے فون کیا ہے کہ تم سوانا کے بڑوں سے رابطہ کر کے معلوم کرو کہ وہ کیا چاہتے ہیں"....... جان نے کہا۔

"لیکن یہ فارمولا تو بقول تمہارے پاکیشیا کا ہے۔ ظاہر ہے اسرائیل نے وہاں سے چرایا ہو گا اس لئے اگر سوانا نے اسے آگے چرا لیا ہے تو اس میں غصے کی کیا بات ہے۔ بہرحال میں بات کر کے تمہیں بتاتا ہوں۔ تم اپنا نمبر مجھے دے دو"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر میں رابطہ ہو جائے گا"....... جان نے پوچھا۔

"دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے، میں دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"....... جان نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دو گھنٹے سے زیادہ وقت گزارنے کے بعد اس نے دوبارہ وانڈر سے رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے وانڈر"...... جان نے پوچھا۔

"وہ تو سرے سے ایسے کسی فارمولے کے حصول سے ہی انکاری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر مارٹن نام کا ان کا کوئی ایجنٹ ہی نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کوئی فارمولا ملا ہے"...... وانڈر نے کہا۔

"کس سے بات ہوئی تھی تمہاری"...... جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوانا کے چیف سے"...... وانڈر نے جواب دیا۔

"مجھے پہلے ہی خدشہ تھا۔ ٹھیک ہے۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ میں رپورٹ اسرائیل کے صدر کو دے دوں گا۔ پھر وہ جانیں اور فارمولا"۔ جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ملٹری سیکرٹری کے ذریعے اس نے صدر سے رابطہ کیا اور اسے تمام تفصیلی رپورٹ دے دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ سوانا اسرائیل سے سودے بازی نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن ہم اس کے خلاف براہ راست کوئی اقدام بھی نہیں کرنا چاہتے کیونکہ وہ انتہائی بااثر یہودیوں کی تنظیم ہے اور ان سے اسرائیل کے انتہائی گہرے مفادات وابستہ ہیں۔ لیکن سوانا کو یہ اجازت بھی نہیں دی جا سکتی کہ وہ اس طرح اسرائیل کے خلاف کام کرے۔ اب

اس کی یہی صورت ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع دے دی جائے۔ پھر وہ خود ہی سوانا سے نمٹ لیں گے اور پھر فارمولے کے لئے دوبارہ کوشش کی جا سکتی ہے۔ اوکے، آپ اس سلسلے کو کلوز کر دیں۔ اب ہم خود ہی سب کچھ کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ آپ بے حد سنجیدہ ہیں"....... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"انتہائی اہم فارمولا اس ڈاکٹر سلطان علی نے چند جواہرات کے شوق میں اسرائیل کے ہاتھوں تک پہنچا دیا ہے۔ اب جب تک ہم اسرائیل سے اسے حاصل کریں گے وہ اس کی ہزاروں نقلیں تیار کرا چکے ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں، یہ واقعی ظلم ہوا ہے۔ کیا ہوا اس ڈاکٹر سلطان علی کا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اسے قانون کے حوالے کر دیا ہے۔ اب سرداور جانیں اور ڈاکٹر سلطان علی۔ لیکن اصل مسئلہ اس فارمولے کا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو اب آپ اسرائیل جائیں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو بتا رہا ہوں کہ وہاں جانے کا کیا فائدہ ہو گا۔ اصل فارمولے کی کاپیاں تو ہو چکی ہوں گی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"سرداور سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ڈاکٹر سلطان علی سے تفصیلی بات کر کے مجھے بتائیں گے کہ اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"فارمولے کی کاپی ہی وہاں گئی ہو گی۔ اصل فارمولا تو بہرحال موجود ہو گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"شاید۔ لیکن اب اس پر مزید کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں رہا۔ اس کا توڑ بنا لیا جائے گا"....... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"یس"....... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ایئرپورٹ پر کارمن کے ایک معروف ایجنٹ کارلوس کو دیکھا ہے۔ وہ کارمن سے آنے والی فلائٹ میں موجود تھا اور ایئرپورٹ سے وہ سیدھا گولڈن کلب گیا اور پھر اس کلب سے وہ ہوٹل فائیو سٹار میں گیا اور اس وقت وہاں رہائش پذیر ہے۔ صفدر کا کہنا ہے کہ کارلوس کارمن کا انتہائی معروف سرکاری ایجنٹ ہے اور وہ کسی اہم مسئلے پر پاکیشیا کا رخ کر سکتا ہے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کارلوس اپنی اصل شکل میں تھا"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں، صفدر نے یہی بتایا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"صفدر کو کہو کہ وہ انتہائی احتیاط سے اس کی مکمل نگرانی کرے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کارلوس کی یہاں آمد اور پھر گولڈن کلب کے ہیمفرے سے اس کی ملاقات خاصی اہم بات ہو سکتی ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو، ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار کالنگ دیتے ہوئے کہا۔

"یس، ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"....... تھوڑے سے وقفے

کے بعد ٹائیگر نے کال اٹنڈ کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے گولڈن کلب کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور"....... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"باس، کلب کے مالک و مینجر ہیمفرے کے بارے میں ابھی کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی کہ میں رپورٹ دیتا لیکن میں کام کر رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس بارے میں کچھ چونکا دینے والی معلومات جلد مل جائیں گی۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"ہیمفرے کی ایک دوست عورت جو اس کے ساتھ ہی پاکیشیا آئی تھی اور وہ اس کے بے حد قریب ہے۔ اس کا ایک خفیہ دوست کلب کا سپروائزر ہے۔ اس سپروائزر کے ذریعے میں اس عورت سے حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

"کہاں رہتی ہے یہ عورت۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"گلشن پلازہ کے ایک لگژری فلیٹ میں رہتی ہے۔ اس کا نام مارشا ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ کہیں جاب کرتی ہے۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ اس کا کام صرف فنکشن اٹنڈ کرنا اور گھومنا پھرنا ہے۔ اس کے تمام اخراجات ہیمفرے ادا کرتا ہے۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ معلوم کرو کہ اس وقت وہ فلیٹ میں ہے یا نہیں اور پھر

مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دو۔اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ویسے اگر آپ اس سے براہ راست بات کرنا چاہتے
ہیں تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ میں اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دوں۔
فلیٹ میں تو کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے۔اوور"...... ٹائیگر نے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ایسا ہی کرو۔ میں اب اس معاملے کو کسی نہ کر
انداز میں سمیٹنا چاہتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ نے اچانک جارحانہ رویہ اختیار کر لیا ہے۔ کیا اس کی کو
خاص وجہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، کارلوس کی آمد نے مجھے چونکا دیا ہے۔ معاملات ہماری سو
سے گہرے بھی ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، کیا گہرے ہو سکتے ہیں۔ فارمولا تو اسرائیل کو فروخت کیا
ہے اور کارمن کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں بنتا"...... بلیک ز
نے کہا۔

"کارلوس ڈبل ایجنٹ ہے بلیک زیرو۔ وہ بیک وقت کارمن ا
اسرائیل دونوں کی نمائندگی کرتا ہے اور یہاں ساری سودے باز
اس ہیمفرے کے ذریعے طے پائی تھی لیکن لین دین کا مرکز یونان ر
گیا تھا جبکہ فارمولے کے حصول میں کام کرنے والے رامانیہ
ایجنٹ تھے۔ اس طرح عجیب سی تکون بن گئی ہے۔ رامانیہ، اسرا

اور یونان تینوں ملک ملوث نظر آتے ہیں۔اس لئے میرا خیال ہے کہ
معاملات کچھ مزید گہرے بھی ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور رانا
ہاؤس فون کر کے اس نے جوزف کو کہہ دیا کہ اگر ٹائیگر کسی عورت
کو لے آئے تو اسے بلیک روم میں پہنچا کر وہ اسے دانش منزل اطلاع
دے دے۔ کچھ دیر بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر داور کی آواز
سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں" ڈاکٹر سلطان علی نے جو فارمولا
رامانیہ کے حوالے کیا ہے اس سلسلے میں مزید بات چیت کا کوئی
نتیجہ نکلا ہے یا نہیں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے۔اس فارمولے کی واپسی بے حد
ضروری ہے" سر داور نے کہا۔

"لیکن اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ فارمولے کی کاپیاں تو کرا لی گئی
ہوں گی" عمران نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ڈاکٹر سلطان علی نے
فارمولے کے ساتھ جو کوڈ کی انہیں دی ہے وہ درست نہیں ہے۔اس
کوڈ کی سے وہ فارمولا کسی صورت بھی سمجھ نہیں سکیں گے۔ ڈاکٹر
سلطان علی کا کہنا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر غلط کوڈ کی انہیں دی

ہے کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ کہیں انہیں نقلی جواہرات نہ دے دیئے جائیں۔ ان کا خیال تھا کہ اگر جواہرات درست ہوئے تو پھر وہ خود ان سے رابطہ کر کے انہیں درست کوڈ کی مہیا کر دیں گے لیکن اس سے پہلے ہی معاملات نوٹس میں آگئے۔ اس طرح اب فارمولا اور اس کی کوئی کاپی یہاں موجود نہیں ہے۔ اس لئے اصل فارمولا بہرحال واپس لینا پڑے گا"...... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اصل فارمولا یا اس کی کاپی یہاں کیوں نہیں ہے۔ اس کی وجہ"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی وجہ بھی ڈاکٹر سلطان علی ہی بنے ہیں۔ وہ چونکہ میزائل سیکشن میں ریسرچ کے انچارج تھے۔ اس لئے اصل فارمولا ان کی تحویل میں تھا اور یہ فارمولا اس انداز کا تھا کہ اس کی اگر کاپی کی جاتی تو اصل فارمولا ضائع ہو جاتا لیکن ڈاکٹر سلطان علی کو اس کا علم نہ تھا۔ انہوں نے کاپی کی تو اصل فارمولا ضائع ہو گیا۔ ڈاکٹر سلطان علی نے کاپی کرنے کا کام یونان جانے سے صرف دو تین گھنٹے پہلے کیا تھا۔ پھر جب وہ یونان سے واپس آئے تھے تب انہیں معلوم ہوا کہ ان کی حماقت کی وجہ سے اصل فارمولا صاف ہو گیا ہے تو انہوں نے سوچا کہ وہ خود اسے ہاتھ سے لکھ کر سیف میں رکھ دیں گے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن اس کا انہیں موقع ہی نہ مل سکا"...... سرداور نے کہا۔

"تو کیا ڈاکٹر سلطان علی کو فارمولا مکمل طور پر یاد ہے"۔ عمران

نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں، صرف اس کے بنیادی نکات انہیں یاد ہیں اور میں نے ان سے وہ لکھوا لئے ہیں لیکن ان نکات پر اگر کام کیا جائے تو مزید دس سال ضائع ہو سکتے ہیں اور دس سالوں میں تو میزائلوں پر ریسرچ نجانے کہاں تک پہنچ جائے گی۔ اس لئے اصل فارمولے کا حصول ضروری ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"لیکن جس کوڈ میں اسے درج کیا گیا ہے اسے ماہرین ڈی کوڈ تو کر لیں گے۔ آج نہیں تو کچھ عرصہ کی محنت کے بعد ہی سہی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں، وہ فارمولا ایسے کوڈ میں ہے جسے میں نے خود ایجاد کیا ہے۔ اس لئے چاہے کچھ بھی کر لیا جائے اس کی مخصوص کوڈ کی کے بغیر اسے کسی صورت درست ڈی کوڈ نہیں کیا جا سکتا"...... سرداور نے جواب دیا۔

"او کے، ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ کارمن ایجنٹ کارلوس نے ایک بار پھر گولڈ کلب کے مالک و مینجر سے ملاقات کی اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ایئرپورٹ پہنچ گیا اور اس وقت وہ فلائٹ کے انتظار میں ہے۔ اس نے واپسی کا ٹکٹ اوکے کرایا ہے۔ صفدر مزید احکامات کا منتظر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کارلوس کو روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صفدر کو کہو کہ وہ واپس آجائے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کارلوس کی اس طرح فوری واپسی کا مطلب ہے کہ اس کے پاس کوئی خاص مشن نہ تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، اسے روکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو کچھ اس ہیمفرے سے کہا گیا ہوگا وہی بتادے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، تو آپ نے اب براہ راست ہیمفرے پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"نہیں، پہلے اس لڑکی سے بنیادی معلومات مل جائیں۔ اگر کوئی خاص بات سامنے آگئی تو پھر اس ہیمفرے کو بھی چیک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں جناب رانا ہاؤس سے۔ باس یہاں موجود

ہوں گے"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوانا کہاں ہے"...... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں سپیشل روم سے کال کر رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا۔

"ہاں، کیا ہوا۔ ٹائیگر لے آیا ہے لڑکی کو"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے اسے بلیک روم میں جکڑ دیا ہے۔ جوانا اور ٹائیگر وہیں ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"اوکے، میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس میں اس کی ملاقات ٹائیگر سے ہو گئی۔

"کیسے لے آئے ہو اسے۔ کوئی پرابلم"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس، میں نے اسے بے ہوش کیا اور پھر بیک ڈور سے نکال کر لے آیا۔ کسی کو علم ہی نہیں ہو سکا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ تمہیں پہچانتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، اس نے مجھے پہلی بار دیکھا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آؤ"...... عمران نے کہا اور بلیک روم کی طرف بڑھ

گیا جہاں جوانا موجود تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اٹھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا نام بتایا تھا تم نے اس کا مارشا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اسی لمحے مارشا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی اور وہ اس کوشش میں ناکام رہی اور پھر اس نے گردن ادھر ادھر گھمائی اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے عمران، ٹائیگر اور عمران کے پیچھے کھڑے دیو قامت جوانا کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

"یہ، یہ کیا مطلب۔ تم، تم تو میرے پاس ہیمفرے کا پیغام لے کر آئے تھے۔ میں کہاں ہوں"...... مارشا نے رک رک کر کہا۔

"تمہارا ہیمفرے سے کیا تعلق ہے۔ کیا وہ تمہارا شوہر ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں، وہ میرا دوست ہے۔ میں نے تو اسے کہا تھا کہ وہ شادی کر لے لیکن وہ شادی کا قائل ہی نہیں ہے۔ مگر تم کون ہو"...... مارشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیمفرے نے غداری کی ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ غداری

اس نے تمہاری وجہ سے کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"غداری، کیا مطلب۔ وہ کیسے اسرائیل سے غداری کر سکتا ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے اور میرا کیا تعلق، میں تو صرف اس کی دوست ہوں"...... مارشا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی اس کے منہ سے اسرائیل کا لفظ سن کر چونک پڑا۔

"ہمارا تعلق بھی اسرائیل سے ہی ہے اور اسرائیلی حکام تک یہ مصدقہ اطلاع پہنچی ہے کہ اس نے غداری کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ اسرائیل کا انتہائی وفادار ہے"...... مارشا نے کہا۔

"اطلاع ملی ہے کہ اس نے رامانیہ کے ایجنٹوں سے مل کر پاکیشیا کے سائنسدان کے ساتھ جو ڈیل کی ہے اس میں اس نے کارمن کے مفادات کا خیال رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس بات کو طے سمجھیں البتہ اس کے پوری دنیا کے اسرائیلی ایجنٹوں سے رابطے ضرور ہیں"۔ مارشا نے جواب دیا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

"ٹائیگر کے ساتھ جاؤ اور ہر قیمت پر اس ہیمفرے کو اٹھا لاؤ۔ میں نے ہر قیمت کے الفاظ کہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بلیک روم سے باہر نکل گئے۔

"کیا تمہارا تعلق واقعی اسرائیل سے ہے" مارشا نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے کیوں پوچھا ہے"..... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ اگر تمہارا تعلق واقعی اسرائیل سے ہوتا تو کم از کم مجھے اس طرح اغوا کر کے یہاں اس انداز میں قید نہ کرتے۔ تمہیں میرے بارے میں لازماً معلوم ہوگا"..... مارشا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم ہیمفرے کی دوست ہو اور بس"۔ عمران نے کہا تو مارشا بے اختیار ہنس پڑی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چند لمحوں بعد جوزف اندر داخل ہوا تو مارشا اسے دیکھ کر چونک پڑی۔

"اوہ، اوہ کہیں تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران تو نہیں ہو"...... مارشا نے کہا تو عمران اس بار حقیقتاً چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم عمران کو جانتی ہو"....... عمران نے کہا۔

"نہیں لیکن میں اس حبشی کو جانتی ہوں۔ مجھے ایک بار بتایا گیا تھا کہ یہ حبشی جس کا نام جوزف ہے اس عمران کا غلام ہے اور ایک بار ایک ہوٹل میں اس کی شناخت بھی کرائی گئی تھی لیکن چونکہ میرا براہ راست کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہ تھا اس لئے میں نے عمران میں دلچسپی نہ لی"....... مارشا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اسرائیلی ایجنٹ ہو"....... عمران

نے کہا۔

"نہیں، میرا کوئی تعلق براہ راست اسرائیل سے نہیں ہے۔ میرا تعلق اس کی ایک دوسری تنظیم سے ہے جس کا نام فورٹاپ ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے"۔ مارشا نے جواب دیا۔

"یہ فورٹاپ کیا کرتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"مختلف ملکوں میں موجود اسرائیلی ایجنٹوں کی نگرانی"....... مارشا نے جواب دیا۔

"لیکن تم اس طرح خود بخود سب کچھ کیوں بتا رہی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"کیونکہ میں نے یہاں کوئی جرم نہیں کیا اور نہ ہی میرا کسی جرم سے کوئی تعلق رہا ہے۔ میرا کام صرف ہیمفرے کی نگرانی ہے اور میں کرتی رہتی ہوں۔ اس لئے تم اگر مجھے قانون کے حوالے کرو گے تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا"..... مارشا نے کہا۔

"کیا فورٹاپ میں صرف لڑکیاں ہی کام کرتی ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لڑکیاں بھی ہیں اور لڑکے بھی۔ جہاں عورتیں ایجنٹ ہیں ان کی نگرانی مرد کرتے ہیں اور جہاں مرد ایجنٹ ہیں وہاں ان کی نگرانی عورتیں کرتی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے ہیمفرے کی درست نگرانی نہیں کی ورنہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ ہیمفرے ڈبل ایجنٹ ہے وہ کارمن

مفادات کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ آج ہی اس سے کارمن کا ایک مشہور ایجنٹ کارلوس دوبارہ ملاقات کر کے واپس کارمن گیا ہے"۔ ..... عمران نے کہا۔

"کارلوس۔ لیکن وہ تو خود اسرائیل کا ایجنٹ ہے۔ وہ پہلے بھی آتا رہتا ہے"۔ ..... مارشا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا تو اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا۔

"اوہ، اوہ یہ ہیمفرے ہے۔ کیا مطلب۔ تم ہیمفرے کو کیسے لے آئے ہو"۔ ..... مارشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ جوانا نے اسے ایک کرسی پر ڈالا اور جوزف نے عقب میں موجود بٹن پریس کر کے اسے راڈز میں جکڑ دیا۔

"کیا ہوا وہاں"۔ ..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کوئی خاص پرابلم پیش نہیں آیا۔ ہم عقبی راستے سے گئے۔ وہاں چار افراد تھے انہیں جوانا نے ہلاک کر دیا۔ یہ اکیلا اپنے آفس میں موجود تھا اسے وہاں سے اٹھا لائے ہیں"۔ ..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"۔ ..... عمران نے کہا تو جوانا نے ایک ہاتھ سے ہی اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ جبکہ مارشا اس دوران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی بس ہیمفرے کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر اب خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد جب ہیمفرے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو

جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر وہ عمران کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ہیمفرے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر جیسے ہی اس نے گردن گھما کر ساتھ بیٹھی ہوئی مارشا کو دیکھا تو اس نے بے اختیار اچھلنے کی ناکام کوشش کی۔

"تم، تم مارشا یہاں۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کون لوگ ہیں"۔ ہیمفرے نے کہا۔

"مجھے بھی یہ لوگ تمہاری طرح فلیٹ سے اغوا کر کے لائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق بھی اسرائیل سے ہے اور وہ تمہارے خلاف کارروائی کرنے آئے ہیں کیونکہ تم نے اسرائیل سے غداری کی ہے"۔ ..... مارشا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو"۔ ..... اس بار ہیمفرے نے عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اس لئے فوراً ہی سنبھل گیا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے"۔ ..... عمران نے کہا تو ہیمفرے نے ایک بار پھر اچھلنے کی ناکام کوشش کی البتہ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"علی عمران۔ اوہ، تو تم ہو علی عمران۔ جس کی شہرت پوری دنیا میں ہے"۔ ..... ہیمفرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھی شہرت ہے یا بری، یہ بھی بتا دو"۔ ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کارلوس نے بتایا ہے کہ میری شہرت پوری دنیا میں ہے تو ظاہر ہے میں مجرم تو نہیں ہو سکتا"....... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ اب میں سب کچھ بتا دیتا ہوں کیونکہ اب کچھ چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"....... ہیمفرے نے کہا۔

"کیا بتانا چاہتے ہو تم۔ یہی کہ کارلوس نے آکر تمہیں کہا ہے کہ ڈاکٹر سلطان علی نے جو فارمولا اسرائیل پہنچایا ہے وہ ڈی کوڈ نہیں ہو رہا۔ اس لئے تم اسے ڈی کوڈ کرانے کے لئے یہاں سے کوئی دوسرا آدمی تلاش کراؤ"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈی کوڈ، کیا مطلب۔ میرا کسی ڈی کوڈ سے کیا تعلق۔ وہ مجھے کہنے آیا تھا کہ یہ فارمولا اسرائیل نہیں پہنچا بلکہ اسرائیل کے ہاتھ سے نکل کر ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سوانا کے پاس پہنچ چکا ہے اور یہ تنظیم اسے فروخت کرے گی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا اس کو دوبارہ خرید لے تو میں اس کے بارے میں اعلیٰ حکام سے رابطہ رکھوں اور اگر ایسا ہو تو پھر یہاں سے فارمولا کسی نہ کسی طرح دوبارہ حاصل کیا جا سکتا ہے"....... ہیمفرے نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا تفصیل بتائی ہے اس نے"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ فارمولا اسرائیل کی ایک خفیہ تنظیم کی لیبارٹری میں بھجوایا گیا جو کرانس میں ہے لیکن اس لیبارٹری کا انچارج

ڈاکٹر مارٹن سوانا کا آدمی تھا۔ وہ فارمولا لے کر خاموشی سے کرانس سے نکل کر پہلے پالینڈ اور پھر وہاں سے ڈنمارک پہنچ گیا۔ بعد میں اطلاع ملی کہ وہ سوانا کا ایجنٹ تھا۔ اسرائیل نے کوشش کی کہ اس تنظیم سے وہ فارمولا خرید لے لیکن سوانا نے اس کے حصول سے ہی صاف انکار کر دیا کیونکہ اگر وہ اقرار کر لیتی تو پھر اسے اسرائیل سے لڑنا پڑتا۔ کارلوس کا خیال ہے کہ سوانا کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اور پھر ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ جس ملک کا فارمولا ہوتا ہے اسی کو فروخت کر دیا جائے اس طرح وہ مزید رد عمل سے بچ جاتی ہے"....... ہیمفرے نے کہا۔

"سوانا کا ہیڈ کوارٹر ڈنمارک میں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"کارلوس نے تو یہی بتایا ہے ورنہ میں نے تو سوانا کا نام بھی پہلی بار سنا ہے"....... ہیمفرے نے جواب دیا۔

"کارلوس سے تمہارا رابطہ تو رہتا ہوگا"....... عمران نے کہا۔

"ہاں"....... ہیمفرے نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے اس کے فون کا"....... عمران نے پوچھا تو ہیمفرے نے نمبر بتا دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے پہلے حکم کی تعمیل کر دینا"....... عمران نے جوانا سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا۔

"باس، کیا سوانا تنظیم اتنی بڑی ہے کہ اسرائیل سے بھی ٹکرا سکتی

ہے" ... ٹائیگر نے کہا۔

"سوانا خو و یہودیوں کی تنظیم ہے۔ میں نے بھی اس کے بارے میں سنا ہوا ہے لیکن تفصیل کا علم نہیں ہے۔ بہرحال اب تم جا سکتے ہو" ...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا پورچ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور پہلے انکوائری سے رابطہ کر کے اس نے کارمن کے رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر معلوم کئے اور پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، کارلوس بول رہا ہوں" ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"تم۔ تم نے کیسے یہ نمبر حاصل کر لیا ہے" ... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کارلوس کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم ایک خاص پیغام مجھ تک پہنچانے کے لئے پاکیشیا آئے لیکن تم نے یہ پیغام پہنچانے کے لئے بڑا غیر روایتی انداز اختیار کیا کہ پیغام گولڈن کلب کے ہیمفرے کو دے کر چلے گئے اور اب مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں نے تمہارا نمبر کیسے حاصل کیا ہے" . عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایک طویل سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

"پیغام تم تک پہنچ گیا ہے اس کے باوجود کہہ رہے ہو کہ میں نے غلط کام کیا ہے" ...... اس بار دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ویسے تمہیں یہ طویل چکر چلانے کی کیا ضرورت تھی۔ سیدھے میرے فلیٹ پر آجاتے یا مجھے فون کر کے بتا دیتے" ...... عمران نے کہا۔

"مجھے ہدایات ہی ایسی دی گئی تھیں کہ پیغام ان ڈائریکٹ تم تک پہنچنا چاہئے ورنہ میں واقعی براہ راست تمہارے فلیٹ پر آجاتا اور میں اسی لئے اپنی اصل شکل میں پاکیشیا دارالحکومت پہنچا اور پھر مجھے اس وقت بے حد اطمینان ہو گیا جب میری نگرانی شروع ہو گئی اور اس وقت تک میری نگرانی جاری رہی جب تک میری فلائٹ پاکیشیا سے واپس کارمن کے لئے روانہ نہیں ہو گئی۔ اس لئے میں مطمئن تھا کہ پیغام بہرحال تم تک پہنچ جائے گا" ..... کارلوس نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی نارمل ہو چکا تھا۔

"میں اس پیغام کا پس منظر جاننا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ہمارے لئے انتہائی اہم پیغام ہے۔ اگر تم مجھ پر اعتماد کرو تو سب کچھ بتا دو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا" ...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں بتا دیتا ہوں۔ گولڈن کلب کے

ہیمفرے کے ذریعے تمہارے ایک سائنسدان ڈاکٹر سلطان علی سے میزائل کے ایک خاص فارمولے کے بارے میں بات چیت ہوئی لیکن پہلے تو ڈاکٹر سلطان علی نے صاف انکار کر دیا لیکن ہیمفرے اس کی ایک کمزوری جانتا تھا کہ ڈاکٹر سلطان علی نایاب جواہرات اکٹھے کرنے کا بے حد شوقین ہے چنانچہ ہیمفرے نے جب اسے ایک نایاب جواہر دکھایا اور اس جیسے بے شمار جواہرات دینے کی بات کی تو ڈاکٹر سلطان علی مان گیا۔ یہ فارمولا اسرائیل کو چاہئے تھا اور چونکہ اسرائیل اور پاکیشیا کے درمیان جو تعلقات ہیں وہ تم بھی جانتے ہو۔ اس لئے اس کے لئے ایک غیر جانبدار ملک رامانیہ کی ایجنسی کارسٹ کو استعمال کیا گیا اور لین دین کے لئے ایک تیسرے ملک یونان کا انتخاب کیا گیا تاکہ تم تک یہ اطلاع کسی صورت نہ پہنچ سکے کہ فارمولا اسرائیل پہنچ گیا ہے۔ بہرحال فارمولا اسرائیل پہنچ گیا لیکن اسرائیلی حکام پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کے لئے اسے اسرائیل میں نہ رکھنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے اسے اپنی ایک غیر معروف تنظیم کے حوالے کر دیا جس کی لیبارٹری کرانس میں ہے لیکن وہاں ایک اور چکر چل گیا۔ اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر مارٹن مجرموں کی بین الاقوامی تنظیم سوانا کا آدمی تھا۔ اس نے فارمولا لیا اور خاموشی سے وہاں سے نکل گیا۔ اسرائیلی تنظیم کو اس کا علم اس وقت ہوا جب ڈاکٹر مارٹن فارمولے سمیت ڈنمارک سوانا کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ پھر معلوم نہیں کہ کس طرح اسرائیلی حکام نے سوانا سے رابطہ کیا لیکن

انہوں نے اس فارمولے کی موجودگی سے ہی صاف انکار کر دیا۔ سوانا تنظیم انتہائی باثر یہودیوں کی تنظیم ہے۔ اس لئے اسرائیل براہ راست اس سے نہیں ٹکرانا چاہتا۔ لیکن وہ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ سوانا اس طرح اسرائیل کا مال ہضم کر جائے۔ اس لئے اسرائیلی حکام نے یہ فیصلہ کیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک یہ بات پہنچا دی جائے۔ فارمولا پاکیشیا کا ہے اس لئے پاکیشیا اس سوانا سے فارمولا حاصل کر لے گا۔ اس کے بعد اس بارے میں دیکھا جائے گا اور اس کے ساتھ یہ فیصلہ بھی ہوا کہ یہ بات ان ڈائریکٹ انداز میں تم تک پہنچائی جائے۔ اسرائیلی حکام کو یہ علم ہو چکا تھا کہ ڈاکٹر سلطان علی کو پاکیشیا میں گرفتار کر لیا گیا ہے اور تم نے ان کی رہائش گاہ کی تلاشی لی ہے اور لازماً تم گولڈن کلب کے ہیمفرے تک پہنچو گے چنانچہ انہوں نے مجھ سے بات کی کیونکہ ہیمفرے کا مجھ سے گہرا تعلق ہے۔ میں نے یہ پیغام ہیمفرے تک پہنچا دیا اور مجھے یقین تھا کہ اس طرح یہ پیغام تم تک پہنچ جائے گا اور ویسے ہی ہوا"...... کارلوس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم کارمن میں رہتے ہو۔ پھر اس قدر تفصیل سے تم کیسے واقف ہو گئے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے خصوصی طور پر اسرائیل بلایا گیا تھا پھر وہاں تفصیل سے باتیں ہوئیں۔ اس طرح مجھے اس سارے پس منظر کا علم ہو گیا"۔ کارلوس نے جواب دیا۔

"سوانا کے بارے میں تمہارے پاس کوئی معلومات ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر ڈنمارک میں ہے۔ ویسے ان کی برانچیں پورے یورپ اور ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ ہر قسم کے بڑے جرائم میں ملوث رہتے ہیں اور بس"...... کارلوس نے جواب دیا۔

"ڈنمارک تو بہت بڑا ملک ہے۔ کوئی ٹپ"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، ایک ٹپ موجود ہے۔ ڈنمارک کے دارالحکومت میں ایک بدنام زمانہ کلب ہے جسے ڈارک کلب کہا جاتا ہے۔ اس کا مالک و جنرل مینجر ڈنمارک کا سب سے بڑا گینگسٹر کنگ شانٹی کہلاتا ہے۔ یہی کنگ شانٹی سوانا کے ڈائریکٹروں میں سے ایک ڈائریکٹر ہے۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا حاصل کرنے اور اسے فروخت کرنے والا سیکشن بھی ہوگا ان کے ہاں"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تبھی تو یہ کام کر رہے ہیں"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈنمارک کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا۔

"ہیلو سر، کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے کہا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجے اور زبان سے ہی صاف پتہ چل رہا تھا کہ بولنے والی یورپ کے کسی ملک کی باشندہ ہے۔

"ہیرل کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے بھی یورپی زبان اور لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیرل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس عمران بول رہا ہوں۔ ہیرل سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ یہ کہاں ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"براعظم ایشیا کا ملک ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ، اوہ اتنی دور سے کال کر رہے ہیں آپ۔ ہولڈ کریں"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو، ہیرل بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ لیکن میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کی ٹپ ماسٹر ایجنسی کے فلپ ایرل نے دی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ فرمایئے"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"پہلے یہ بتائیں کہ آپ کا یا آپ کے کلب کا سوانا سے کوئی تعلق ہے"....... عمران نے کہا۔

"تعلق، کیا مطلب۔ میرا یا میرے کلب کا سوانا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ وہ بدمعاش، غنڈے، مجرم اور گینگسٹرز ہیں جبکہ میرا کلب صاف ستھرا کلب ہے اور میں نے بھی کبھی جرائم میں دلچسپی نہیں لی"۔ ہیرل نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے، میں صرف یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کہیں آپ کا ان سے

کوئی تعلق نہ ہو اور آپ درست معلومات مہیا نہ کریں"....... عمران نے کہا۔

"ویسے تو میرا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن معلومات کی حد تک میرا ان سے تعلق موجود ہے۔ کیا آپ نے سوانا کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں لیکن سوانا کا دائرہ کار تو یورپ اور ایکریمیا کی حد تک ہے۔ پاکیشیا تو ان کے دائرے میں نہیں آتا"....... ہیرل نے کہا۔

"سوانا میں ایک سیکشن ایسا ہے جو سائنسی فارمولے چوری کراتا ہے اور دوسرے ملکوں کو فروخت کرتا ہے مجھے اس سیکشن کے بارے میں معلومات چاہئیں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ، آپ کا مطلب بلیو سیکشن سے ہے۔ وہ تو انتہائی خفیہ سیکشن ہے۔ اس کے لئے تو خاصا کام کرنا پڑے گا"....... ہیرل نے کہا۔

"کب تک کام ہو جائے گا لیکن معلومات حتمی چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"پرنس عمران۔ اس کے لئے میرا معاوضہ ایک لاکھ ڈالر ہو گا جو آپ کو پیشگی بھجوانا ہو گا۔ معلومات تو آپ کو چار گھنٹے کے اندر مل سکتی ہیں اور آپ بے شک فلپ ایرل سے تسلی کر لیں۔ ہم جو معلومات مہیا کرتے ہیں وہ ہر لحاظ سے حتمی ہوتی ہیں"....... ہیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنا بنک اور اکاؤنٹ نمبر دے دیں۔ رقم آپ کو پہنچ جائے گی"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بنک کا نام اور اکاؤنٹ

نمبر بتا دیا گیا۔

"رقم آپ کو ارسال کر دی جائے گی۔ آپ معلومات حاصل کریں۔ میں چار گھنٹوں بعد آپ کو دوبارہ کال کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

وسیع وعریض کمرہ انتہائی قیمتی آفس فرنیچر سے سجا ہوا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر آدھے سے زیادہ گنجا تھا۔ ناک بڑی اور طوطے کی چونچ کی طرح آگے سے مڑی ہوئی تھی۔ آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان میں تیز چمک تھی۔ اس کے چہرے پر کئی مندمل شدہ نشانات تھے لیکن اس کا چہرہ بھاری اور بلڈاگ کی طرح تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل تھی اور وہ اسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے اٹھا کر منہ سے لگا لیتا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک تصویری البم کھلا ہوا تھا۔ اس البم میں مختلف ممالک کی انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کی تصویریں تھیں اور وہ شراب پینے کے ساتھ ساتھ انہیں دیکھنے میں مصروف تھا۔ پھر اس نے البم بند کی اور اسے اٹھا کر ایک طرف ٹرے میں ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور

اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس"...... ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"البم تھرڈ سیکشن کو بھجوا دو۔ میں نے چیک کر لیا ہے اسے۔ ان سب کو ملازم رکھ لو"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب پینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ٹرے میں رکھی ہوئی البم اٹھائی اور سلام کر کے واپس مڑ گئی جبکہ باس نے اس پر صرف ایک اچٹتی سی نظر ڈالی تھی اور پھر شراب پینے میں مصروف ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس، اسرائیل سے جانسن کی کال ہے۔ وہ آپ کو کوئی اہم اطلاع دینا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... باس نے کہا۔

"چیف، میں اسرائیل سے جانسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا اطلاع ہے جو تم نے براہ راست مجھے پہنچانے کا سوچا ہے"...... باس نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

باس، جو فارمولا ڈاکٹر مارٹن نے پہنچایا تھا اس کے بارے میں اسرائیلی حکام نے باقاعدہ پلاننگ کے تحت اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران تک پہنچائی ہے۔ تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سوانا کے خلاف کام کر کے یہ فارمولا حاصل کر لے اور اسرائیل اسے دوبارہ حاصل کر سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اس میں اہم بات کیا ہے۔ جب سپر پاورز کی سیکرٹ سروسز آج تک ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو ایک پسماندہ ملک کی تنظیم ہمارا کیا بگاڑ لے گی"...... چیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف آپ کرنل ہیمفرے تک یہ اطلاع ضرور پہنچا دیں۔ کرنل ہیمفرے ان لوگوں کے بارے میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہے۔ یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے خود کرنل ہیمر کو اطلاع دے دینی تھی۔ مجھے کیوں فون کیا ہے"...... چیف نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف یہ اس قدر اہم اطلاع ہے کہ میں نے سوچا کہ آپ کو یہ اہم اطلاع پہنچ جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل ہیمر کو خود اطلاع دے دو۔ وہ انہیں سنبھال لے گا"...... چیف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور جیسے کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس، خواہ مخواہ کی اہمیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نانسنس"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگالی۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... چیف نے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل ہیمر کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... چیف نے کہا۔

"کرنل ہیمر بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"جانسن نے کال کیا ہوگا تمہیں اسرائیل سے"...... چیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اس نے جو اطلاع دی ہے وہ انتہائی دھماکہ خیز ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ سے اسے تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس پسماندہ ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس کی کوئی اہمیت واقعی ہے"...... چیف نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف اگر آپ ناراض نہ ہو تو عرض کر دوں کہ یہ تنظیم پوری سوانا تنظیم کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتی ہے۔ یہ لوگ دنیا کے

خطرناک اور شاطر ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اسی لئے تو اسرائیلی حکام نے انہیں باقاعدہ ہمارے بارے میں اطلاع دی ہے حالانکہ اسرائیل خود ان سے بے شمار بار شکست کھا چکا ہے۔ ان لوگوں نے کئی بار اسرائیل میں داخل ہو کر اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ اصل میں اسرائیلی حکام نے سوانا کے ساتھ انتقامی کارروائی کی ہے"...... کرنل ہیمر نے کہا تو چیف کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اگر تمہاری بجائے کسی اور نے یہ الفاظ منہ سے نکالے ہوتے کرنل ہیمر تو اب تک وہ لاش میں تبدیل ہو چکا ہوتا او۔ تمہیں بھی میں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں کہ آئندہ اگر تم نے ایسے الفاظ کہے تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ آج تک سپر پاورز کی سیکرٹ سروسز ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو یہ لوگ کیا کر لیں گے"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری چیف۔ میرا مقصد تنظیم کی توہین کرنا نہیں تھا بلکہ میں آپ کو اس کے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔ بہرحال میں انہیں سنبھال لوں گا۔ اس میں کوئی فکر کی بات نہیں۔ بلیو سیکشن اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جو فارمولا وہاں سے لایا گیا تھا کیا وہ فروخت ہو چکا ہے یا نہیں تاکہ میں اپنی پلاننگ اس بات کو مدنظر رکھ کر تیار کروں"...... کرنل ہیمر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ کام راشیل کا ہے تم اس سے پوچھ لو۔" چیف نے کہا۔

"اوکے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے کرنل ہمیر جیسا آدمی بھی ان لوگوں سے خوفزدہ ہے۔ آخر یہ کون لوگ ہیں"...... چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈنمارک سے بگ فادر بول رہا ہوں۔ ٹوتھی سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، ٹوتھی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹوتھی کی آواز سنائی دی۔

"بگ فادر بول رہا ہوں ڈنمارک سے"...... چیف نے کہا۔

"کھل کر بات کرو ڈریک۔ میرا فون محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اچھا تو پھر مجھے بتاؤ کہ ایشیا کے ایک پسماندہ ملک پاکیشیا کی

سیکرٹ سروس کی کوئی اہمیت ہے"...... چیف نے کہا۔

"ارے ارے، اوہ۔ اوہ، کیا سوانا کا کوئی تعلق ان سے پیدا ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں، سوانا نے ایک سائنسی فارمولا اسرائیل سے حاصل کیا ہے اسرائیل کی مرضی کے بغیر۔ اسرائیل نے یہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا تھا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسرائیلی حکام نے اپنے کسی ایجنٹ کے ذریعے باقاعدہ اس سروس تک اطلاع پہنچائی ہے کہ فارمولا سوانا نے حاصل کر لیا ہے۔ مجھے میرے آدمیوں نے اس بارے میں اطلاع دے دی ہے"...... چیف نے کہا۔

"اس کے باوجود اس کی اہمیت پوچھ رہے ہو"...... ٹوتھی نے کہا۔

"کیا مطلب، میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... چیف نے کہا۔

"اسرائیل کس قدر طاقتور ملک ہے۔ اس کے پاس بے شمار ایجنٹ ہیں لیکن اس کے باوجود وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس قدر خوفزدہ ہے کہ اس نے خود ان تک یہ اطلاع پہنچائی ہے کہ فارمولا ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے حصول کے لئے اسرائیل کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گی۔ اس طرح دراصل انہوں نے طوفان کا رخ تمہاری طرف موڑنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تم یہ فارمولا خود ہی پاکیشیا پہنچا دو۔ تمہارے حق میں یہی سب سے

بہتر رہے گا ورنہ تمہیں اپنی تنظیم پر رونے والا بھی کوئی نہیں ملے گا"...... ٹھوتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو چیف کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ تم کہہ رہے ہو ٹھوتھی۔ کیا وہ لوگ مافوق الفطرت ہیں۔ کیا وہ سوانا کے لاکھوں افراد سے ٹکرا سکتے ہیں۔ میں ڈنمارک کو ان کے لئے جہنم بنا کر رکھ دوں گا"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے ڈریک۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ تمہارے بلیو سیکشن کا انچارج کرنل ہیمر انہیں اچھی طرح سے جانتا ہو گا اور وہ ان سے نمٹ بھی سکتا ہے۔ تم اسے کہو کہ وہ ان سے مقابلے پر اس وقت آئے جب وہ اس تک پہنچ جائیں۔ پہلے نہیں"۔ ٹھوتھی نے کہا۔

"کیا تم ان کے بارے میں کوئی شناخت بتا سکتے ہو"...... چیف نے کہا۔

"وہ میک اپ کے ماہر ہیں۔ اس لئے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ وہ لازماً وہاں سے سوانا کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ہی ڈنمارک پہنچیں گے اور یقیناً انہیں بلیو سیکشن کے بارے میں بھی معلومات مل جائیں گی۔ اس لئے بہرحال وہ بلیو سیکشن پر ہی ریڈ کریں گے۔ اس طرح تم انہیں آسانی سے گھیر سکتے ہو"۔ ٹھوتھی نے کہا۔

"وہ کیسے معلوم کر لیں گے جبکہ ڈنمارک والوں کو اس کا علم نہیں ہے"...... چیف نے کہا۔

"ان لوگوں سے جو چیز جتنی چھپائی جائے یہ اتنی ہی جلدی اسے معلوم کر لیتے ہیں۔ تم ان باتوں کو چھوڑو۔ تمہارا کبھی واسطہ ایسے لوگوں سے نہیں پڑا۔ اس لئے تم سارا معاملہ کرنل ہیمر پر چھوڑ دو اور خود ان کے مقابلے پر مت آؤ"...... ٹھوتھی نے کہا۔

"اب میں خود ان کے مقابلے پر آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ کتنی دیر زندہ رہتے ہیں"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل ہیمر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کرنل ہیمر کی آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"اوہ، یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں تم نے کیا انتظامات کئے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"میں نے اپنے آدمی شہر میں پھیلا دیئے ہیں۔ یہ لوگ یہاں پہنچ کر بہرحال کسی نہ کسی ہوٹل میں ہی رہیں گے یا کسی پراپرٹی ڈیلر سے کوئی رہائش گاہ حاصل کریں گے۔ میں نے تمام ہوٹلوں اور پراپرٹی ڈیلروں تک پیغامات پہنچا دیئے ہیں۔ وہ ہمیں ایسے لوگوں کی فوری

اطلاع دیں گے اور ہم انہیں ساتھ ساتھ چیک کرتے رہیں گے اور جو گروپ ہمیں مشکوک نظر آئے گا اسے فوری ہلاک کر دیا جائے گا۔" کرنل ہیر نے جواب دیا۔

"میں سوانا کے ڈارک کلب کو ان کے مقابل لانا چاہتا ہوں۔ اس کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ، یس سر۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر ان کا خاتمہ زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے"...... کرنل ہیر نے کہا۔

"میں نے طریقہ پوچھا ہے"...... چیف نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"باس، یہی طریقہ ہو سکتا ہے جو میں نے بتایا ہے۔ ورنہ وہ میک اپ کے ماہر ہیں"...... کرنل ہیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن سمیت انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ اب تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے سامنے نہیں آنا۔ میں ڈارک کلب کے کنگ کو تفصیلی احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ ان سے خود ہی نمٹ لے گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا"...... کرنل ہیر نے کہا تو چیف نے پہلے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کنگ شانٹی سے میری بات کراؤ"...... چیف نے کہا اور رسیور

رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"کنگ شانٹی لائن پر ہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"کنگ شانٹی بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سنو شانٹی۔ پاکیشیا سے سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ وہ سوانا کے بلیو سیکشن کے خلاف کام کرنے آ رہے ہیں اور میں ڈنمارک ان پر جہنم بنا دینا چاہتا ہوں۔ تم ڈارک کلب کی پوری قوت ان کے مقابل لے آؤ اور ان کی بوٹیاں اڑا دو"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا لیکن ان کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ بہرحال انہیں تو معلوم نہیں ہو گا کہ ہمیں ان کے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے اس لئے وہ عام انداز میں ہی آئیں گے اور یہاں وہ لازماً یا تو کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے یا کسی پرائیویٹ رہائش گاہ میں۔ تم تمام ہوٹلوں اور تمام پراپرٹی ڈیلروں کو کہہ دو کہ کسی گروپ کو چاہے وہ کتنا بڑا یا چھوٹا گروپ ہو، رہائش مہیا کریں تو وہ تمہیں اطلاع دے دیں۔ پھر تم ان پر قیامت

بن کر ٹوٹ پڑنا"...... چیف نے کہا۔

"وہ بنیادی طور پر تو انسان ہی ہیں ناں چیف"...... کنگ نے کہا۔

"ہاں"...... چیف نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ بس اتنا بتادیں کہ ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا آپ کے پاس بھجوانی ہے یا سڑکوں پر پھینک دیتی ہیں"...... کنگ نے کہا۔

"مجھے اطلاع دے دینا پھر میں بلیو سیکشن کو اطلاع دے دوں گا۔ ان کے آدمی لاشیں لے جائیں گے"...... چیف نے کہا۔

"اوکے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اسے پوری طرح اطمینان ہو گیا تھا کہ اب یہ لوگ چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں دارالحکومت میں وہ دوسے تیسرا قدم نہ اٹھاسکیں گے۔

ڈنمارک کے ایک بڑے شہر بلیک واٹر کے ایک ہوٹل میں عمران اپنے ساتھیوں صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، جولیا اور صالحہ کے ساتھ موجود تھا۔ وہ سب پاکیشیا سے مسلسل اور طویل ہوائی سفر کرتے ہوئے یہاں پہنچے تھے۔ اس لئے سوائے عمران کے باقی سب کے چہروں پر ہلکی سی تھکاوٹ کے آثار نمایاں تھے لیکن وہ سب اپنے کمروں میں جا کر آرام کرنے کی بجائے عمران کے کمرے میں موجود تھے وہ سب اصل چہروں میں ہی تھے۔ عمران نے ان کے لئے ہاٹ کافی منگوائی تھی اور وہ سب چونکہ تھکاوٹ کی وجہ سے ہاٹ کافی کی طلب ویسے ہی کر رہے تھے اس لئے وہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔

عمران صاحب۔ آپ نے بتایا تھا کہ اس بار ہمارا مشن کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے خلاف ہے اور اصل مسئلہ کسی سائنسی فارمولے کا ہے تو کیا یہ مجرم تنظیم سائنسی فارمولوں کی بھی ڈیل

کرتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کافی پی لو۔ پھر بات ہوگی۔ اس لئے تم سب کو یہاں آنے کا کہا تھا کہ میں پوری تفصیل پہلے ہی بتا دینا چاہتا ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پھر ہمارے پاس اتنا وقت ہی نہ بچے کہ ہم اس طرح بیٹھ کر تفصیل سے بات کر سکیں"...... عمران نے خلاف معمول بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ یہ عمران کی فطرت کے خلاف تھا کہ وہ اس طرح سنجیدگی سے مشن کے بارے میں بتا دے لیکن اس پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ کھلا اور ایک ویٹرس ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس نے بڑے لگاوٹ بھرے انداز میں سب کو سلام کیا اور پھر ٹرالی میں موجود کافی کے برتن اس نے میز پر لگانے شروع کر دیئے اور پھر وہ خالی ٹرالی ایک طرف کھڑی کرکے واپس چلی گئی۔ عمران نے بغیر بات کئے کافی پی اور پھر اس طرح خاموش بیٹھا تھا جیسے اگر وہ بولا تو نجانے کیا قیامت ٹوٹ پڑے۔

"یہ کیسا مشن ہے عمران صاحب کہ آپ اس قدر سنجیدہ ہیں"۔ اچانک صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اداکاری کر رہا ہے اور کیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آج ایک اکسیری نسخہ ہاتھ لگ گیا ہے ورنہ میں تو سوچ سوچ کر پریشان ہوتا رہا تھا کہ نجانے کیا ہو"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"کیا مطلب، کیسا نسخہ"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اب میں اطمینان سے جولیا سے دو بول پڑھوا لوں گا اور تنویر یہی سمجھتا رہے گا کہ یہ سب اداکاری ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا تو سب کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے اور وہ سب ہنس پڑے تھے۔

"مجھے اداکاری اور اصلیت میں فرق کرنا آتا ہے"...... تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس وقت تک وہ سب اسی طرح باتیں کرتے رہے جب تک کہ ویٹرس آکر برتن واپس نہیں لے گئی۔

"تو اب دل تھام کر سنو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر سلطان علی سے اپنی بات شروع کی اور سوانا پر بات ختم کر دی۔

"یہ سوانا وہ مجرم تنظیم ہے جس کے خلاف ہم کام کرتے آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں، لیکن سوانا بے حد طاقتور تنظیم ہے۔ خاص طور پر ڈنمارک کے دارالحکومت پر تو اس کا مکمل کنٹرول ہے۔ لیکن ہمارا کام اس کے ایک خاص سیکشن سے ہے جسے بلیو سیکشن کہا جاتا ہے۔ جہاں تک میں نے معلومات حاصل کی ہیں اس بلیو سیکشن کا انچارج ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی کا سابقہ چیف کرنل ہمیر ہے اور اس نے یورپ اور ایکریمیا سے انتہائی تربیت یافتہ افراد کو اکٹھا کرکے بلیو سیکشن بنایا ہوا ہے۔

اس لئے ہمارا مقابلہ بدمعاشوں، غنڈوں یا سمگلروں سے نہیں ہوگا بلکہ انتہائی تربیت یافتہ افراد سے ہے۔ اس لئے آپ سب نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا انہیں ہمارے بارے میں اطلاع ہوگی"۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ بلیو سیکشن باقاعدہ تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔ اس لئے وہ کام بھی اسی انداز میں کرتے ہوں گے اس لئے اطلاع مل بھی سکتی ہے اور نہیں بھی اور اسی لئے میں براہ راست دارالحکومت جانے کے یہاں آیا ہوں تاکہ ہم یہاں سے میک اپ کرکے اور وہاں کے حالات معلومات کر کے ہی وہاں جائیں ورنہ ہم کسی پرابلم کا شکار ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیسے معلوم کریں گے۔ کیا وہاں کے لئے کوئی ٹپ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر پہلے اس نے انکوائری سے یہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کراؤن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس مائیکل بول رہا ہوں کراؤن"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں۔ کیا دارالحکومت سے"...... دوسری طرف سے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا گیا۔

"نہیں۔ بلیک واٹر سے کیوں۔ تم اس قدر متوحش کیوں ہو رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"پرنس مائیکل، یہاں تو ڈارک کلب والوں نے قیامت توڑ رکھی ہے۔ وہ اب تک چار گروپوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ پورے دارالحکومت میں وہ پھیلے ہوئے ہیں اور جس گروپ پر انہیں شک پڑ جاتا ہے اسے وہ بے دریغ گولیوں سے اڑا دیتے ہیں اور پھر ان کی لاشیں غائب کر دی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہاں کے تمام ہوٹلوں کو حکم دے رکھا ہے کہ کوئی گروپ یہاں پہنچے تو انہیں فوری اطلاع دی جائے اور اس طرح تمام پراپرٹی ڈیلروں کو بھی انہوں نے حکم دے رکھا ہے کہ کوئی گروپ ان سے کوئی رہائش گاہ حاصل کرے تو انہیں اس کی اطلاع پہنچا دی جائے اور یقیناً وہ آپ کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں تو آپ کی کال کا شدت سے منتظر تھا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ کیا وہاں کی انتظامیہ اور پولیس ان پر ہاتھ نہیں ڈالتی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ڈارک کلب کا نام ہی پولیس کو دہشت زدہ کرنے کے لئے کافی ہے"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا، ان سے تو نمٹ لیں گے۔ تم یہ بتاؤ کہ بلیو سیکشن کے بارے میں تم نے معلومات حاصل کی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ سب اچانک انڈر گراؤنڈ چلے گئے ہیں۔ ان کا ہیڈ کوارٹر بھی کلوز کر دیا گیا ہے"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے بارے میں کیا اس ڈارک کلب کو علم ہوگا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب، صرف سوانا کے چیف کو علم ہوگا اور کسی کو نہیں ہوگا۔ کیونکہ بلیو سیکشن براہ راست چیف کے تحت کام کرتا ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اور چیف کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں کوئی نہیں جانتا"...... کراؤن نے کہا۔

"ڈارک کلب کا چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام کنگ شانٹی ہے لیکن وہ بھی نہ کسی سے ملتا ہے اور نہ کسی کے سامنے آتا ہے۔ صرف اس کا نام چلتا ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"تو پھر اصل آدمی کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"کام کرنے والا آدمی رابرٹ ہے جسے پرنس رابرٹ کہا جاتا ہے۔ وہ ڈارک کلب کے نیچے تہہ خانوں میں کہیں بیٹھتا ہے لیکن وہ بھی کسی سے نہیں ملتا۔ صرف فون پر احکامات دیتا اور اطلاعات وصول کرتا

ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب ڈنمارک جیسے بڑے شہر میں ہمارے لئے کوئی رہائش گاہ نہیں ہو سکتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے جناب۔ یہاں ایسے گیسٹ ہاؤس ہیں جہاں انتہائی معزز افراد رہتے ہیں اور ان لوگوں کا ان سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہاں تک پہنچنے سے پہلے ڈارک کلب کے لوگ آپ تک پہنچ جائیں گے۔ اس کا کیا ہوگا"...... کراؤن نے کہا۔

"تم ہمیں کسی گیسٹ ہاؤس کا پتہ بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ گروپ وہ کتنے افراد کو سمجھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تین افراد یا اس سے زیادہ افراد کا"...... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب گیسٹ ہاؤس کے بارے میں بتا دو"۔ عمران نے کہا۔

"ایئرپورٹ سے ٹیکسی لے کر گرانڈ ایریا میں آ جائیں۔ وہاں ایک گیسٹ ہاؤس ہے جس کا نام ریڈ ہاؤس ہے۔ میں وہاں موجود ہوں اور یہ گیسٹ ہاؤس میرے گہرے دوست کا ہے۔ اس لئے آپ وہاں ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے اور آپ کو وہاں ضروری اسلحہ اور دوسرا سامان بھی مل جائے گا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ڈارک کلب کہاں واقع ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ ہائی روڈ پر ہے۔ مشہور کلب ہے یہاں ہر وقت غنڈے اور بدمعاش ہی بھرے رہتے ہیں اس لئے کوئی عام آدمی وہاں کا رخ بھی نہیں کرتا"....... کراؤن نے جواب دیا۔

"اس ڈارک کلب کے آدمیوں کی کوئی پہچان ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ پیشانی پر سیاہ رنگ کے کپڑے کی پٹیاں باندھتے ہیں۔ ان کی کاروں پر بھی سیاہ رنگ کی پٹیاں سی بنی ہوتی ہیں"۔ کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ۔ ہم پہنچ جائیں گے۔ بے فکر رہو"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم لوگوں نے سن لی ساری بات"....... عمران نے کہا۔

"ہاں، آپ نے واقعی دوراندیشی سے کام لیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"اس ساری بات چیت کا مطلب ہے کہ نہ صرف ہمارے بارے میں وہاں اطلاع پہنچ چکی ہے بلکہ سوانا کے بلیو سیکشن کو انڈر گراؤنڈ کر کے بدمعاشوں اور غنڈوں کو ہمارے مقابل لایا گیا ہے۔ اس نے اب ہمارا کام بڑھ گیا ہے۔ اب ہمیں لازماً پہلے اس سوانا کے چیف تک پہنچنا ہوگا اور پھر اس سے اس بلیو سیکشن یا فارمولے تک اور یقیناً اس کنگ شانٹی کو چیف کے بارے میں علم ہوگا"....... عمران نے کہا۔

"اب آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے"....... صفدر نے کہا۔

"ہم یہاں سے دو دو کی ٹولیوں میں جائیں گے تاکہ ہم پر گروپ کا لیبل نہ لگ سکے اور جولیا اور صالحہ دونوں تو گیسٹ ہاؤس پہنچ کر رک جائیں گی جبکہ ہم ڈارک کلب میں بھرپور آپریشن کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہم بھی وہاں کام کریں گی"....... صالحہ نے کہا۔

"نہیں، جب معاملہ بلیو سیکشن کا سامنے آئے گا تو پھر تم کام کرو گی۔ ان غنڈوں اور بدمعاشوں سے نمٹنا تمہارا کام نہیں ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر صفدر اور تنویر نے بھی عمران کی بات کی تائید کر دی تو صالحہ اور جولیا دونوں ہی خاموش ہو گئیں۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیا رپورٹ ہے کلودر"...... اس بھاری جسم والے آدمی نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تک تو سارے شہر میں اندھا دھند کارروائی ہو رہی ہے۔ اب تک ڈارک کلب بیس پچیس افراد کو ہلاک کر چکا ہے لیکن کسی کے چہرے پر میک اپ سامنے نہیں آیا"...... آنے والے نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بار چیف نے عجیب کام دکھایا ہے کہ ہمیں انڈر گراؤنڈ کر کے عام بدمعاشوں کو مقابلے پر لے آئے ہیں۔ اب چیف سے کچھ

کہا بھی نہیں جا سکتا۔ مجبوری ہے"...... لمبے قد اور بھاری جسم والے آدمی نے کہا۔

"کرنل کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے طور پر کام کر کے انہیں ٹریس کریں"...... کلودر نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے لیکن چیف کو اطلاع مل گئی تو وہ اسے اپنی حکم عدولی سمجھے گا"...... اس بھاری آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اس طرح کر لیتے ہیں کرنل کہ ہم ان لوگوں کو ٹریس کر کے اطلاع دے دیتے ہیں تاکہ انہیں ہلاک وہ لوگ کر دیں"...... کلودر نے کہا۔

"جب تک تم اطلاع دو گے تب تک وہ لوگ نکل جائیں گے البتہ میرا خیال ہے کہ مجھے چیف سے بات کرنی چاہئے"...... کرنل نے کہا۔

"ہاں، اگر دونوں سیکشن علیحدہ علیحدہ کام کریں تو ان کا خاتمہ یقینی طور پر کیا جا سکتا ہے"...... کلودر نے کہا تو کرنل نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، سافٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ہیبر بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"...... کرنل ہیبر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ہیمر بول رہا ہوں چیف"...... کرنل ہیمر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس، کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف، ڈارک کلب کے لوگ ابھی تک پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش نہیں کر سکے اور شک کی بنا پر اب تک وہ بیس پچیس افراد کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے پورے ڈنمارک میں شدید بے چینی پھیلتی جا رہی ہے۔ اور انتظامیہ میں بھی شدید ہلچل پیدا ہو رہی ہے"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"ہوتی رہے۔ اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف افراتفری کا اثر اگر پورے شہر پر پڑ گیا تو اس سے پاکیشیائی ایجنٹ فائدہ اٹھالیں گے۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو بلیو سیکشن اپنے طور پر ان کے خلاف کام شروع کر دے چونکہ وہ لوگ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے وہ عام غنڈوں اور بدمعاشوں کے قابو میں نہیں آ سکتے جبکہ بلیو سیکشن انہیں آسانی سے نہ صرف تلاش کر لے گا بلکہ انہیں ہلاک بھی کر دے گا"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"نہیں، میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ ان کے سامنے آؤ۔ اگر تمہارا

ایک آدمی بھی ان کے ہاتھ لگ گیا تو وہ بلیو سیکشن کو چیک کر لیں گے۔ ہیڈ کوارٹر میں فارمولا موجود ہے اور وہ اسے لے اڑیں گے۔ اس لئے تم لوگ ابھی انڈر گراؤنڈ ہی رہو۔ کنگ شانٹی جلد ہی انہیں ہلاک کر دے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ہیمر نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ کلوور بھی لاؤڈر کی وجہ سے چیف کی بات سن رہا تھا۔ اس کا بھی منہ بن گیا تھا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے"...... اچانک کرنل ہیمر نے کہا۔

"کیا باس"...... کلوور نے چونک کر کہا۔

"تم اپنے گروپ کے چار پانچ افراد لے کر ڈارک کلب کی خفیہ نگرانی کرو"...... کرنل ہیمر نے کہا تو کلوور بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈارک کلب کی۔ وہ کیوں باس"...... کلوور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان لوگوں کے بارے میں اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتا ہوں۔ انہیں لازماً علم ہو جائے گا کہ ڈارک کلب کے آدمی انہیں چیک کر رہے ہیں اور اس چیکنگ کو روکنے کے لئے وہ براہ راست ڈارک کلب کے کنگ یا اس کے اسسٹنٹ پر ہاتھ ڈالیں گے۔ ڈارک کلب والوں کو اندازہ ہی نہیں ہو گا کہ یہ لوگ براہ راست ان پر حملہ کر سکتے ہیں اس لئے وہ بے خبری میں مار کھا جائیں گے"۔ کرنل ہیمر نے کہا۔

"لیکن باس ہم وہاں کس انداز میں نگرانی کریں گے۔ ڈارک کلب والوں سے تو ہمارا براہ راست کوئی رابطہ ہی نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم آپس میں ہی الجھ جائیں"...... کلودر نے کہا۔

"کنگ شانٹی سے تو میرا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ البتہ اس کے خاص آدمی رابرٹ سے رابطہ ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"۔ کرنل ہیمر نے کہا۔

"وہی تو اصل آدمی ہے باس۔ کنگ شانٹی کا تو صرف نام ہی استعمال ہوتا ہے"...... کلودر نے کہا تو کرنل ہیمر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ڈارک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی انتہائی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ہیمر بول رہا ہوں۔ رابرٹ سے بات کراؤ"...... کرنل ہیمر نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

"کون کرنل ہیمر"...... دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"بات کراؤ نانسنس۔ رابرٹ مجھے جانتا ہے"...... کرنل ہیمر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور آواز

سنائی دی لیکن اس کا لہجہ بھی بے حد کرخت اور درشتی لئے ہوئے تھا۔

"کرنل ہیمر بول رہا ہوں چیف آف بلیو سیکشن"...... کرنل ہیمر نے بھاری لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ۔ اچھا اچھا۔ بتاؤ کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے اپنے آپ کو مجبور کر کے نرم لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا انداز وہی لٹھ مار ٹائپ بولنے والوں جیسا ہی تھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش کا کیا ہوا"...... کرنل ہیمر نے پوچھا۔

"ان کو تلاش کیا جا رہا ہے اور جیسے ہی وہ نظر آئے ان کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم مشکوک افراد پر فائر کھول دیتے ہو۔ پھر ان کا کیا کرتے ہو۔ کیسے چیک کرتے ہو"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"ان کی لاشیں مخصوص اڈے میں لے جائی جاتی ہیں وہاں ان کے میک اپ چیک کئے جاتے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم نے ڈارک کلب کی حفاظت کا انتظام کیا ہے یا نہیں"۔ کرنل ہیمر نے کہا۔

"ڈارک کلب کی حفاظت۔ کیا مطلب، کیوں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ انہیں بہرحال معلوم ہو جائے گا کہ ڈارک کلب کے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں اس لئے

وہ مرکز پر ہی حملہ کریں گے "....... کرنل ہیمر نے کہا تو دوسری طرف سے رابرٹ اس طرح ہنس پڑا جیسے کرنل ہیمر نے کوئی مضحکہ خیز بات کی ہو۔

"کرنل ہیمر، آپ بے فکر رہیں۔یہاں ڈارک کلب میں ڈنمارک کی پوری فوج بھی آجائے تو یہاں ان کی لاشیں بھی نہ ملیں گی۔ یہ ڈارک کلب ہے کوئی عام سا کلب نہیں ہے"....... رابرٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے منہ بنا کر بات کر رہا ہو۔

"میں چاہتا تھا کہ میرے سیکشن کے چار پانچ افراد وہاں ان کی چیکنگ کریں۔ اس لئے میں نے فون کیا تھا"....... کرنل ہیمر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ ہمیں نکما سمجھ رہے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں اور آپ کے آدمیوں کو یہاں اجنبی سمجھ کر ختم بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے آپ ہرگز کوئی آدمی نہ بھیجیں ورنہ ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے اور بے فکر رہیں۔ یہ لوگ یہاں پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو کرنل ہیمر نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا کلوور۔ اس لئے صرف صبر کرو"....... کرنل ہیمر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ احمق ہیں باس۔ یہ مارے جائیں گے"....... کلوور نے کہا۔

"اچھا ہے انہیں سمجھ بھی تب ہی آئے گی۔ بہرحال تم نے سامنے نہیں آنا ورنہ چیف ہمارے خلاف ایکشن لے لے گا۔ وہ خود ہی ان سے نمٹتے رہیں"....... کرنل ہیمر نے کہا اور کلوور سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈارک کلب چار منزلہ عمارت تھی۔اس کا ایریا خاصا وسیع و عریض تھا۔اس وقت عمران اور تنویر دونوں ڈارک کلب کے سامنے سڑک کی دوسری طرف ایک ریسٹوران میں موجود تھے۔وہ دونوں ہی مقامی میک اپ میں تھے۔ وہ بلیک واٹر سے ہوائی جہاز کے ذریعے دارالحکومت پہنچے تھے اور پھر ایئرپورٹ سے وہ مین مارکیٹ پہنچے اور وہاں سے پیدل چلتے ہوئے وہ اس خصوصی بازار میں پہنچ گئے جہاں ہر قسم کا اسلحہ کھلے عام فروخت ہوتا تھا کیونکہ ڈنمارک میں اسلحہ پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی۔عمران نے مخصوص اسلحہ خریدا اور پھر مشین پسٹل جیب میں ڈال کر اس نے باقی اسلحہ ایک سیاہ رنگ کے بیگ میں ڈال لیا۔ایک مشین پسٹل اس نے تنویر کو دے دیا تھا اور پھر مین مارکیٹ سے وہ بس کے ذریعے اس سڑک پر پہنچے تھے جہاں ڈارک کلب واقع تھا۔ڈارک کلب میں آنے جانے والوں کو دیکھ کر

ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ یہاں کس قسم کا ماحول ہو سکتا ہے چونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کا علیحدہ گروپ تھا اور ان دونوں کو عمران نے سمندر کے ذریعے پہنچنے کی ہدایت کی تھی اس لئے وہ ابھی تک نہ پہنچے تھے۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل کو کیسے معلوم ہوگا کہ ہم یہاں ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں سمجھدار ہیں۔انہیں معلوم ہے کہ ہم سڑک پر احمقوں کی طرح کھڑے پلکیں نہ جھپکا رہے ہوں گے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے کلب کی سائیڈ میں ایک ٹیکسی رکتے دیکھی۔اس میں سے اترنے والے صفدر اور کیپٹن شکیل تھے۔ جب ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو ان دونوں نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ دونوں ہی سڑک کراس کر کے اس ریسٹوران کی طرف بڑھتے چلے آئے

"حیرت ہے۔یوں لگتا ہے جیسے انہیں پہلے سے علم تھا کہ ہم یہاں ہوں گے"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو ریسٹوران میں کوئی میز خالی نہ تھی البتہ اس میز پر دو کرسیاں خالی تھیں جہاں عمران اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔۔وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس میز کی طرف بڑھ آئے۔

"کیا آپ ہمیں یہاں بیٹھنے کی اجازت دیں گے جناب اور کوئی

"کرسی خالی نہیں ہے"....... صفدر نے بڑے اجنبی سے انداز میں کہا۔

"تشریف رکھیں"....... عمران نے بھی اجنبی سے لہجے میں کہا۔

"شکریہ"....... ان دونوں نے کہا اور کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ویٹر سے مینو لے کر اس پر باقاعدہ مارکنگ کی اور پھر اسے کھانا لانے کا کہہ دیا۔

"کیا آپ کھانا کھائیں گے جناب"....... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم ابھی کھا چکے ہیں شکریہ"....... عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کھانا ان کے سامنے لگا دیا اور وہ دونوں اس طرح اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے جیسے وہ یہاں آئے ہی کھانا کھانے کے لئے ہوں۔

"تمہارے ساتھ زمین پر بیگ پڑا ہے اس میں سے ایک ایک مشین پسٹل نکال کر جیبوں میں ڈال لو"....... عمران نے آہستہ سے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر کھانا کھانے کے بعد صفدر نے ایک مشین پسٹل بیگ سے نکال کر خود ہی کیپٹن شکیل کی جیب میں ڈال دیا اور دوسرا نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ مارشل ہم کلب چلیں"....... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے بیگ اٹھایا اور اسے کاندھے سے لٹکا کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے چونکہ وہ پیمنٹ پہلے ہی کر چکے تھے اس لئے کسی نے انہیں نہیں روکا۔

"اب وہاں کرنا کیا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"ایکریمین سینڈیکیٹ وارنر برادرز کے نمائندوں نے رابرٹ سے ملنا ہے"....... عمران نے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب میں داخل ہوئے تو وہاں واقعی عجیب ماحول تھا۔ وسیع و عریض ہال اس طرح غنڈوں اور بدمعاشوں سے بھرا ہوا تھا جیسے یہاں غنڈہ گردی پر کوئی کانفرنس ہو رہی ہو۔ ہال شراب کی تیز بو اور منشیات کے گاڑھے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا البتہ وہاں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد سائیڈوں پر بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ ایک طرف دو علیحدہ علیحدہ کاؤنٹر بنے ہوئے تھے۔ ایک کاؤنٹر پر سروس دی جا رہی تھی جبکہ دوسرے کاؤنٹر پر دو پہلوان نما آدمی موجود تھے جن میں سے ایک تو فون سامنے رکھے ہوئے بیٹھا تھا۔ جبکہ دوسرا مخصوص انداز کے ٹوکن آنے والوں کو دے رہا تھا۔ عمران اس ٹوکن دینے والے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔

"کتنی رقم کا ٹوکن چاہئے"....... اس آدمی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جتنی رقم میں رابرٹ سے ملاقات ہو سکے۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی مارشل ہے اور ہمارا تعلق ایکریمین سینڈیکیٹ وارنر برادرز سے ہے"....... عمران نے غنڈوں کے انداز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ بھاگ جاؤ۔ تم ایکریمیا کے صدر بھی ہوتے تب بھی پاس

سے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ جاؤ دفع ہو جاؤ" ...... اس آدمی نے حقارت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر کے چہرے پر یکلخت شعلے سے ناچ اٹھے۔

"تم رابرٹ تک وارنر برادرز کا نام پہنچا دو۔ پھر دیکھنا کہ وہ ننگے پیر دوڑتا ہوا یہاں تک آتا ہے یا نہیں" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں دفع ہو جاؤ اور تم کھڑے ہو" ...... اس پہلوان نما آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو عمران نے بڑے اطمینان سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ پہلوان نما غنڈہ چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل پہلے پیچھے دیوار سے ٹکرایا اور پھر سینے کے بل سامنے کاؤنٹر پر گرا اور پھر پلٹ کر کاؤنٹر کے پیچھے فرش پر جا گرا۔ پورے ہال میں ہونے والا شور یکلخت تھم گیا۔

"تم وارنر برادرز سے کہہ رہے ہو کہ دفع ہو جاؤ نانسنس"۔ عمران نے چیخ کر کہا لیکن اسی لمحے تنویر کے مشین پسٹل نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے اور پھر پلک جھپکنے میں وہاں موجود مشین گن بردار جو سب کے سب تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کاندھے سے لٹکے ہوئے تھیلے میں سے بم نکالا اور پھر اسے پوری قوت سے دیوار پر دے مارا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہال میں یکلخت چیخ وپکار مچ گئی۔ لوگ اٹھ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف دوڑنے لگے۔

"کہاں ہے رابرٹ۔ لے چلو ہمیں وہاں" ...... عمران نے فو

سامنے والے آدمی کے سینے پر مشین پسٹل رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ، وہ نیچے تہہ خانے میں۔ تہہ خانے میں ہے" ...... اس آدمی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ...... اچانک ایک راہداری سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بب، بب۔ باس رابرٹ" ...... اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم رابرٹ ہو۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کے سینڈیکیٹ وارنر برادرز سے ہے اور ہم یہاں تم سے ملنے آئے ہیں لیکن تمہارے احمق آدمیوں نے الٹا ہم پر حملہ کر دیا۔ بولو اڑا دیں پورا کلب۔ یا......" عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"وارنر برادرز۔ اوہ، اوہ۔ اچھا اچھا۔ اوہ، یہ لوگ نہیں جانتے"۔ اس آنے والے آدمی نے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں لاشیں غائب کرنے اور معاملات کو پرسکون کرنے کے احکامات دے دیئے۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میرا نام رابرٹ ہے" ...... اس آدمی نے آرڈر دینے کے بعد عمران اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم واقعی سمجھدار ہو" ...... عمران نے کہا۔

"تم کتنے آدمی ہو" ...... رابرٹ نے پوچھا۔

"ہم دو ہیں اور دو ہی کافی ہیں" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ میرے ساتھ"...... رابرٹ نے کہا اور پھر راہداری کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور تنویر بڑے محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔ راہداری کے آخر میں لفٹ کا مخصوص دروازہ نظر آرہا تھا۔ رابرٹ نے لفٹ کی سائیڈ پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں دبایا تو دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں رابرٹ کے ساتھ اندر داخل ہو گئے۔ رابرٹ نے اندر موجود سوئچ پینل پر موجود سوئچز میں سے ایک سوئچ کو پریس کیا تو دروازہ بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی لفٹ اوپر چڑھتی چلی گئی۔ کچھ دیر بعد لفٹ رک گئی اور اس کے ساتھ ہی خود بخود دروازہ کھل گیا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... رابرٹ نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ یہاں ایک راہداری تھی جس میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ رابرٹ سیدھا اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"آجاؤ"...... رابرٹ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران اور تنویر دونوں اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"اگر تم وارنر برادرز کا نام نہ لیتے تو اب تک تمہاری لاشیں گل سڑ چکی ہوتیں"...... رابرٹ نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ یکلخت بدل سا گیا تھا۔

"اور اگر تم فوراً وہاں نہ پہنچ جاتے اور سمجھداری سے کام نہ لیتے تو اب تک ڈارک کلب ریت کا ڈھیر بن چکا ہوتا"...... عمران نے بھی اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"یہ نوبت پڑا ہے۔ پہلے مجھے کنفرم کراؤ کہ تم واقعی وارنر برادرز سے تعلق رکھتے ہو"...... رابرٹ نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرا دیتے ہیں لیکن پہلے تم ہماری بات کنگ شانی سے کراؤ"...... عمران نے بھی سرد لہجے میں جواب دیا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں، وہ تو کسی سے بات نہیں کرتے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"پھر تو تم سے ہی بات کرنا پڑے گی۔ میں پہلے کنفرم کرا دوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی تنویر اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... رابرٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے میز کے سامنے بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے گھسیٹ کر پھینک دیا تھا جبکہ تنویر نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تھا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے انہیں یہ فکر نہ تھی کہ اندر کی آوازیں باہر جائیں گی۔ رابرٹ نے نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھنے کی

کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیل بتادی۔

"کس کے ذریعے تم نے گروپ چیکنگ شروع کرائی تھی" عمران نے کہا۔

"ٹونی کے ذریعے۔ ٹونی انچارج ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا تو عمران اس سے ٹونی کے بارے میں تفصیل بھی معلوم کرلی اور پھر اس کے ہاتھ میں موجود خنجر رابرٹ کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر پیچھے ہٹا اور میز کی عقبی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو پیچھے ایک اور کمرہ تھا جسے ریسٹ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے بھی اسی طرح چیختے ہوئے رابرٹ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

"گروپ کی تلاش بند کر دو۔ چیف کی طرف سے اطلاع آگئی ہے کہ یہ لوگ واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں۔ اس لئے اب ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے اسی طرح چیختے ہوئے اور کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران تنویر نے رابرٹ کے حلق میں گھسا ہوا خنجر نکال کر اسے رابرٹ کے لباس سے ہی صاف کر لیا تھا۔

"اب ہم نے باہر جانا ہے اور راہداری میں موجود افراد کا خاتمہ کرنا ہے ورنہ وہ لوگ اندر آگئے تو ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"۔ عمران نے تنویر کے ہاتھ سے خنجر لے کر اسے مخصوص جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ میں کر دیتا ہوں خاتمہ ان کا" تنویر نے کہا اور جیب میں ہاتھ ڈالے وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے باہر آیا اور پھر تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گیلری میں موجود سب مسلح آدمی فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ چونکہ ان پر اچانک فائرنگ کی گئی اس لئے ان میں سے ایک آدمی بھی سنبھل نہ سکا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ نیچے والی راہداری میں تھے اور ہال میں اب ویسے ہی شور برپا تھا۔ عمران اور تنویر ہال میں آئے اور عمران نے مخصوص انداز میں سر پر ہاتھ پھیرا اور مین گیٹ سے باہر آگیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ باہر آکر وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... اسی لمحے صفدر نے عمران کے

قریب آتے ہوئے کہا۔ کیپٹن شکیل بھی پہنچ گیا تھا۔

"اب گروپ کی تلاش والا مسئلہ تو ختم ہو گیا لیکن ہم نے سوانا کے چیف پر ہاتھ ڈالنا ہے۔ ٹیکسی روکو"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ایک ٹیکسی میں بیٹھے سوانا کے ہیڈ کوارٹر سافٹ ہاؤس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً آدھ گھنٹے بعد ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں عمران کے کہنے پر ایک ہوٹل کے گیٹ پر ڈراپ کر دیا۔ صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ چاروں ہوٹل میں داخل ہو گئے جبکہ ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔ ہوٹل عام سا تھا۔ وہ چاروں ایک طرف کونے میں میز پر بیٹھ گئے تو ویٹر پہنچ گیا اور عمران نے اسے ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اسے رابرٹ سے ملنے والی پوری تفصیل بتا دی۔

"تو اب آپ یہاں سوانا کے چیف پر ہاتھ ڈالنے کے لئے آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں، اگر ہم نے اس کو کور کر لیا تو فارمولا بھی مل جائے گا اور ہم اس تنظیم سے بھی نمٹ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ مجرموں کی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ایسی تنظیم کہ اسرائیل بھی اس سے ٹکرانے سے کتراتا ہے۔ اس لئے کیا ہم آسانی سے اس کے چیف تک پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"رابرٹ سے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل تو نہیں مل سکی کیونکہ وہ کبھی اندر نہیں گیا۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم بلیو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں لیکن وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے ہم بری طرح الجھ بھی سکتے ہیں۔ اس لئے فی الحال تو یہی ہو سکتا ہے کہ ہم سوانا کے چیف پر ہاتھ ڈال دیں۔ پھر اس چیف باڈلے کے نیچے میں بلیو سیکشن کو بھی کور کیا جا سکتا ہے اور باقی معاملات بھی سنبھالے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

اس دوران ویٹر نے چونکہ ہاٹ کافی سرو کر دی تھی اس لئے وہ ساتھ ساتھ کافی بھی پی رہے تھے۔

"ہمارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے۔ کیا ہم صرف مشین پسٹلوں سے اس ہیڈ کوارٹر کو کور کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ادھر ادھر کے چکر میں مت پڑو۔ عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ابھی انہیں اس رابرٹ کی ہلاکت کا علم نہ ہو گا لیکن اس کی ہلاکت کا علم ہوتے ہی دارالحکومت ہمارے لئے جہنم بن سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"او کے عمران صاحب۔ چلیں"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انہوں نے بل پیمنٹ کیا اور ہوٹل سے باہر آ گئے۔ تھوڑا آگے چلتے ہی انہیں دور سے ایک سرخ رنگ کی ایک عمارت نظر آ گئی۔ اس عمارت کے گرد اونچی فصیل نما چار دیواری تھی اور درمیان میں ایک جہازی سائز کا پھاٹک تھا جو بند تھا۔ پھاٹک کے

باہر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"عقبی طرف سے چیک کرنا پڑے گا۔ ہمیں گٹڑ کے ذریعے اندر پہنچنا ہوگا ورنہ یہاں لازماً انتہائی جدید سائنسی حفاظتی انتظامات ہوں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کی عقبی طرف پہنچ گئے۔ یہاں ایک کھلی گلی تھی جس میں کوڑے کے ڈرموں کی ایک طویل قطار نظر آ رہی تھی۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد وہ گٹڑ کا دہانہ چیک کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر ڈھکن کو اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ اندر سے تیز گیس کے بھبکے سے باہر نکلنے لگے۔ وہ سائیڈ میں ڈرموں کی اوٹ لے کر کھڑے ہو گئے۔ ویسے اس گلی میں آمدورفت نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران آگے بڑھا اور پھر وہ دہانے کے ساتھ موجود لوہے کی مخصوص سیڑھی اترتا ہوا نیچے پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی نیچے اتر گئے۔ آخر میں اترنے والا صفدر تھا۔ اس نے ڈھکن کو گھسیٹ کر دہانے پر اس طرح رکھ دیا کہ ایک سائیڈ تھوڑی سی کھلی رہ گئی تاکہ روشنی کے ساتھ ساتھ تازہ ہوا بھی اندر آتی رہے۔ گٹڑ کافی بڑا تھا۔ اس کے درمیان میں پانی بہہ رہا تھا۔ سائیڈیں خشک تھیں۔ اندر گیس کا دباؤ تو موجود تھا لیکن اب یہ دباؤ بہرحال قابل برداشت تھا۔ ہلکی سی روشنی میں عمران دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا دائیں طرف کو بڑھنے لگا اور تھوڑا ہی آگے جانے کے بعد وہ دیوار کے ساتھ موجود ایک اور سیڑھی کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں اوپر گٹڑ کا دہانہ

موجود تھا۔ عمران سیڑھی چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا اور پھر اس نے سیڑھی پر کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے جھٹکا دے کر اوپر موجود فولادی ڈھکن کو اٹھا کر ایک طرف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سر باہر نکالا اور اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ یہ دہانہ عمارت کے عقبی لان کے کنارے پر تھا۔ عمران اوپر چڑھ کر باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔

"ہمیں پائپوں کے ذریعے چھت پر جانا ہوگا"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے عمارت کی طرف بڑھنے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پائپوں کے ذریعے بڑی آسانی سے چھت پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ چھت کے ایک کونے میں ایک کمرہ موجود تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ یقیناً وہ کمرہ تھا جس میں سیڑھیاں نیچے سے آ کر نکلتی تھیں۔ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں واقعی سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور پھر وہ بڑے محتاط انداز میں سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے جانے لگے۔ عمارت دو منزلہ تھی اور اوپر والی منزل خالی تھی۔ وہ ایک بند راہداری میں پہنچ گئے جس میں روشندانوں کی ایک طویل قطار موجود تھی لیکن یہ سب روشندان تاریک پڑے ہوئے تھے البتہ سب سے آخر میں ایک روشندان سے روشنی نکل رہی تھی۔ عمران محتاط انداز میں چلتا ہوا اس روشندان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سب اس روشندان تک پہنچتے۔ اچانک بند راہداری میں چٹک کی آواز کے ساتھ ہی تیز

روشنی ہر طرف پھیل گئی۔ یہ روشنی اس قدر تیز تھی کہ ان سب کی آنکھیں بالکل چندھیا سی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی روشنی غائب ہو گئی اور ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ذہن بھی یکلخت اس طرح تاریک پڑ گئے جیسے تیز روشنی کے بعد یکلخت اندھیرا ہو جانے سے ہر چیز تاریکی میں ڈوب جاتی ہے۔

چیف اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈارک کلب سے کنگ شانٹی کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... چیف نے کہا۔

"چیف، میں شانٹی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف، میرے اسسٹنٹ رابرٹ کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف بے اختیار اچھل

پڑا۔

"رابرٹ کو اس کے آفس میں، کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے اور کس نے ایسا کیا ہے"...... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف، جو تفصیلی رپورٹ ہے اس کے مطابق یہ کام ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا لگتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"اوہ، اوہ ویری بیڈ۔ کیا وہ ڈارک کلب کے اندر تک پہنچ گئے اور تمہارے آدمی انہیں ٹریس ہی نہ کر سکے"...... چیف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"چیف، یہ دو آدمی تھے اور وہ مقامی تھے۔ وہ کلب آئے اور انہوں نے کاؤنٹر پر بتایا کہ ان کا تعلق ایکریمین سینڈیکیٹ وارنر برادرز سے ہے اور وہ رابرٹ سے ملنا چاہتے ہیں لیکن کاؤنٹر مین نے انہیں بھگانے کی کوشش کی تو انہوں نے کاؤنٹر مین پر فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی ہال میں موجود دس مسلح افراد کو بھی ہلاک کر دیا اور وہاں بم بھی مارا جس پر رابرٹ خود وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ وہ جانتا تھا کہ وارنر برادرز دنیا کا سب سے خطرناک سینڈیکیٹ ہے اور وارنر برادرز والے ایسی ہی کارروائیاں کرتے ہیں۔ اس لئے اس نے معاملات کو کنٹرول کیا اور پھر ان دونوں کو ساتھ لے کر اپنے آفس میں آگیا۔ پھر کچھ دیر بعد ان دونوں کو کلب سے باہر جاتے دیکھا گیا۔ رابرٹ سے کسی کام کے

لئے رابطہ کیا گیا تو رابطہ نہ ہو سکا۔ جس پر ایک آدمی آفس میں گیا تو وہاں راہداری میں محافظوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور آفس کے اندر رابرٹ کی لاش پڑی تھی۔ اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے اور اس کی شہ رگ میں خنجر مار کر اس کو ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کا چہرہ انتہائی مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔ اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے تک کیا گیا تھا۔ پھر مجھے اطلاع ملی تو میں نے تحقیقات کرائی تو پتہ چلا کہ رابرٹ نے ٹونی کو فون کر کے حکم دیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے گروپ کی تلاش بند کر دی جائے کیونکہ حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ وہ لوگ پاکیشیا چلے گئے ہیں۔ حالانکہ رابرٹ کو اس بارے میں کوئی حکم نہ دیا گیا تھا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی کارروائی ہے۔ انہوں نے رابرٹ کو مجبور کر کے ٹونی کو یہ حکم دلایا ہوگا تاکہ ان کی تلاش بند ہو سکے"...... کنگ شانٹی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس رابرٹ سے انہوں نے یقیناً تمہارے بارے میں بلیو سیکشن کے بارے میں اور میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی ہوں گی کیونکہ رابرٹ ایسا آدمی تھا جو سب کے بارے میں بخوبی جانتا تھا"...... چیف نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے چیف۔ میں نے انہیں تلاش کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بلیو سیکشن پر یا ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں تو آپ بلیو سیکشن کو بھی الرٹ کر

دیں"...... کنگ شانٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا ہے کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اب تمہارے ساتھ ساتھ میں بلیو سیکشن کو بھی ان کی تلاش پر لگا دیتا ہوں۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ اس طرح ڈارک کلب میں داخل ہو کر اس انداز میں واردات کر گزریں گے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور رابطہ ختم کیا اور پھر اس نے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیو سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ہیمر سے بات کراؤ۔ چیف بول رہا ہوں"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں کرنل ہیمر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل ہیمر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنگ شانٹی سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ، اوہ سر میں نے اسی خدشہ کے پیش نظر رابرٹ سے بات کی تھی اور آفر کی تھی کہ میرا گروپ ڈارک کلب کی نگرانی کرے کیونکہ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں لیکن رابرٹ نے صاف انکار کر دیا اور مجھے

خاموش ہونا پڑا"...... کرنل ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ اس انداز میں بھی کارروائی کر سکتے ہیں لیکن اب میری طرف سے اجازت ہے کہ تم انہیں ٹریس کرو اور ان کا خاتمہ کر دو اور ہاں۔ ایک بات اور بھی سن لو کہ رابرٹ کو بلیو سیکشن کے بارے میں علم تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس سے بلیو سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں۔ اس لئے تم اپنے ہیڈ کوارٹر کو بھی ہوشیار کر دو"...... چیف نے کہا۔

"یس سر ویسے ہمارے یہاں ایسے انتظامات پہلے سے موجود ہیں کہ یہاں ان کی روحیں تو داخل ہو سکتی ہیں وہ خود داخل نہیں ہو سکتے اور ویسے بھی اب ہم انہیں باہر ہی ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... کرنل ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جیسے ہی کوئی کارروائی کرو تم نے مجھے فوراً رپورٹ دینی ہے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیڈ کوارٹر انچارج فلپس سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چونکہ کریڈل دبانے سے ڈائریکٹ کرنے والا بٹن خود بخود پہلے والی حالت میں آ گیا تھا اس لئے اب فون کا رابطہ اس کی

سیکرٹری سے ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"فلپس لائن پر حاضر ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چیف نے کہا۔

"فلپس بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈارک کلب کے رابرٹ کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے اور اس پر تشدد کر کے اس سے انہوں نے سوانا کے بارے میں معلومات بھی حاصل کر لی ہیں۔ یقیناً ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی اس رابرٹ سے پوچھ گچھ کی گئی ہو گی کیونکہ وہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ ایجنٹ یہاں ریڈ کریں۔ تم پوری طرح الرٹ رہو گے"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ میں ویسے ہی الرٹ ہوں۔ اب مزید ہوشیار رہوں گا"...... دوسری طرف سے فلپس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے، اور اگر یہ لوگ یہاں آئیں تو تم نے مجھے فوری طور پر اطلاع دینی ہے"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ چار افراد پر مشتمل ایک گروپ سیکنڈ فلور کی راہداری میں موجود پایا گیا۔ میں نے انہیں سنا بیم سے بے ہوش کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے فلپس کی آواز سنائی دی تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ چار افراد سیکنڈ فلور کی راہداری میں۔ کیا مطلب، اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود وہ وہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... چیف کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"تمام سسٹم آن ہے چیف۔ کہیں سے کوئی مداخلت نہیں ہوئی۔ اس کے باوجود یہ چاروں افراد وہاں تک پہنچ گئے۔ اگر مجھے اچانک کاشن نہ ملتا تو ہمیں معلوم ہی نہ ہوتا اور یہ لوگ ہمارے سروں پر پہنچ جاتے۔ اب کیا حکم ہے۔ انہیں ہلاک کر دیا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں، پہلے انہیں بتانا پڑے گا کہ وہ مکمل حفاظتی نظام کے باوجود یہاں تک کیسے پہنچ گئے ہیں۔ تم انہیں وہاں سے اٹھا کر بلیک روم میں زنجیروں سے جکڑ دو۔ میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پہلے ان کی مکمل تلاشی لے لینا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی خاص مشین ہو جس کی مدد سے وہ سسٹم کے باوجود اندر داخل ہو گئے ویسے حیرت ہے کیا یہ اڑتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ یہ کسی بھی طرف

سے اندر داخل ہوتے تو چیک کر لئے جاتے۔ انتہائی حیرت ہے"...... چیف کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"میں خود حیران ہوں چیف۔ مجھے اپنی آنکھوں پر ابھی تک یقین نہیں آرہا لیکن وہ موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم انہیں بلیک روم میں پہنچا کر جکڑ دو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ لیکن مزید الرٹ رہو۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے مزید ساتھی بھی باہر موجود ہوں اور اسی پراسرار انداز میں اندر داخل ہو جائیں"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ کیا یہ لوگ مافوق الفطرت ہیں۔ جادوگر ہیں۔ آخر یہ کیسے اندر پہنچ گئے"...... چیف نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا مختلف پہلوؤں پر سوچتا رہا کہ آخر یہ لوگ کس طرح اندر داخل ہوئے ہوں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے انتظامات ایسے تھے کہ مکھی بھی چیک ہوئے بغیر اندر داخل نہ ہو سکتی تھی۔ تمام نظام مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ تھا۔ اس کے باوجود چار جیتے جاگتے افراد اندر پہنچ گئے۔ ابھی وہ بیٹھا یہی بات سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"فلپس بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے فلپس کی

آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"...... چیف نے کہا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ اب یہ لوگ بلیک روم میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان سب کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔ ان کے پاس عام سے مشین پسٹلز تھے اور کچھ نہیں تھا"...... فلپس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے، میں آرہا ہوں"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل ہمیر نے ہاتھ بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس، کرنل ہمیر بول رہا ہوں"۔ کرنل ہمیر نے کہا۔

"ڈورتھی بول رہی ہوں کرنل ہمیر"۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات ہے جو تم نے فون کیا ہے"۔ کرنل ہمیر نے پوچھا۔

"یس باس۔ کلودر نے میری ڈیوٹی گرانڈ ایریا میں لگائی تھی اور میں نے ایسی دو عورتوں کو ٹریس کر لیا ہے جن کا تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہو سکتا ہے"۔ ..... دوسری طرف سے ڈورتھی نے جواب دیا تو کرنل ہمیر چونک پڑا۔

"کیا مطلب، تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"۔ ..... کرنل

ہمیر نے کہا۔

"باس، میں نے یہاں مختلف ٹیکسی ڈرائیوروں سے پوچھ گچھ کی تو ایک ٹیکسی ڈرائیور نے مجھے بتایا کہ اس نے ایئرپورٹ سے دو عورتوں کو پک کر کے ایک گیسٹ ہاؤس ریڈ ہاؤس ڈراپ کیا ہے اور یہ دونوں راستے میں کئی بار پاکیشیائی زبان میں بھی باتیں کرتی رہی ہیں کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور فوجی ملازمت کے دوران ایشیا کے کسی ملک میں خدمات سرانجام دے چکا ہے اس لئے یہ اس زبان کے الفاظ پہچانتا ہے اور پھر ایک عورت کا نام بھی ایشیائی لیا گیا ہے صالحہ"۔ ڈورتھی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ تو پورا گروپ ہوگا۔ دو عورتیں تو اکیلی نہیں ہوں گی"۔ ..... کرنل ہمیر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ دو گروپ علیحدہ علیحدہ ہو کر آئے ہوں۔ یہ عورتیں پہلے پہنچ گئی ہوں باقی لوگوں نے آنا ہو۔ بہرحال اگر یہ واقعی وہی ایجنٹ ہیں تو پھر ان سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ میں سمجھ گیا۔ یہ دو عورتیں سیدھی یہاں پہنچ گئیں جبکہ ان کے ساتھیوں نے ڈارک کلب کے رابرٹ پر حملہ کیا ہوگا۔ اوہ، میں کلودر سے بات کرتا ہوں وہ ان دونوں عورتوں کو گیسٹ ہاؤس سے نکال کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچانے کا بندوبست کرے۔ تم وہاں نگرانی کرتی رہو۔ ایسا نہ ہو کہ کلودر کے انتظام سے پہلے وہ وہاں سے

نکل جائیں"...... کرنل ہمیر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ہمیر نے رسیور رکھا اور پھر میز پر موجود ٹرانسمیٹر پر اس نے تیزی سے ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو، ہیلو کرنل ہمیر کالنگ۔اوور"...... کرنل ہمیر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس، کلوور اٹنڈنگ یو باس۔اوور"...... چند لمحوں بعد ہی کلوور کی آواز سنائی دی تو کرنل ہمیر نے اسے ذورتھی کی فون کال کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ، اوہ باس یہ تو انتہائی اہم اطلاع ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں، اور سنو۔ہو سکتا ہے کہ یہ ریڈ ہاؤس نامی گیسٹ ہاؤس پاکیشیائی ایجنٹوں کے کسی ہمدرد کا ہو اور تم وہاں پہنچو تو وہ انہیں غائب کر دیں۔اس لئے تم وہاں اس انداز میں ریڈ کرو کہ پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرواور پھران دونوں لڑکیوں کو اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو۔پھر مجھے اطلاع کر دینا۔ان سے پوچھ گچھ میں خود کروں گا۔اوور"...... کرنل ہمیر نے کہا۔

"یس باس۔ذورتھی نے یقیناً اس ٹیکسی ڈرائیور سے ان دونوں لڑکیوں کے حلیئے معلوم کر لئے ہوں گے۔اس لئے میں ذورتھی کو آپریشن میں ساتھ رکھوں گا۔اوور"...... کلوور نے کہا۔

"انتہائی محتاط ہو کر کام کرنا۔اگر یہ واقعی ایجنٹ ہیں تو بے حد چوکنا ہوں گے۔اوور اینڈ آل"...... کرنل ہمیر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کاش یہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہوں تو ان سے ان کے ساتھیوں کا پتہ معلوم کیا جا سکتا ہے"...... کرنل ہمیر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ڈیڑھ گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ہمیر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس، کرنل ہمیر بول رہا ہوں"...... کرنل ہمیر نے کہا۔

"کلوور بول رہا ہوں باس۔سپیشل پوائنٹ سے۔دونوں لڑکیوں کو یہاں پہنچا دیا گیا ہے"...... کلوور نے کہا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... کرنل ہمیر نے پوچھا۔

"نو سر، جیسے آپ نے کہا تھا ویسے ہی کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا میک اپ وغیرہ چیک کرو۔میں پہنچ رہا ہوں"...... کرنل ہمیر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے اس رہائشی کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔جس کی ایک کوٹھی میں انہوں نے سپیشل پوائنٹ بنا رکھا تھا۔تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک رہائشی کالونی کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی اور پھر ایک خاصی بڑی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے جا کر اس نے کار روکی اور

مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔

"پھاٹک کھولو تومی"...... کرنل ہیمر نے کہا تو نوجوان نے چونک کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر چھوٹے پھاٹک سے اندر چلا گیا اور چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو کرنل ہیمر کار اندر لے گیا۔ وسیع وعریض پورچ میں پہلے سے ایک ویگن اور ایک کار موجود تھی۔ کرنل ہیمر نے کار روکی اور نیچے اترا تو اسی لمحے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر کلوور اور اس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی اس کی طرف بڑھے۔ یہ لڑکی ڈورتھی تھی۔

"میک اپ چیکنگ کا رزلٹ کیا رہا کلوور"...... کرنل ہیمر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"باس، ایک لڑکی تو ایشیائی ہے جبکہ دوسری سوئس نژاد ہے"...... کلوور نے جواب دیا۔

"سوئس نژاد۔ لیکن وہ کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ہو سکتی ہے"...... کرنل ہیمر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ اس ایشیائی لڑکی کی فرینڈ ہو۔ ویسے ہی اس کے ساتھ آگئی ہو یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی سیاح ہو اور صرف اس ایشیائی لڑکی سے مفادات اٹھانے کے لئے اس کے ساتھ شامل ہو گئی ہو"...... کلوور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈورتھی کو اس ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا تھا کہ دونوں

پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہی تھیں"...... کرنل ہیمر نے عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"سیاحوں کو بہت سی زبانیں یا ان کے چند الفاظ آتے ہیں باس اور یہ دوسروں کو چکر دینے کے لئے ایسے الفاظ بولتے رہتے ہیں"۔ کلوور نے کہا تو کرنل ہیمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال دوسرا ہے باس"...... اچانک ڈورتھی نے کہا۔

"کیا"...... کرنل ہیمر نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے باس کہ یہ سوئس نژاد لڑکی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نہ سہی کسی نہ کسی تنظیم کی رکن ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کی خدمات اس لئے حاصل کی گئی ہوں کہ وہ یہاں ہمارے خلاف ان کی راہنمائی کر سکے"...... ڈورتھی نے کہا۔

"بہرحال یہ بات تو طے ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کی رکن نہیں ہو سکتی۔ اب وہ کون ہے یہ وہ خود بتائے گی"...... کرنل ہیمر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہاں دو کرسیوں پر راڈز میں جکڑی ہوئی دو لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک ایشیائی تھی جبکہ دوسری واقعی سوئس نژاد تھی لیکن دونوں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"اس سوئس نژاد لڑکی کو پہلے ہوش میں لے آؤ"...... کرنل ہیمر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ڈورتھی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔ کمرے میں دو اور آدمی بھی موجود تھے جو سپیشل پوائنٹ پر

ہی رہتے تھے۔

"آرتھر اس سوئس نژاد لڑکی کو ہوش میں لے آؤ۔ اینٹی گیس میں نے تمہیں دی تھی"...... کلودر نے بھی ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کہا اور جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکال کر وہ اس سوئس نژاد لڑکی کی طرف بڑھ گیا اور قریب جا کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا منہ اس لڑکی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس لڑکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرے اور پھر اس کی گردن سیدھی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"کیا، کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو کرنل ہمیر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کہ لڑکی نے ہوش میں آتے ہی ایکریمین زبان میں ہی بات کی تھی۔

"تمہارے چہرے پر ایکریمین میک اپ تھا جو صاف کر دیا گیا ہے اور اب تم اپنی شکل میں ہو۔ اگر تمہیں ثبوت چاہئے تو اپنی ساتھی لڑکی کو دیکھ لو۔ اس کے چہرے پر موجود میک اپ بھی ختم ہو چکا ہے"...... کرنل ہمیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ساتھی، کیا مطلب۔ کون ساتھی۔ میری تو کوئی ساتھی نہیں۔

میں تو گیسٹ ہاؤس میں تھی"...... اس لڑکی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل ہمیر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا کیونکہ لڑکی ظاہر ہے جھوٹ بول رہی تھی۔

"میرا نام مارتھا ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے"...... کرنل ہمیر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ کون پاکیشیا اور کہاں کی سیکرٹ سروس۔ میں تو سیاح ہوں"...... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو مارتھا جو بھی تمہارا نام ہے۔ میرا نام کرنل ہمیر ہے اور میں ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی سے طویل عرصے سے متعلق رہا ہوں اور اب سوانا جیسی بین الاقوامی تنظیم کے بلیو سیکشن کا چیف ہوں۔ تم اور تمہاری ساتھی لڑکی نے ایئرپورٹ سے جس ٹیکسی میں ریڈ ہاؤس نامی گیسٹ ہاؤس تک سفر کیا تھا اس ٹیکسی ڈرائیور نے ہمیں بتایا ہے کہ تم آپس میں آتے وقت ایشیائی زبان میں باتیں کرتی رہی ہو اور تم نے اپنی ساتھی لڑکی کا ایشیائی نام بھی لیا تھا۔ صالحہ پاکیشیائی ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ یہاں سوانا کے خلاف کام کرنے آیا ہوا ہے۔ اس لئے اب تم بتاؤ گی کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں"...... کرنل ہمیر نے خشک لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو کہ میرا اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں

سیاح ہوں۔ میں بلیک واٹر سے کوپن ہیگن آرہی تھی کہ یہ لڑکی بھی ایکریمین تھی اور جہاز میں میری سیٹ فیلو تھی۔ پھر اس نے مجھے بتایا کہ اس نے طویل عرصہ پاکیشیا میں گزارا ہے اور اس نے اپنا نام صالحہ بتایا تھا۔ یہ خاصی امیر لڑکی ہے اور تم سیاحوں کے بارے میں اچھی طرح سے جانتے ہو گے کہ وہ رقم کی خاطر ایسے لوگوں کے ساتھ چپک جاتے ہیں اس لئے میں بھی چپک گئی۔ بس اتنی سی بات ہے"...... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارے چہرے پر ایکریمین میک اپ تھا۔ اس کا تمہارے پاس کیا جواز ہے"...... کرنل ہیمر نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"یہاں ڈنمارک میں چونکہ ایکریمین کو زیادہ عزت دی جاتی ہے اس لئے میں نے دانستہ ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا۔ ویسے میں سوئٹزرلینڈ میں ایک ایسی کمپنی میں ملازم ہوں جو میک اپ کا سامان بھی تیار کرتی ہے۔ اس لئے مجھے میک اپ کرنا آتا ہے"...... مارتھا نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے لئے فضول ہو چنانچہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے"...... کرنل ہیمر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا، کیا مطلب۔ مجھے ہلاک کرو گے۔ کیوں، میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"...... مارتھا نے یکلخت خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آرتھر اسے گولی مار دو"...... کرنل ہیمر نے اس آدمی سے کہا جس نے اسے ہوش دلایا تھا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ"...... مارتھا نے ہذیانی انداز میں کہا تو کرنل ہیمر نے ہاتھ اٹھا کر آرتھر کو فائر کرنے سے روک دیا۔

"کیا کہنا چاہتی ہو۔ میں یہ بتا دوں کہ میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں"...... کرنل ہیمر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں ایک راز کی بات بتانا چاہتی ہوں لیکن شرط ہے کہ تم ان سب کو باہر بھیج دو"...... مارتھا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ یہیں رہیں گے اور جلدی بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ مجھے الٹی سیدھی کہانی سنا کر بے وقوف بنا لو گی تو ایک بار پھر سن لو کہ میرا نام کرنل ہیمر ہے"۔ کرنل ہیمر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اچھا اگر تم ان کے سامنے ہی سننا چاہتے ہو تو پھر سن لو کہ پاکیشیا کا جو فارمولا تمہارے پاس ہے وہ جعلی ہے جبکہ اصل فارمولا میرے پاس ہے"...... مارتھا نے کہا تو کرنل ہیمر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری اس بات سے ظاہر ہو گیا ہے کہ تم واقعی تربیت یافتہ ایجنٹ ہو اور تمہارا کوئی نہ کوئی تعلق بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"تم یقین کرو یا نہ کرو تمہاری مرضی۔ لیکن یہ لڑکی جس کا نام

صالحہ ہے اس کے پاس وہ فارمولا موجود تھا جو میں نے خاموشی سے اس سے حاصل کر لیا اور اسے پتہ بھی نہیں چل سکا اور اس کے پاس اصل فارمولا اس لئے تھا کہ اس کے ساتھیوں نے جن کی تعداد چار ہے، نے بلیک واٹر میں ہی ایک ایجنٹ سے اصل فارمولا حاصل کر لیا تھا اور اب وہ یہاں اس لئے آئے تھے کہ ایسی کارروائی کر کے واپس جائیں کہ تم یہی سمجھو کہ وہ اصل فارمولے کے حصول کے لئے آئے ہیں اور تم اس جعلی فارمولے کو ہی اصل فارمولا سمجھ بیٹھو۔ اس لئے انہوں نے اس لڑکی کو علیحدہ کر کے گیسٹ ہاؤس میں رہنے کا کہہ دیا تھا اور خود وہ یہاں ڈارک کلب میں کارروائی کرنے چلے گئے تھے"...... مارتھا نے کہا تو کرنل ہیمر کے چہرے پر پہلی بار تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"کہاں ہے وہ فارمولا"...... کرنل ہیمر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہیں گیسٹ ہاؤس میں ہے۔ میں نے اسے جان بوجھ کر اپنے پاس نہیں رکھا تھا"...... مارتھا نے جواب دیا۔

"آرتھر اسے دوبارہ بے ہوش کر دو"...... کرنل ہیمر نے کہا اور آرتھر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ مارتھا کوئی احتجاج کرتی۔ آرتھر نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگا دی اور اس کے لئے ایک ہی ضرب کافی ثابت ہوئی۔ اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اب اس دوسری لڑکی کو ہوش میں لے آؤ"...... کرنل ہیمر نے

کہا تو آرتھر نے جیب سے وہی بوتل نکالی اور اس لڑکی کے قریب جا کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ اس لڑکی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس لڑکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ اس کی گردن بھی سیدھی ہو گئی۔

"یہ، یہ میں کہاں ہوں ...... اس نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"تم اصل چہرے میں ہو لڑکی۔ اس لئے ایکریمین لہجے میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے تمہارے اس طرح ہوش میں آتے ہی ایکریمین زبان میں بات کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ تم واقعی تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ ویسے میں تمہیں پہلے ہی بتا دوں کہ تمہارا نام صالحہ ہے اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"تم کون ہو"...... اس لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کرنل ہیمر ہے اور میں سوانا کے بلیو سیکشن کا چیف ہوں"...... کرنل ہیمر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا، تو تم ہو کرنل ہیمر۔ پاکیشیائی فارمولا تمہاری تحویل میں ہے"...... اس لڑکی نے کہا۔

"ہاں، یہ دوسری لڑکی کون ہے۔ اس کے چہرے پر بھی ایکریمین

میک اپ تھا لیکن یہ سوئس نژاد ہے"...... کرنل ہیر نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ سوئس نژاد۔ اوہ۔ یہ تو مارتھا ہے۔ یہ سیاح ہے اور مجھے فلائٹ میں ملی تھی۔ یہ تو مجھے بتا رہی تھی کہ وہ ایکریمین ہے۔ کیا مطلب......" اس لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھی کہاں ہیں لڑکی۔ ان کا پتہ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گی"...... کرنل ہیر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو انہوں نے کہا تھا کہ گیسٹ ہاؤس میں جا کر رہوں اور وہ وہاں پہنچ جائیں گے"..... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس کوئی فارمولا ہے"...... کرنل ہیر نے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چل گیا۔ کیا مطلب ......" لڑکی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ہیر نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس لڑکی کے اس جواب سے اس بات کی تائید ہوتی تھی کہ مارتھا نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔

"کلودر"..... کرنل ہیر نے اس بار اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کلودر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... کلودر نے چونک کر کہا۔

"تم نے گیسٹ ہاؤس میں بے ہوش کر دینے والی جو گیس فائر کی تھی اس کے اثرات کتنی دیر تک رہتے ہیں"..... کرنل ہیر نے کہا۔

"ایک گھنٹے تک باس"...... کلودر نے کہا۔

"تو تم ڈورتھی کے ساتھ جاؤ اور اگر وہاں گیس کے اثرات ہوں تو ٹھیک ورنہ دوبارہ گیس فائر کرو اور جس کمرے میں یہ رہ رہی تھیں وہاں کی بھرپور تلاشی لو۔ ہو سکتا ہے وہاں فارمولے کی فائل موجود ہو"...... کرنل ہیر نے کہا۔

"باس، یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے پاس فارمولا ہو۔ یہ خواہ مخواہ ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہی ہیں"...... کلودر نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے انہوں نے کوئی جعلی فارمولا تیار کر رکھا ہوگا تاکہ ہمارے فارمولے سے اسے تبدیل کر دیں۔ لیکن میں وہ جعلی فارمولا بھی دیکھنا چاہتا ہوں اور چونکہ ان دونوں نے ایک ہی بات کی ہے اس لئے مجھے شک پڑا ہے کہ کوئی نہ کوئی چکر ضرور ہے۔ بہرحال یہ کہاں جا سکتی ہیں۔ تم جا کر چیکنگ کر لو"۔ کرنل ہیر نے کہا۔

"یس باس"...... کلودر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈورتھی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اسے پھر بے ہوش کر دو آرتھر۔ ویسے تم لوگوں کو بھی یہاں رکنے کی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل ہیر نے آرتھر سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اس کا شعور پوری طرح بیدار نہ ہوا لیکن دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے وہ پوری طرح شعور میں آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پردہ منظر کسی فلمی سین کی طرح اجاگر ہوا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت سوانا کے ہیڈ کوارٹر کی راہداری میں روشندان کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک تیز روشنی ہوئی اور پھر اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی تھی۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے کمرے کی دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اس کی طرح دیوار سے جکڑے ہوئے تھے۔ جبکہ ایک آدمی سب سے آخر میں موجود کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا اور سامنے دو کرسیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

جبکہ ایک آدمی ان کی پشت پر مشین گن اٹھائے کھڑا تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا پاکیشیائی ایجنٹ"...... سامنے بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے انتہائی کرخت سے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب" عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا کہ تمہارے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا ہے اور تم سب اصل چہروں میں ہو"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کے ذہن میں چھناکا سا ہوا۔ کیونکہ واقعی اس کے ذہن نے یہ بات مارک نہ کی تھی حالانکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ اس کے ساتھی اصل چہروں میں ہیں۔ شاید بے ہوشی سے ہوش میں آنے کی وجہ سے وہ اس بات کو فوری طور پر مارک نہ کر سکا تھا۔

"پہلے تم اپنا تعارف تو کرا دو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا البتہ اس کی انگلیاں مسلسل کلائیوں میں موجود کڑوں کو چیک کرنے میں مصروف تھیں۔

"میرا نام سن کر تم دوبارہ بے ہوش ہو جاؤ گے۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں۔ میں سوانا کا چیف ہوں"...... اس آدمی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہم بندھے ہوؤں سے بھی مذاق کر رہے ہو۔ سوانا تو بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کا چیف تو کوئی بہت ہی بڑا

آدمی ہوگا۔ تم کہاں ہو سکتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کے دل میں بے اختیار مسرت کی لہریں سی دوڑ گئی تھیں کہ وہ نہ صرف ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں بلکہ موانا کے چیف تک بھی پہنچ گئے تھے۔ البتہ اسے یہ سمجھ نہ آرہی تھی کہ اس چیف نے انہیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ ایسے لوگ تو دشمنوں کو فوری ہلاک کر دینے کے قائل ہوتے ہیں۔

"میں واقعی چیف ہوں اور میرا نام باڈلے ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم اس قدر سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود کیسے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہو"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں کیوں زندہ رکھا گیا ہے۔

"تم چیف ہو کر بھی اتنی معمولی سی بات نہیں سمجھ سکے کہ ہم باوجود سخت حفاظتی انتظامات کے کیسے اندر پہنچ گئے اور اگر وہ آدمی عین وقت پر ہمیں دھوکہ نہ دے جاتا تو شاید ہماری جگہ تم اور تمہارے ساتھی ہوتے اور ہم تمہاری جگہ ہوتے"...... عمران نے کہا۔ اس کی انگلیاں ان بٹنوں پر پہنچ گئی تھیں جن کی مدد سے وہ ایک لمحے میں ہاتھوں کو آزاد کر سکتا تھا اور پھر زنجیریں اس ٹائپ کی تھیں کہ ان کے دونوں ہاتھوں کو ہی زنجیروں میں جکڑا گیا تھا جبکہ ان کے پیر آزاد تھے۔ شاید ان کے ذہن میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ اس طرح جکڑا ہوا آدمی اپنے آپ کو آزاد بھی کرا سکتا ہے۔ کیونکہ واقعی انگلیوں کو اس

انداز میں موڑ کر بٹنوں تک لے جانا بظاہر ناممکن تھا لیکن چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے باقاعدہ اس کی پریکٹس کر رکھی تھی اس لئے ان کی انگلیاں آسانی سے مڑ کر کلائی میں موجود کڑوں کے بٹنوں تک پہنچ جاتی تھیں۔

"اوہ، اوہ تمہارا مطلب ہے کہ یہاں کا کوئی آدمی تم سے ملا ہوا تھا۔ کون ہے وہ"...... چیف نے اس طرح چونک کر کہا جیسے عمران کی بات سن کر اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا تھا۔

"اب میں کیا بتاؤں۔ تم خود اندازہ کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"فلپس، کون ہو سکتا ہے وہ"...... چیف نے ساتھ بیٹھے ہوئے دبلے پتلے جسم کے مالک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف، ایسا ہونا ناممکن ہے۔ مشین روم کا انچارج میں ہوں۔ تمام مشینری او کے ہے۔ وہ آدمی کیسے انہیں اندر لا سکتا ہے۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے"...... فلپس نے جواب دیا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی فلپس ہی یہاں کا انچارج ہے۔

"اس کے باوجود یہ اندر آگئے ہیں۔ اس کا تمہارے پاس کیا جواب ہے"...... چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے اجازت دیں باس۔ میں ابھی ان سے سب کچھ معلوم کر لیتا ہوں"...... فلپس نے کہا۔

"کیسے معلوم کرو گے"...... چیف نے کہا۔

"ان کا ذہنی تجزیہ کر کے اور جو کچھ ان کے لاشعور میں ہو گا سب باہر آ جائے گا"۔۔ فلپس نے کہا۔

"اوہ ہاں، یہ ٹھیک رہے گا۔ کیونکہ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ یہ مر تو جائیں گے لیکن زبان نہیں کھولیں گے"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ خود اس سے سوال کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ فلپس نے کہا۔

"اوکے، کرو کارروائی"۔۔۔۔۔ چیف نے کہا تو فلپس نے عقب میں موجود مشین گن بردار ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا کہ وہ ایکس ایکس مشین لے آئے۔

"یس باس"۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن دیوار کے ساتھ رکھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر جیسے ہی اس آدمی کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہوا۔ عمران نے بٹنوں کو پریس کیا تو دوسرے لمحے کڑے کھل گئے اور زنجیریں نیچے لٹک کر دیوار سے ٹکرائیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت دوڑ لگا دی۔

"ارے، ارے۔ کیا مطلب"۔ چیف اور فلپس دونوں نے یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں اچھلتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران کے دوسرے ساتھی بھی زنجیروں سے آزاد ہو گئے تھے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی مشین گن اٹھا

لی۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی فلپس چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا جبکہ احمقوں کی طرح بوکھلاہٹ میں ناچتے ہوئے چیف پر یکلخت صفدر نے حملہ کیا تھا اور دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔

"اس کو سنبھالو۔ میں ہیڈ کوارٹر کو چیک کر کے آتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کی دوسری طرف ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران ابھی اس دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ایک ٹرالی راہداری میں داخل ہوئی۔ اس پر کوئی مشین موجود تھی جس پر کور چڑھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے دیوار کے ساتھ مشین گن رکھی تھی۔ عمران تیزی سے دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہ آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا سائیڈ پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے آگے بڑھ کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا تو اس کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹموتھی۔ میرا نام ٹموتھی ہے"۔ اس آدمی نے رک رک کر کہا تو عمران نے مسلسل اور پے در پے سوالات کر کے اس سے

مشین روم کا راستہ اور ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کے بارے میں بھی تمام باتیں معلوم کیں اور پھر پیر کو جھٹکے سے آگے کر دیا اور اس آدمی کے منہ سے خرخراہٹ نکلی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور مشین گن سمیت وہ دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مشین روم میں آسانی سے پہنچ گیا۔ وہاں آٹھ افراد موجود تھے اور پورے ہال میں دیواروں کے ساتھ مشینیں نہ صرف موجود تھیں بلکہ کام بھی کر رہی تھیں۔

"خبردار، ہاتھ اٹھا لو" عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو سب افراد اچھل کر مڑے اور عمران کو دیکھ کر ان کے چہروں پر یکلخت ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ آٹھوں کے آٹھوں فرش پر گرے تڑپ رہے تھے۔

عمران نے دوسرا راؤنڈ چلایا اور وہ سب بے حس و حرکت ہو گئے۔ عمران نے تیسرا راؤنڈ مشینری پر چلایا اور چند ہی لمحوں بعد خوفناک دھماکوں سے مشینوں کے پرزے اڑتے چلے گئے۔ عمران نے اس وقت تک ہاتھ نہ روکا جب تک کہ تمام مشینری تباہ نہ ہو گئی۔ عمران نے مشینری دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا یہ کمپیوٹرائزڈ کنٹرول مشینری ہے اور کسی بھی لمحے وہ اس کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس نے ان سب مشینوں کو تباہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ ایک طرف بنے ہوئے اندھے شیشے کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن میں داخل ہوتے ہی

اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کیونکہ یہاں وہ سپر کمپیوٹر موجود تھا۔ عمران نے دروازے میں رک کر مشین گن کا فائر کھول دیا اور دوسرے لمحے اس کیبن میں موجود سپر کمپیوٹر سمیت تمام کنٹرولنگ مشینری کے بھی اسی طرح پرخچے اڑ گئے جیسے باہر ہال میں موجود مشینری کے اڑے تھے۔ اب یہاں صرف دو افراد رہ گئے تھے۔ ایک عورت جو اس چیف کی سیکرٹری تھی اور دوسرا وہ آدمی جو چیف کے ایریئے کا محافظ تھا۔ عمران چونکہ ٹموتھی سے پہلے ہی اس بارے میں ضروری معلومات حاصل کر چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا علیحدہ بنے ہوئے چیف کے ایریا میں پہنچ گیا اور پھر نہ صرف وہ عورت بلکہ وہ آدمی بھی سنبھلے بغیر اس کی مشین گن کا نشانہ بن گئے۔ عمران نے عورت کو بھی اس لئے ہلاک کر دیا تھا کہ موجودہ پوزیشن میں وہ ان کے لئے خواہ مخواہ کا مسئلہ بن سکتی تھی۔ موجودہ پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کسی قسم کا کوئی خطرہ مول نہ لینا چاہتا تھا۔ اس محافظ اور اس عورت کے خاتمے کے بعد عمران نے چیف کے مخصوص ایریئے کا راؤنڈ لگایا۔ اس کے آفس کو چیک کیا۔ آفس میں کارڈلیس فون بھی موجود تھا۔ اس نے فون پیس اٹھا لیا اور پھر چکر کاٹ کر وہ واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے ساتھی اور چیف موجود تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو چیف کو زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب" ...... صفدر نے کہا۔

"صفایا اور کیا ہونا تھا۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ فارمولے

کے بارے میں معلوم کیا جاسکے۔ تنویر میرے پاس رہے گا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں مختلف پوائنٹس پر نگرانی کرو۔ یہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ویسے میں نے تمام مشینری اور سپر کمپیوٹر تباہ کر دیا ہے ورنہ یہاں ہمارے لئے نقل و حرکت بھی ممکن نہ رہتی۔ پھر بھی احتیاط ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ فون آئے گا تو اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ویسے تو میں کارڈلیس فون یہیں لے آیا ہوں لیکن تم ایسا کرو کہ سیکرٹری کے آفس میں جا کر اس کے فون کو آف کر دو تاکہ لائن براہ راست یہاں سے منسلک ہو جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے فون پیس نکال کر ساتھ ہی میز پر رکھ دیا۔

"اسلحہ کے یہاں دو سٹور ہیں۔ وہاں سے اسلحہ لے لینا"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے جبکہ اس دوران تنویر نے آگے بڑھ کر چیف کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد چیف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے

زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف زنجیریں ہی کھڑکھڑا سکا۔

"یہ، یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم لوگ زنجیروں سے کیسے آزاد ہو گئے۔ کیا مطلب"...... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم احمق ہو باڈلے۔ جب ہم تمہارے تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود اندر پہنچ سکتے ہیں تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم زنجیروں میں جکڑے رہ جائیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم، تم۔ کیا مطلب۔ تم جادوگر ہو۔ کیا مطلب"...... چیف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہم جادوگر ہوتے تو ہمیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم جادو کے بل پر تمہیں اپنے پاس نہ بلوا لیتے۔ بہرحال میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے تمہاری حیرت دور کرنے کے لئے بتا دوں کہ ہم گٹر کے ذریعے اندر داخل ہوئے ہیں اور تم اور تمہارے آدمیوں نے حماقت کی کہ سارے ہیڈ کوارٹر میں تو ریز اور مشینوں کا جال پھیلا دیا لیکن گٹر میں کسی قسم کا کوئی انتظام نہ کیا اور زنجیروں سے ہم نے آزادی اس لئے حاصل کر لی کہ ہمیں خصوصی طور پر اس کی تربیت دی جاتی ہے۔ ہم آسانی سے کڑوں میں موجود بٹنوں کو نہ صرف چیک کر لیتے ہیں بلکہ انہیں بوقت ضرورت آسانی سے کھول بھی لیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو چیف کے چہرے پر پھیلے ہوئے حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہوتے چلے گئے۔

"اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ تم گرڈ کے ذریعے آئے ہو۔ ویری بیڈ۔ واقعی ہم سے حماقت ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے اب تم کیا چاہتے ہو"۔ چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تمہیں یہ بتا دوں کہ اس پورے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمہاری سیکرٹری سمیت سب افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب ہیڈ کوارٹر میں تمہارے علاوہ تمہارا کوئی آدمی زندہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ بتا دوں کہ یہاں موجود تمام مشینری اور سپر کمپیوٹر سب کچھ تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب یہ ایک عام سی عمارت بن گئی ہے جہاں تک تمہارے زندہ رہنے کا سوال ہے تو تمہاری قابلیت اور مہارت دیکھ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ تم جیسے آدمی کو ہلاک کر کے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا اس لئے اگر تم واقعی اپنی زندگی بچانے میں دلچسپی رکھتے ہو تو پاکیشیا کا فارمولا ہمارے حوالے کر دو۔ ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے جو کچھ کہا ہے اس میں واقعی ہماری حماقتوں کا حصہ شامل ہے۔ ہم سے غلطی ہوئی کہ ہم نے تم جیسے تربیت یافتہ افراد کے مقابل عام سے بدمعاش اور غنڈوں کو لے آئے جبکہ تربیت یافتہ افراد کو ہم نے انڈر گراؤنڈ کر دیا۔ دوسری حماقت ہم سے یہ ہوئی کہ ہم نے ہیڈ کوارٹر کو ناقابل تسخیر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن گرڈ لائن کی طرف ہمارا خیال تک نہ گیا لیکن وہ فارمولا بہرحال تمہیں نہیں مل سکتا اور نہ تم ڈنمارک سے زندہ واپس جا سکتے ہو"۔ چیف نے کہا۔

"وہ کیوں، فارمولا ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر میں ہی ہو گا اور ہم آسانی سے اسے تلاش کر لیں گے۔ جہاں تک واپسی کا تعلق ہے تو اگر ہم آ سکتے ہیں تو جا بھی سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فارمولا ہیڈ کوارٹر میں نہیں ہے۔ وہ بلیو سیکشن کے پاس ہے اور واپسی کی بات میں نے اس لئے کی ہے کہ سوانا بین الاقوامی تنظیم ہے۔ جہاں تم موجود ہو۔ اسے عام طور پر ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے لیکن بہرحال یہ ہیڈ کوارٹر نہیں ہے اور جیسے ہی تم نے یہاں کی مشینری تباہ کی اصل ہیڈ کوارٹر میں اطلاع خود بخود پہنچ گئی ہو گی۔ نتیجہ یہ کہ کسی بھی لمحے یہ جگہ تمہارے لئے جہنم بن سکتی ہے"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ سلامت ڈنمارک سے واپس بھجوا دوں گا اور فارمولا بھی بلیو سیکشن کے کرنل ہیمر سے تمہیں دلوا دوں گا"...... چیف نے کہا۔

"بلیو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمارے پاس اطلاعات موجود ہیں۔ اس لئے ہم خود ہی کرنل ہیمر سے مل لیں گے۔ تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں"...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس کا رخ چیف کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی

کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو، رک جاؤ"...... اچانک چیف نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جب تم خود زندہ رہنے میں دلچسپی نہیں لے رہے تو مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں زندہ رکھنے کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں فارمولا تمہیں دے دیتا ہوں۔ میں کرنل ہیمر سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ فارمولا مجھے یہاں بھجوا دے۔ تم فارمولا لے لو اور میری جان بخش دو"...... چیف نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک پاس ہی پڑے ہوئے کارڈلیس فون پیس سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے چیف کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

"یس"...... عمران نے چیف کی آواز اور لہجے میں کہا تو چیف کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"کرنل ہیمر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس، کیوں کال کی ہے"...... عمران نے چیف کے لہجے میں

کہا۔

"چیف، میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی دو ساتھی عورتوں کو ایک مقامی گیسٹ ہاؤس سے گرفتار کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ تنویر بھی لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز سن کر چونک پڑا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے چیف کے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتائی جانے لگی۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں نے کلوور کو بھیجا ہے کہ وہ جا کر گیسٹ ہاؤس سے وہ فارمولا لے آئے۔ جسے یہ اصل فارمولا بتا رہی ہیں تاکہ یہ بات طے ہو سکے کہ حقیقت کیا ہے"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"تم ان دونوں کو لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ میں خود ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ وہ فارمولا کلوور لے آئے تو میں انہیں لے کر ہیڈ کوارٹر آجاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے گولی مار دو"...... عمران نے فون پیس آف کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا اور تیزی سے عمران کی سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن اس نے جھپٹ لی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو"...... چیف نے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران اس دوران دروازہ کھول کر دوسری طرف آ گیا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں مشین گن چلنے اور چیف کے حلق سے

نکلنے والی کربناک چیخ کی آواز سنائی دی لیکن وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اکٹھا کر کے انہیں جولیا اور صالحہ کے بارے میں بتایا۔

"اوہ، اوہ، ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا ہوگا۔ فارمولا بھی وہاں ہے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں نے اس چیف کو بھی ہلاک کرا دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ سٹور میں موجود کوئی بم چارج کر کے لگا دو تا کہ اس ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر ختم کیا جا سکے۔ جلدی کرو"....... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور دوڑتا ہوا اندر چلا گیا جبکہ تنویر بھی اس دوران وہاں پہنچ گیا تھا۔

دروازہ بند ہوتے ہی جولیا نے اپنا ڈھلکا ہوا سر اٹھایا۔ وہ کنپٹی پر ضرب کھانے کے باوجود بے ہوش نہیں ہوئی تھی لیکن اس نے جان بوجھ کر ایسی اداکاری کی تھی کہ اسے بے ہوش سمجھ لیا جائے۔ اس لئے جیسے ہی صالحہ کو بے ہوش کر کے وہ آدمی باہر گیا جولیا نے سر اونچا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹانگ موڑی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ عقبی پائے میں موجود بٹن تک اپنا پیر پہنچانے میں کامیاب ہو گئی اور چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے تو وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور پھر اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر پہلے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور مڑ کر صالحہ کی طرف بڑھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے صالحہ کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی صالحہ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"صالحہ جلدی ہوش میں آؤ۔ جلدی"...... جولیا نے اسے دونوں بازوؤں میں پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو صالحہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہو گئی۔

"اوہ، اوہ تم آزاد ہو گئی"...... صالحہ نے کہا۔

"اس وقت موقع ہے۔ ہم نے اس کرنل ہیر پر قابو پانا ہے"۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر صالحہ کی کرسی کی عقبی طرف آ گئی اس کے ساتھ ہی اس نے عقبی طرف پائے میں موجود بٹن پر پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صالحہ کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور صالحہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"لیکن ہوشیار رہنا۔ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے تھی۔ جولیا نے لاک ہٹایا اور دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اس میں سے دو آدمیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہ آوازیں سن کر وہ دونوں سمجھ گئیں کہ یہ وہی آدمی ہیں جو پہلے ان کے کمرے میں موجود تھے اور ظاہر ہے وہ دونوں مسلح تھے۔ جولیا نے صالحہ کو پیچھے رہنے کا اشارہ کیا اور پھر بلی کی طرح دبے قدموں وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے رک کر گردن موڑ کر صالحہ کی طرف دیکھا اور پھر اچھل کر کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے صالحہ بھی اندر داخل ہوئی۔

"ارے، یہ۔ کیا مطلب"...... ایک آدمی نے چونک کر کہا۔ ان دونوں آدمیوں نے مشین گنیں کرسیوں کے ساتھ رکھی ہوئی تھیں اور پھر جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن جھپٹی اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا اور کرسیوں سے اٹھتے ہوئے دونوں آدمیوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ صالحہ نے آگے بڑھ کر دوسری مشین گن جھپٹ لی اسی لمحے انہیں دوسری طرف سے دو آدمیوں کے دوڑ کر آنے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں دروازے کی سائیڈوں میں ہو گئیں۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ اس بار صالحہ نے ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں بھی چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"آؤ" جولیا نے مڑ کر کہا اور دروازہ کراس کر کے وہ تیزی سے لیکن محتاط انداز میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس میں مختلف دروازے تھے لیکن یہ دروازے بند تھے۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ وہ اس موڑ پر پہنچ کر رک گئیں۔ موڑ کے بعد ایک بڑے سے ہال کمرے کا دروازہ تھا اور یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس ہال نما کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین موجود تھی جس کے سامنے ایک آدمی سٹول پر چڑھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جبکہ ایک طرف کیبن تھا جس میں بھی ایک آدمی بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ دوسرے لمحے جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا

دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی سٹول پر بیٹھا ہوا آدمی اچھل کر سٹول سمیت نیچے فرش پر گرا اور پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ کون ہے، کون ہے"..... کیبن سے ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک آدمی اچھل کر باہر آیا ہی تھا کہ صالحہ نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے گرا اور اسی لمحے جولیا نے مشین کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے مشین کے پرزے اڑتے چلے گئے۔

"آؤ"..... جولیا نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں سائیڈ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ اس راہداری کا اختتام ایک بند دروازے پر ہو رہا تھا۔ اس دروازے کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب جل رہا تھا۔ جولیا نے ایک لمحے کے لئے صالحہ کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس نے مشین گن کا رخ اس دروازے کے درمیان موجود معمولی سے رخنے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کوئی لوہے کی چیز ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا تو جولیا نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس بند دروازے پر زور سے لات ماری تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور جولیا اچھل کر اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے صالحہ بھی اندر داخل ہوئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ آخری دیوار میں دروازہ تھا۔

جولیا تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

صالحہ اس کے پیچھے تھی کہ اچانک انہیں دائیں طرف کی دیوار میں سرر کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹھٹھک کر رکتیں۔ اچانک دو سائے ان پر آگرے۔ یہ حملہ اس قدر اچانک تھا کہ وہ دونوں چیختی ہوئیں پہلو کے بل سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفوں پر گریں اور ان پر حملہ کرنے والے ان کے اوپر اس طرح آگرے کہ جیسے وہ ان دونوں کو اپنے جسموں کے نیچے کچل دینا چاہتے ہوں لیکن اسی لمحے جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ٹانگیں موڑیں اور اس پر موجود آدمی چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ یکلخت جولیا نے اچھل کر اس کے سینے پر اپنے سر کی بھرپور ٹکر مار دی۔ اسی لمحے صالحہ پر حملہ آور کی بھی کربناک چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جولیا کو اپنے حملہ آور آدمی کی جیب سے نکل کر گرنے والا مشین پسٹل نظر آگیا تو وہ پلک جھپکنے میں مشین پسٹل پر جھپٹی اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی تیزی سے اٹھتے ہوئے دونوں آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ نیچے گر کر اٹھنے کے چند لمحوں کے وقفے میں جولیا انہیں مار گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی جبکہ صالحہ بھی اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"آؤ"..... جولیا نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جس کی طرف وہ پہلے جا رہی تھی۔ اس نے اس خلا کی طرف توجہ ہی نہ دی تھی جس سے یہ دونوں حملہ آور نمودار ہوئے تھے۔ جولیا نے

دروازے پر ہاتھ مارا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ جولیا نے زور سے اس پر لات ماری لیکن دروازہ خاصا مضبوط تھا۔

"کیا ہو رہا ہے جانسن"...... اچانک دروازے کی سائیڈ سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا اور صالحہ دونوں یہ آواز سنتے ہی پہچان گئیں کہ بولنے والا کرنل ہیمر ہے۔

پھر صالحہ کو سائیڈ پر ہونے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے خود بھی دوسری سائیڈ پر ہو گئی اور اس کی توقع کے عین مطابق دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کرنل ہیمر اچھل کر باہر آیا ہی تھا کہ جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے کرنل ہیمر کے جبڑے پر پڑا تو وہ سنبھل نہ سکا اور اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور اس کے جوتے کی بھرپور ضرب نیچے گرتے ہوئے کرنل ہیمر کی کنپٹی پر پڑی۔ ادھر جولیا نے لات چلائی اور پھر ان دونوں نے اسے فٹ بال کے انداز میں باری باری اس طرح ضربیں لگانا شروع کر دیں کہ کرنل ہیمر باوجود انتہائی کوشش کے سنبھل ہی نہ سکا اور چند لمحوں بعد اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

"اس کا خیال رکھو۔ میں آ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کے اندر داخل ہو گئی جس سے کرنل ہیمر باہر آیا تھا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن خالی تھا۔ اس کی دوسری طرف موجود دروازہ بند تھا۔ جولیا نے اسے کھولا تو اس کے باہر ایک

برآمدہ تھا جس کے بعد وسیع صحن تھا اور صحن کا اختتام چار دیواری پر ہو رہا تھا جس میں بڑا سا پھاٹک موجود تھا جو اندر سے بند تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ گیٹ کے ساتھ ہی اندر کی طرف ایک چھوٹا سا کیبن تھا اور جولیا کو احساس ہوا کہ اس کیبن میں یقیناً کوئی آدمی موجود ہے۔ وہ آہستہ سے باہر نکلی اور پھر سائیڈ سے ہوتی ہوئی اس کیبن کی سیدھ میں آ کر سیڑھیاں اتر کر دبے پاؤں اس کیبن کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن ابھی وہ کیبن کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک کیبن کے اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو جولیا وہیں رک گئی۔ اسی لمحے کیبن سے ایک آدمی نکل کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں آ کر رک گئی۔ جولیا پشت کے بل کیبن کی دیوار سے چپکی ہوئی کھڑی تھی۔

"ارے یہ باس کے سپیشل آفس کا دروازہ کھلا ہوا ہے"...... کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے ایک آدمی نے کہا۔ یہ ڈرائیور تھا۔

"ہاں"...... دوسری طرف سے ایک عورت نے نکلتے ہوئے کہا۔ ان دونوں کی توجہ برآمدے کے اندر اس کھلے ہوئے دروازے کی طرف تھی جبکہ گیٹ کھولنے والا آدمی گیٹ بند کر کے واپس کیبن میں چلا گیا تھا اور پھر ڈرائیور اور وہ عورت دونوں تیزی سے اس برآمدے کی طرف بڑھنے لگے۔ کھلے ہوئے دروازے نے انہیں اس قدر حیران کر دیا تھا کہ ان کی توجہ اور کسی طرف گئی ہی نہ تھی اور شاید ان کے ذہن

میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ یہاں کوئی گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ پھر وہ جیسے ہی اکٹھے ہوئے جولیا نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا" کیبن کی طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے پھاٹک کھولنے والا تیزی سے دوڑتا ہوا ان دونوں کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ جولیا نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور یہ آدمی بھی پشت پر گولیاں کھا کر چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا جبکہ شوہر اور وہ عورت دونوں پہلے ہی ساکت ہو گئے تھے کیونکہ جولیا نے گولیاں ان کی پشت پر اس انداز میں فائر کی تھیں کہ وہ دل تک پہنچ جاتی تھیں اور جولیا اس کے لئے مجبور تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں بھی انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ جب یہ تینوں ساکت ہو گئے تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور پہلے اس کیبن میں داخل ہوئی۔ وہاں ایک میز اور کرسی موجود تھی۔ میز پر ذور فون کا رسیونگ سیٹ موجود تھا لیکن یہ اس ساخت کا نہ تھا کہ اس سے بات چیت کی جا سکتی بلکہ اس پر مختلف رنگوں کی لائٹس موجود تھیں اور جولیا ایک نظر دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ بیل بجانے کے مخصوص انداز سے یہ مختلف لائٹس جل اٹھتی ہوں گی۔ اس طرح کیبن میں موجود آدمی کو معلوم ہو جاتا ہو گا کہ کون آیا ہے۔ اسی لئے جولیا کو اس آدمی کے بولنے کی آواز سنائی نہ دی تھی بلکہ صرف گھنٹی

بجنے کی آواز سنائی دی تھی اور وہ آدمی فوراً ہی باہر نکل کر پھاٹک کھولنے چلا گیا تھا۔ جولیا نے ایک نظر کیبن کو دیکھا اور پھر کیبن سے باہر نکلی ہی تھی کہ اچانک اسے پھاٹک کے پاس کار رکنے کی آواز سنائی دی تو وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ کار کے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر کار سٹارٹ ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ جولیا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔

"یہاں بھی ویسے ہی انتظامات ہوں گے عمران صاحب"۔ اچانک جولیا کے کانوں میں صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل پڑی اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"عمران، عمران۔ میں جولیا ہوں"....... جولیا نے پھاٹک کے رخنے کے ساتھ منہ لگا کر زور سے کہا۔

"ارے، کیا مطلب۔ کیا اب پھاٹک بھی بولنے لگ گئے ہیں۔ حیرت ہے اور آواز بھی جولیا کی ہے"....... عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا نے بے اختیار ہنستے ہوئے پھاٹک کھول دیا۔ باہر واقعی عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے اور وہ چاروں اصل شکلوں میں ہی تھے۔

"آ جاؤ اندر جلدی"....... جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اندر آئے تو جولیا نے پھاٹک بند کر دیا۔

"کمال ہے۔ یہاں تو تم نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے ہیں۔ ہم تو اس لئے دوڑے چلے آئے ہیں کہ کرنل ہیمر اور اس کے ساتھی تربیت

یافتہ ہیں اس لئے تم کہیں مشکل میں نہ پھنس جاؤ"...... عمران نے سامنے پڑی ہوئی لاشیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے اطلاع مل گئی تھی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے اور وہاں ہونے والی ساری کارروائی کے بارے میں بتا دیا اور پھر وہ سب باتیں کرتے ہوئے اس دروازے تک پہنچ گئے تھے۔

"صالحہ، عمران اور باقی ساتھی آئے ہیں"...... جولیا نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے صالحہ سامنے والے دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

"کیا مطلب، کیا تم دونوں کو یہ رہائش گاہ پسند تو نہیں آگئی"۔ عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں ہنس پڑیں۔

"کرنل ہیمر کو ہوش آنے لگا تھا۔ میں نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، کرنل ہیمر زندہ ہے۔ گڈ شو۔ ورنہ میں تو دل ہی دل میں اس کو آنجہانی سمجھ چکا تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس سے فارمولا حاصل کرنا ہے۔ اس لئے ہم نے اسے زندہ رکھا تھا"...... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پہلے اس کے آفس کی تلاشی لے لیں۔ فارمولا یہیں کہیں موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ اس کا آفس ہے اور شاید یہ ساؤنڈ پروف ہے ورنہ جس طرح ہم نے فائرنگ کی تھی اسے آواز پہنچ جاتی تو ہمارا بچ نکلنا مشکل ہو جاتا"...... جولیا نے کہا۔

"انہیں بڑا شوق ہوتا ہے ساؤنڈ پروف آفس بنوانے کا"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جولیا کی رہنمائی میں صفدر نے بے ہوش پڑے کرنل ہیمر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے اس آفس کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن آدھے گھنٹے کی مسلسل کوشش کے باوجود وہاں سے اسے کوئی چیز نہ ملی تو اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔

"کچھ ملا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں، اب اس کرنل ہیمر سے بات کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"آؤ پھر"...... جولیا نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں راڈز والی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر کرنل ہیمر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

"عمران صاحب، جولیا اور صالحہ نے واقعی یہاں شاندار کارروائی کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"خواتین کی جو بھی کارروائی ہو اسے مردوں کو بہترین کہنا ہی پڑتا ہے۔ مجبوری ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"حسد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے۔ تم خواہ مخواہ ٹپک پڑے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صفدر تم کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں باہر جا کر پہرہ دو۔ میں اس کرنل ہمیر سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلائے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیں یا نہیں"۔ صفدر نے دروازے میں رکتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں، پہلے فارمولا حاصل کر لیں پھر"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر کرنل ہمیر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جبکہ جولیا اور صالحہ بڑے فاتحانہ انداز میں سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئی تھیں۔ چند لمحوں بعد جب کرنل ہمیر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل ہمیر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"پوری طرح ہوش میں آ جاؤ کرنل ہمیر"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا اور کرنل ہمیر کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران، جولیا اور صالحہ پر جم سی گئیں۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ دونوں لڑکیاں کیسے آزاد ہو گئیں"۔

کرنل ہمیر نے رک رک کر کہا۔

"ان لڑکیوں کو آج تک میں اور میرا ساتھی صفدر بھی باوجود کوشش کے قید میں نہ لا سکے۔ تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"فضول بکواس مت کرو بلکہ تم باہر جاؤ۔ میں خود ہی اس سے پوچھ گچھ کر لوں گی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کرنل ہمیر۔ میں پہلے اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام علی عمران ہے اور دوسری بات یہ بھی بتا دوں کہ سوانا کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور تمہارے چیف باڈلے کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہاں میری ساتھیوں نے بھی تمہارے یہاں کے سب افراد کا خاتمہ کر دیا ہے حتیٰ کہ تمہارے ساتھی کلودر اور اس کی ساتھی عورت کو بھی ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے جولیا کو جواب دینے کی بجائے کرنل ہمیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ، یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل ہمیر نے کہا۔

"تمہاری تسلی کے لئے بتا دوں کہ تم نے چیف کو فون کیا تھا کہ تم نے میری دو ساتھی لڑکیوں کو ریڈ ہاؤس نامی گیسٹ ہاؤس سے گرفتار کیا ہے اور انہوں نے تمہیں بتایا ہے کہ ان کے پاس ایک فارمولا موجود ہے۔ اسے نشانی سمجھ لو۔ یہ فون کال میں نے خود سنی تھی اور اس کے نتیجے میں ہمیں فوری طور پر تمہارے چیف کو ہلاک

کر کے یہاں آنا پڑا۔ ڈارک کلب کے رابرٹ سے ہم نے یہاں کا پتہ معلوم کر لیا تھا۔ اس لئے ہمیں تمہارا ہیڈ کوارٹر تلاش کرنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ البتہ یہاں میری ساتھی خواتین نے پہلے ہی ساری کارروائی مکمل کر لی تھی۔ اس لئے اب یہ بات سن لو کہ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو فارمولا ہمارے حوالے کر دو۔ تم بہرحال سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو۔ اس لئے ہم تمہیں یہ موقع دے سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"فارمولا، کیسا فارمولا۔ میرے پاس فارمولا کہاں سے آ گیا۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں ہو گا"...... کرنل ہیمر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پر مزید وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوکے"...... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تم جو چاہے کرتے رہو۔ مجھے واقعی کسی فارمولے کا علم نہیں ہے"...... کرنل ہیمر نے کہا۔

"جولیا تم کہہ رہی تھی کہ تم اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہو۔ کیا اس سے پوچھ گچھ کرو گی"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب، مجھے اجازت دیں۔ پھر دیکھیں کہ یہ کس طرح بولتا ہے"...... جولیا کے جواب دینے سے پہلے صالحہ بول پڑی۔

"یہ ریڈ ایجنسی کا ایجنٹ رہا ہے۔ یہ سوچ لو"...... عمران نے کہا۔

"یہ ریڈ ایجنسی کیا بلیک ایجنسی کا ایجنٹ کیوں نہ ہو۔ چند لمحوں میں بول پڑے گا"...... صالحہ نے بڑے دعوے سے کہا۔

"تم کیا کہتی ہو جولیا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خود کیوں ٹرائی نہیں کر رہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں ساری کارروائی تم نے کی ہے اس لئے یہ کریڈٹ بھی تم دونوں کو ہی ملنا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"صالحہ تم دعویٰ کر رہی ہو۔ چلو دکھاؤ اپنا فن"...... جولیا نے کہا تو صالحہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیزی سے کرنل ہیمر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کرنل ہیمر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ صالحہ اس کے سامنے پہنچ کر رک گئی لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر پیچھے ہٹی کیونکہ کرنل ہیمر نے اچانک ٹانگ سے اس کی پنڈلی پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن صالحہ پیچھے ہٹ گئی تھی اور دوسرے لمحے اس کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے کرنل ہیمر کے چہرے کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے کرنل ہیمر کے منہ سے بے اختیار غوں غوں کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ صالحہ نے اس کی ناک کو چٹکی کے سے انداز میں پکڑ رکھا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ آگے بڑھا تو کرنل ہیمر کا جسم اس طرح تڑپا جیسے اس کے جسم میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔ عمران اور جولیا دونوں حیرت بھرے انداز

میں صالحہ کا یہ عجیب و غریب ایکشن دیکھ رہے تھے۔ صالحہ نے کرنل ہیمر کی ناک ایک ہاتھ سے پکڑ رکھی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس نے اس کی بائیں آنکھ پر پھیلا رکھی تھیں اور کرنل ہیمر کا بھاری جسم اب بری طرح لرزنے لگ گیا تھا اور پھر یکلخت صالحہ نے دونوں ہاتھ ہٹا لیئے۔

"اب یہی عمل تمہاری دائیں آنکھ پر ہو گا"....... صالحہ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ فارمولا میرے آفس کی بائیں دیوار کے اندر موجود سیف میں پڑا ہوا ہے"....... کرنل ہیمر کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری انداز میں بول رہا ہوں۔ اس کی بائیں آنکھ کا چاروں طرف کا حصہ بری طرح سوج گیا تھا۔

"تم اس کا خیال رکھو۔ میں چیک کرتا ہوں"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ باہر آیا اور پھر وہ واپس اس آفس میں آ گیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اس نے اس دیوار میں موجود خفیہ سیف ٹریس کر لیا۔ اس نے مشین پسٹل نکال کر اس کی نال کا دہانہ سیف کے لاک پر رکھا اور ٹریگر دبا دیا اور دوسرے ہی لمحے سیف کے لاک کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران نے سیف کے دروازے کھولے تو سیف مختلف فائلوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک ایک فائل نکال کر دیکھنا شروع کر دی۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کہ یہ تمام فائلیں

سوانا کے سیٹ اپ سے متعلق تھیں۔ عمران انہیں ایک طرف رکھتا گیا اور پھر اس نے سب سے نچلے خانے کی فائلیں نکالیں اور چند لمحوں بعد ہی اسے اپنی مطلوبہ فائل مل گئی۔ اس فائل کے کور پر ڈاکٹر سلطان علی کا نام اور نیچے اس کے دستخط موجود تھے۔

عمران نے فائل کھولی اور اندر موجود کاغذات چیک کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر مسرت اور اطمینان کے تاثرات ابھرتے چلے گئے کیونکہ یہ واقعی اصل فارمولے کی کاپی تھی۔ اس نے فائل موڑ کر اسے کوٹ کی جیب میں رکھا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ واپس اس کمرے کی طرف دوڑ پڑا جہاں کرنل ہیمر موجود تھا۔

"مل گئی فائل"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ صالحہ نے واقعی افریقی قبیلے تساکو کے مخصوص انداز میں کرنل ہیمر کے ذہن کو کنٹرول کیا ہے۔ گڈ شو صالحہ"....... عمران نے کہا تو صالحہ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا کر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ دوسرے لمحے کمرہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ کرنل ہیمر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

جمشید پاکستانی پوائنٹ

لمبے قد اور بھاری جسم کا کنگ شانی اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ تھوترا اور ٹھوڑی دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے اس کے چہرے کے نیچے ہتھوڑا لگا دیا گیا ہو کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کنگ شانی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں کنگ بول رہا ہوں"۔۔۔ کنگ شانی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں کنگ"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو کنگ شانی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم مارٹی۔ کیسے فون کیا ہے مجھے۔ کوئی خاص بات"۔۔۔ کنگ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اطلاع مل چکی ہے سوانا کے بارے میں یا نہیں"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"کیسی اطلاع"۔۔۔ کنگ نے چونک کر کہا۔

"سوانا کا ہیڈ کوارٹر بلاسٹ کر دیا گیا ہے اور اندر سے تمہارے چیف کی لاش بھی ملی ہے اور اسی طرح بلیو سیکشن کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور کرنل ہیر اور اس کے اسسٹنٹ کوور کی لاشیں بھی اندر سے دستیاب ہوئی ہیں"۔۔۔ مارٹی نے کہا تو کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ ہیڈ کوارٹر اور بلیو سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کیسے تباہ ہو سکتا ہے"۔۔۔ کنگ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو سوانا ختم ہو گئی ہے"۔۔۔ مارٹی نے کہا۔

"نہیں مارٹی، سوانا ختم نہیں ہوئی۔ صرف اس کا ہیڈ کوارٹر ختم ہوا ہے یا اس کا چیف مارا گیا ہے۔ سوانا کا باقاعدہ بورڈ آف گورنرز ہے۔ باقاعدہ اس کا چیئرمین ہے۔ ہیڈ کوارٹر نیا بن جائے گا اور چیف بھی۔ لیکن یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے یہ ساری کارروائی کی ہے۔ کیا یہ ڈبی یا کیشیائی ایجنٹ ہیں"۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"ہاں، اور یہ بھی سن لو کہ میں نے تمہیں صرف اطلاع دینے کے لئے فون نہیں کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا براہ راست تعلق سوانا

کے چیئرمین اور بورڈ آف گورنرز سے ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے سوانا کا نیا چیف بنوا دو گے تو میں تمہیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں مصدقہ اطلاع دے سکتا ہوں۔ لیکن یہ فیصلہ تمہیں فوری کرنا ہوگا کیونکہ وہ لوگ فارمولا لے کر کسی بھی لمحے نکل سکتے ہیں"...... مارٹی نے کہا۔

"تم سوانا کے چیف نہیں بن سکتے مارٹی۔ البتہ بلیو سیکشن کے چیف بن سکتے ہو کیونکہ چیف باڈلے کے بعد بورڈ کے متفقہ فیصلے کے مطابق میں نے چیف بننا ہے۔ اسی لئے تو میں کسی کے سامنے نہیں آتا تھا اور تم ویسے بھی کرنل ہیر کی طرح تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں بلیو سیکشن کا چیف بنوا دوں"۔ کنگ نے کہا۔

"اوہ، کیا واقعی۔ کیا تم چیف بنو گے سوانا کے" مارٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور چونکہ تم میرے دوست ہو۔ اس لئے یہ سمجھو کہ عملی چیف تم ہی ہو گے لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دو تاکہ میں چیئرمین اور بورڈ آف گورنرز کو تمہاری کارکردگی کا ثبوت پیش کر سکوں"...... کنگ نے کہا۔

"کیا بلیو سیکشن کا باقی ماندہ گروپ تمہاری بات مانے گا"۔ مارٹی نے کہا۔

"ہاں، کیوں نہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ چیف باڈلے اور کرنل

ہیر کے بعد انہوں نے میرے احکامات پر عمل کرنا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ چھ مسلح افراد کے گروپ کو میرے کلب بھجوا دو۔ فوراً اور انہیں کہہ دو کہ وہ مجھ سے رابطہ کریں۔ کاؤنٹر پر صرف دو بلیو سیکشن کے الفاظ کہیں گے۔ میں ابھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں تمہارے سامنے رکھ دوں گا"...... مارٹی نے کہا۔

"تم مجھے دس منٹ بعد فون کرو"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ شانٹی بول رہا ہوں"...... کنگ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ یس سر"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تمہیں سوانا کے ہیڈ کوارٹر اور بلیو سیکشن کے بارے میں اطلاع مل چکی ہیں یا نہیں"...... کنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے باس۔ کرنل ہیر اور سیکنڈ باس کلوور اور نتھو کی لاشیں بھی سامنے آ چکی ہیں اور ہیڈ کوارٹر بھی مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ وہاں سے بھی لاشیں ملی ہیں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ ہم ان حالات میں کس سے رابطہ کریں۔ آپ کا سپیشل فون نمبر بھی کلوور کے پاس تھا۔ میرے پاس نہیں ہے۔ یہ اچھا ہوا کہ

آپ نے خود ہی رابطہ کر لیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ سوانا کے چیف اور کرنل ہمیر کے بعد تم میری ماتحتی میں آگئے ہو"...... کنگ نے کہا۔

"یس باس۔ اچھی طرح معلوم ہے"...... راجر نے اس بار اسے باس بھی ساتھ ہی کہہ دیا تو کنگ بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں تمہیں کلوور کی جگہ دینے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے تمہیں اپنی کارکردگی کا ثبوت دینا ہوگا۔ مارٹی کلب کے مارٹی کو تم جانتے ہو"...... کنگ نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ مارٹی میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ وہ بھی کرنل ہمیر کی طرح ایکریمیا کا بڑا مشہور ایجنٹ رہا ہے"...... راجر نے کہا۔

"گروپ سمیت ابھی پہنچو وہاں"...... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس، کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں۔ تم نے دس منٹ بعد فون کرنے کے لئے کہا تھا"...... مارٹی نے کہا۔

"ہاں، میں نے بلیو سیکشن کے گروپ کو تمہارے پاس پہنچنے کے آرڈر کر دیئے ہیں۔ اس گروپ کا سربراہ راجر ہے جو تمہارا دوست بھی ہے۔ اب یہ تمہاری ماتحتی میں کام کریں گے لیکن ان پاکیشیائی

ایجنٹوں کو کسی صورت نکلنے نہ دینا"...... کنگ نے کہا۔

"میں اچھی طرح جانتا ہوں راجر کو۔ بے فکر رہو۔ اب یہ میرے بھی مستقبل کا سوال بن چکا ہے۔ میں ہر قیمت پر ان کی لاشیں تم تک پہنچاؤں گا"...... مارٹی نے کہا تو کنگ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ چیئرمین کو اس ساری کارروائی سے آگاہ کر دے لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا کہ پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں سامنے آجائیں پھر وہ رپورٹ دے گا تاکہ اس کی کارکردگی بھی سب پر ثابت ہو سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک رہائش گاہ کے کمرے میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ اس نے کراؤن کے ذریعے حاصل کی تھی۔ بلیو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں انہوں نے ماسک میک اپ کر لئے تھے کیونکہ وہاں ماسک میک اپ باکس موجود تھے اور اب وہ مقامی افراد بن چکے تھے اس کے بعد انہوں نے اس عمارت میں بھی بم نصب کیا اور پھر باہر آ کر انہوں نے نہ صرف یہ بم ڈی چارج کر کے اس بلیو سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا بلکہ سوانا کے ہیڈ کوارٹر کے اسلحہ سٹور میں نصب بم بھی ڈی چارج کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں ہی ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر بلاسٹ ہو گئے۔ اس کے بعد عمران نے ایک فون بوتھ سے کراؤن کو فون کیا اور اس سے یہ رہائش گاہ حاصل کر کے وہ سب یہاں پہنچ گئے اور پھر عمران کے فون کرنے پر کراؤن خود وہاں پہنچ گیا اور عمران نے اسے واپسی کے لئے کاغذات تیار کرانے اور

واپسی کے لئے سیٹیں بک کرانے کا کہہ دیا۔ البتہ عمران نے یہاں پہنچنے سے پہلے ایک انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے فارمولے کی فائل کو رانا ہاؤس کے لئے بک کرا دیا تھا اور پھر یہاں سے فون کر کے اس نے رانا ہاؤس میں جوزف کو اس بارے میں ہدایات بھی دے دی تھیں۔

"عمران صاحب، یہ سوانا کے ہیڈ کوارٹر والا مسئلہ تو ختم ہو گیا لیکن کیا اس سے واقعی سوانا ختم ہو جائے گی۔ کیا وہ اتنی چھوٹی سی تنظیم ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں، یہ واقعی بہت بڑی تنظیم ہے۔ اس میں بے شمار سیکشن ہیں اور یہ یہودیوں کی تنظیم ہے۔ بظاہر یہ مجرم تنظیم ہے لیکن درپردہ یہ یہودیوں کے کاز کے لئے کام کرتی ہے۔ اس لئے نیا ہیڈ کوارٹر بھی بن جائے گا اور نیا چیف بھی۔ لیکن ایسی تو بے شمار تنظیمیں ہوں گی۔ ہمارا مقصد وہ فارمولا واپس حاصل کرنا تھا اور بس"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اسرائیل نے یہودیوں کے خلاف ہمیں مخبری کیوں کی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ واقعی یہودیوں کے لئے کام کرنے والی تنظیم ہے اور ہر مجرم تنظیم کی طرح اسے بھی دولت حاصل کرنے کی ہوس ہے اس لئے اس نے اسرائیل سے فارمولا چھین لیا اور اسرائیل نے اس کی اس گستاخی کو مدنظر رکھتے ہوئے کارمن اور اسرائیلی ایجنٹ کارلوس کے ذریعے ہم

تک یہ پیغام بھجوایا کہ فارمولا سوانا کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اس سے ان کے دو مقصد تھے۔ ایک تو یہ کہ ہم اسرائیل کے خلاف کام نہ کریں اور دوسرا یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذریعے سوانا کو اس کی گستاخی کی پوری پوری سزا دلائی جائے اور تم نے دیکھا کہ ان کے دونوں مقاصد پورے ہوگئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سرہلائے ہی تھے کہ اچانک جولیا جو خاموش بیٹھی تھی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

"سامنے کھڑکی کے شیشے پر ڈبل زیرو ایکس کی لائٹ پڑی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ جولیا کھڑکی کے بالکل سامنے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمران اور دوسرے ساتھی سائیڈوں پر تھے۔

"اوہ، اوہ ہمیں گھیرا جا رہا ہے۔ جلدی کرو نکلو یہاں سے۔ ہم نے ساتھ والی کوٹھی میں جانا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر نکلا لیکن اسی لمحے چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی چار سرخ رنگ کے کیپسول اس کے سامنے تھوڑے فاصلے پر گرے اور پھٹ گئے اور ان میں سے سفید رنگ کی گیس کے بھبکے سے ایک لمحے کے لئے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے اور پھر غائب ہو گئے اور عمران نے فوراً ہی سانس روک لیا لیکن اس کے پیچھے دوڑ کر آنے والے اس کے ساتھی چونکہ انہیں دیکھ نہ سکے

تھے اس لئے وہ لہراتے ہوئے وہیں اس طرح گرتے چلے گئے جیسے زہر چھڑکنے سے کیڑے گرتے ہیں۔ عمران سانس روکے تیزی سے سائیڈ کی ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ذہن بھی چونکہ اس تیز گیس سے متاثر ہوا تھا لیکن پھر بھی وہ کنٹرول میں تھا۔ راہداری میں داخل ہو کر عمران عقبی کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کی ایک الماری میں جدید اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے الماری کے پٹ کھولے اور اس میں سے ایک جدید اور نفیس سائیلنسر کے ساتھ ساتھ ایک مشین پسٹل اٹھا کر اس نے جلدی سے اس پر سائیلنسر فٹ کیا اور پھر اس کا میگزین ایڈجسٹ کر کے وہ تیزی سے مڑا اور پہلے کمرے سے اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھتا چلا گیا۔ اس نے چونکہ مسلسل سانس روکا ہوا تھا اس لئے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس کا سینہ دھماکے سے پھٹ جائے گا لیکن وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا اور پھر وہ دوسری منزل کے ایک کمرے میں داخل ہوا اور اس کی کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کھڑکی کھولی اور اس کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ یہاں سے کوٹھی کا بیرونی حصہ پوری طرح نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اب آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا تھا اور جب اس کا ذہن کنٹرول میں ہوا تو اس نے کھل کر سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کی تیز نظریں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف گھوم رہی تھیں کیونکہ اس کے ساتھی برآمدے اور راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور

آنے والے ہو سکتا ہے کہ انہیں فوری ہلاک کر دیں اس لئے وہ پوری طرح چوکنا تھا۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ گیس فائر کرنے والے اس کے اثرات ختم ہونے کے بعد ہی اندر داخل ہوں گے۔ اس لئے اس نے اتنے وقفے کا رسک لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سائیڈ دیوار سے ایک سر کو ابھرتے ہوئے دیکھا اور دوسرے لمحے ایک آدمی اچھل کر دیوار پر آیا اور پھر اندر کود گیا۔ اس کا انداز تربیت یافتہ افراد کی طرح تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا اور چار افراد تیزی سے اندر آ گئے اور ان میں سے ایک آدمی کو دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ اسے پہچانتا تھا۔ یہ آدمی کبھی ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی میں کام کرتا رہا تھا اور خاصا معروف ایجنٹ تھا۔ وہ چاروں تیزی سے اندر کی طرف بڑھے تو عمران بجلی کی سی تیزی سے واپس سیڑھیوں کی طرف لپک گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ لوگ فوری اور جارحانہ انداز میں آ رہے تھے اور ہو سکتا ہے کہ ابھی ان کے اور ساتھی بھی باہر موجود ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ہی سیڑھیوں پر سے انتہائی محتاط انداز میں اترتا ہوا عمران اس کمرے میں پہنچا اور پھر اس کے دروازے کے قریب رک گیا۔

"ان میں عمران موجود نہیں ہے۔ ان میں سے کسی کا قد و قامت عمران جیسا نہیں ہے اور ڈبل زیرو ایکس کے ذریعے وہ بھی اندر بیٹھا نظر آیا تھا۔ اس لئے وہ یقیناً اس کوٹھی میں ہوگا۔ اسے تلاش کرد لیکن

احتیاط سے"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور ان میں سے تین افراد برآمدے میں کھڑے رہے جبکہ ایک آدمی اندر راہداری میں گیا۔

"وہ جہاں بھی ہوگا بے ہوش ہی پڑا ہوگا۔ ہم ان کا خاتمہ کر دیں پھر اسے بھی دیکھ لیں گے"...... باہر کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا۔

"تم اسے چیک کرو۔ اصل آدمی وہی ہے۔ ان کی بات چھوڑو۔ یہ کہاں بھاگے جا رہے ہیں"...... اسی آواز میں کہا گیا اور وہ تینوں تیزی سے مڑے ہی تھے کہ عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے سٹک سٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... اچانک اندر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے وہی ریڈ ایجنسی والا آدمی ہاتھ میں پسٹل پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر باہر آیا اور دیوار سے لگ کر تیزی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کا انداز انتہائی ماہرانہ تھا لیکن عمران چونکہ دروازے کی اوٹ میں تھا۔ اس لئے وہ اسے نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ آدمی دیوار کے ساتھ ساتھ گھسٹتا ہوا عمران کی طرف آنے لگا۔ لیکن عمران خاموش کھڑا رہا۔ کیونکہ وہ انتظار کر رہا تھا کہ شاید ان تینوں کی چیخیں سن کر باہر موجود کوئی اور اندر آ جائے لیکن جب کوئی نہ آیا اور وہ آدمی بھی کافی قریب آ گیا تو عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور ایک بار پھر سٹک کی آواز کے ساتھ ہی اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا

وہ آدمی واپس گرا اور اس طرح ٹانگیں مارنے لگا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری ٹانگیں چلاتی ہے۔ عمران نے دونوں گولیاں اس کی ٹانگوں پر ہی چلائی تھیں۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا صحن کراس کر کے اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے چھوٹا پھاٹک کھول کر سر باہر نکالا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اسے کچھ فاصلے پر کھڑی دو کاریں نظر آ گئیں۔ ان میں سے ایک کار میں ایک آدمی بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ جبکہ دوسری کار خالی تھی۔ عمران تیزی سے باہر نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاروں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہیلو، آپ کو باس بلا رہا ہے"...... عمران نے کار کے قریب جا کر اس آدمی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح مڑ گیا جیسے اسے بے حد جلدی ہو۔

"تم کون ہو"...... اس آدمی کی آواز عمران کو عقب سے سنائی دی۔

"آ جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر پھاٹک سے اندر داخل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سائیڈ پر ہو کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ٹنک کی آواز کے ساتھ ہی آگے بڑھتا ہوا آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبا دیا اور اس بار وہ تڑپتا ہوا آدمی ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر پھاٹک کو اندر سے بند کیا

اور تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں وہ زخمی موجود تھا۔ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا اور عمران نے اسے سیدھا کیا اور پھر جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا تیزی سے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس آدمی کے منہ سے کراہیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے اسے کمرے میں ڈالا اور پھر پیر اس کی گردن پر رکھ کر موڑ دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہٹاؤ، ہٹاؤ۔ پیر ہٹاؤ۔ یہ عذاب، یہ عذاب"...... اس آدمی کے منہ سے خرخراہٹ بھری آواز نکلی۔

"نام بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ پیر کو آگے پیچھے موڑ رہا تھا۔

"مارٹی، مارٹی۔ پیر ہٹاؤ۔ میں سب بتا دوں گا۔ پیر ہٹاؤ۔ یہ عذاب ہے"...... اس آدمی نے کہا۔ اس کا جسم مسلسل جھٹکے کھا رہا تھا اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیسے یہاں تک پہنچے ہو۔ کس سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا اور مارٹی نے جو کچھ رک رک کر بتایا اس کا مطلب تھا کہ اس کا تعلق ریڈ ایجنسی سے رہا ہے اور اب اس نے یہاں ڈنمارک کے دارالحکومت میں کلب کھولا ہوا ہے اور ساتھ ہی اس نے

معلومات فروخت کرنے کی ایجنسی بھی قائم کر رکھی ہے۔ اسے اطلاع مل گئی کہ سوانا کا ہیڈ کوارٹر اور بلیو سیکشن کا ہیڈ کوارٹر دونوں تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اسے پہلے سے معلوم تھا کہ اس کے آدمیوں نے اسے اطلاع دے دی تھی کہ بلیو سیکشن سے نکلنے والے افراد اس رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود ہیں۔ اس پر اس نے ڈارک کلب کے کنگ شانٹی کو فون کیا۔ شانٹی اس کا دوست تھا۔ تب اسے پتہ چلا کہ اب کنگ شانٹی سوانا کا چیف بنے گا۔ اس پر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتایا تو کنگ شانٹی نے اس سے وعدہ کیا کہ اگر یہ انہیں ہلاک کر دے گا تو وہ اسے کرنل ہیر کی جگہ دے دے گا۔ چنانچہ یہ بلیو سیکشن کے آدمیوں کو ساتھ لے کر یہاں آیا اور اس نے یہاں پہلے ڈبل زیرو ایکس سے چیکنگ کی۔ پھر یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر وہ اندر آ گئے۔ عمران نے اس سے کنگ شانٹی کا فون نمبر معلوم کر لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو جھٹکے سے آگے کی طرف موڑا تو مارٹی کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو اٹھا کر اندر کمرے کی کرسیوں پر ڈالا اور پھر کچن سے ایک جگ میں پانی بھر کر لے آیا اور اس نے باری باری تمام ساتھیوں کے منہ میں پانی ڈالا تو اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے اور جب عمران نے انہیں تمام صورتحال بتائی تو وہ

سب حیران رہ گئے۔

"آپ نے اکیلے سب کام کر لئے۔ حیرت ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے کوئی کام نہیں کیا۔ اصل کارنامہ جولیا کا ہے۔ اگر یہ ڈبل زیرو ایکس کی لائٹ کھڑکی کے شیشے پر نہ دیکھ لیتی تو میں بھی تمہارے ساتھ ہی بے ہوش ہو جاتا اور پھر اب تک ہماری لاشوں کی نمائش لگ چکی ہوتی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کنگ کا خاتمہ ضروری ہے" ۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کنگ تک پہنچنے کے لئے ہمیں ایک ڈرامہ کرنا ہو گا کہ ہم ان لوگوں کا میک اپ کر لیں اور ان پر اپنا میک اپ کر دیں۔ اس طرح لاشیں تیار ہو جائیں گی اور ظاہر ہے کنگ ہماری لاشیں دیکھنے کے لئے تو ضرور اپنی بل سے باہر نکلے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چھوڑو اس ڈرامے کو۔ یہاں کار موجود ہے۔ چلو میرے ساتھ۔ میں دیکھتا ہوں کہ کنگ مزید کتنے سانس لے سکتا ہے" ۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن جب کوئی اس تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور نتیجہ یہ کہ تم وہاں ڈارک کلب میں مرتے رہ جاؤ گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تو اس کے ساتھی خاموش ہو گئے۔

"یس، کنگ بول رہا ہوں" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا کرخت سا تھا۔

"مارٹی بول رہا ہوں" .... عمران نے مارٹی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ، کیا ہوا۔ کیا رپورٹ ہے" دوسری طرف سے چونک کر کہا۔

"وکٹری۔ ہم نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے لیکن ان کا میک اپ واش نہیں ہو سکا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ انہوں نے کوئی سپیشل ٹائپ میک اپ کر رکھا ہے۔ میں نے سپیشل میک اپ چیکر منگوایا ہے۔ اس سے چیک کروں گا لیکن میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ اگر تم کہو تو میں میک اپ چیک کئے بغیر ان کو گولیوں سے اڑا دوں یا اگر کہو تو میک اپ چیک کرنے کے بعد انہیں ہلاک کیا جائے۔ ویسے فارمولے کی فائل ان سے برآمد ہو چکی ہے" عمران نے کہا۔

"کیا وہ بے ہوش ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور انہیں کسی طرح بھی چار گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آ سکتا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ انہیں کسی ویگن میں ڈال کر سکس ایونیو میں کارسن کلب کی عقبی طرف لے آؤ۔ وہاں میرا آدمی جارٹی موجود ہو گا۔ وہ تمہیں اندر لے جائے گا۔ وہاں ہر قسم کے میک اپ چیک کرنے کے انتہائی جدید ترین انتظامات موجود ہیں کیونکہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ

بے حد تیز ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا پاکیشیائی میک اپ کر رکھا ہو جو سپیشل میک اپ واشر سے بھی واش نہ ہو سکے"۔ کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ ویسے میری ایک خواہش ہے اگر تم کہو تو بتا دوں" ...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب، کیسی خواہش" ...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میری خواہش ہے کہ ان لوگوں کو ہوش میں لا کر انہیں بتایا جائے کہ تم اب سوانا کے چیف بن چکے ہو۔ اس کے بعد تم اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دو کیونکہ تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ ان کو ہلاک کرنے والا نہ صرف یہودیوں کا ہیرو بن جائے گا بلکہ اسرائیلی حکام یقیناً اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز اسے دیں گے اور یہ اعزاز چیف کو ہی ملنا چاہئے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ، واقعی سرنج مارٹی۔ تم واقعی انتہائی ظرف کے مالک ہو جو خود مجھے اس کی آفر کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا" ... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے، ٹھیک ہے۔ میں انہیں لے کر پہنچ رہا ہوں" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں۔ اب اس کنگ کا خاتمہ ضروری ہے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے پاکیشیا تک بھی پہنچ سکتا ہے جبکہ اس کے بڑوں کو علم تک نہیں

ہوگا"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ان لاشوں کو ساتھ لے جانا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں، اس لاشوں والے ڈرامے سے بچنے کے لئے تو میں نے یہ کارروائی کی ہے البتہ انہیں باہر سے اٹھا کر اندر کمرے میں ڈال دو۔ البتہ اب صرف میں نے مارنی کا میک اپ کرنا ہوگا۔ باقی افراد کو یقیناً وہ نہ جانتا ہوگا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کنگ شانی نے کار پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی باہر آ گیا۔

"یس سر۔ یس سر"...... اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کھل گیا اور کنگ کار لے کر اندر پہنچ گیا اور پھر اس نے پورچ میں کار روکی اور خود نیچے اتر آیا۔

"بلاشر کو بلاؤ"...... کنگ نے کار سے نیچے اتر کر گیٹ بند کر کے آتے ہوئے اس آدمی سے کہا۔

"یس چیف"...... اس آدمی نے کہا اور دوڑتا ہوا اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ایک لمبے قد کا آدمی دوڑتا ہوا باہر آیا اور کنگ کے سامنے پہنچ کر رک گیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز

میں سلام کیا۔

"چیف، آپ اندر نہیں آئے"...... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو بلاشر، معاملات کچھ گڑبڑ ہیں۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ میری بات غور سے سنو"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں اور مارٹی کے بارے میں بتا دیا۔

"تو پھر چیف۔ گڑبڑ کیا ہے"...... بلاشر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مارٹی نے مجھے کال کیا ہے۔ گو اس کا لہجہ اور آواز مارٹی جیسی ہی تھی لیکن اس نے جن الفاظ میں بات کی ہے اس سے میری چھٹی حس نے الارم دینا شروع کر دیا ہے۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو مارٹی اور اس کے ساتھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ مارٹی بن کر میرے ساتھ بات کر رہا تھا یا واقعی مارٹی نے انہیں مار گرایا ہے۔ لیکن میں اس بات کو کنفرم کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے اسے ان پاکیشیائی ایجنٹوں سمیت یہاں کال کیا ہے۔ اب تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ یہاں پہنچیں تم نے انہیں یہ نہیں بتانا کہ میں پہنچ چکا ہوں۔ اس کے بعد تم نے انہیں بے ہوش کر کے زیر د روم میں جکڑ دینا ہے چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔ اس دوران میں سپیشل آفس میں رہوں گا۔ پھر تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔ میں خود باقی کارروائی اپنے سامنے کروں گا" کنگ

نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیسے آپ نے حکم دیا ہے ویسے ہی ہو گا"...... بلاشر نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اس لئے ہر طرح سے ہوشیار رہنا"...... کنگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں انہیں یہاں داخل ہونے سے پہلے ہی بے ہوش کر دوں گا۔ یہاں اس ٹائپ کے تمام انتظامات موجود ہیں"...... بلاشر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے میں نے اس خصوصی سپاٹ کا انتخاب کیا ہے"...... کنگ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی سائیڈ میں موجود کافی کھلی گلی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں بنے ہوئے شاندار آفس میں موجود تھا۔ اس نے اس کا بیرونی دروازہ اندر پہنچ کر اس طرح سیلڈ کر دیا کہ باہر سے بلاشر بھی اسے نہ کھول سکتا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کنگ نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کنگ نے کہا۔

"بلاشر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے بلاشر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں، کیا ہوا"...... کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"باس، دو کاروں میں چھ افراد یہاں پہنچے ہیں۔ ان میں دو عورتیں

اور چار مرد تھے۔ وہ سب کاروں کو ایک سائیڈ پر روک کر گیٹ پر پہنچے۔ بارڈی باہر گیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اس کا نام مارٹی ہے اور اسے کنگ نے یہاں آنے کا کہا تھا۔ اس نے بارڈی سے پوچھا کہ کیا کنگ پہنچ چکا ہے تو بارڈی نے پلان کے مطابق اسے بتایا کہ ابھی آپ نہیں پہنچے تو وہ سب اندر آ گئے اور پھر ان میں سے ایک نے اچانک بارڈی پر حملہ کر دیا لیکن میں پہلے سے تیار تھا۔ میں نے ان پر گیس اٹیک کر دیا اور وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ بارڈی کی گردن انہوں نے ایک لمحے میں توڑ دی تھی بہر حال آپ کے حکم پر انہیں اٹھا کر میں نے زیرو روم میں کرسیوں پر ڈالا اور جکڑ دیا ہے اور بارڈی کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈلوا دیا ہے۔ اب جیسے آپ کا حکم ہو"۔ بلاشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ درست ہے۔ یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور انہوں نے مارٹی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"۔ کنگ نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن انہوں نے میرے آدمی بارڈی کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اس لئے اگر آپ حکم دیں تو میں انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دوں"۔ بلاشر نے کہا۔

"اوہ نہیں نانسنس۔ ان سے انتہائی اہم فارمولا حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد انہیں ہلاک کرنا ہے۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔ تم نے ان کی تلاشی لی ہے"۔ کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ان کے پاس مشین پسٹل موجود تھے اور بس"۔ بلاشر نے جواب دیا۔

"ان کی کاروں کی تلاشی بھی لو بلکہ انہیں بھی گیٹ کے اندر لے آؤ اور پھر ان کی تلاشی لو۔ شاید فارمولا کار میں موجود ہو ......"۔ کنگ نے کہا۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھا اور اٹھ کر اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس کے ذریعے اس نے اس سپیشل آفس کا راستہ سینڈ کیا تھا۔ اس نے راستہ کھولا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ وہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو شاباش دے رہا تھا کہ اس نے اپنی ذہانت سے نہ صرف انہیں چیک کر لیا بلکہ یہاں بلوا کر اب ان سے فارمولا حاصل کر کے اور انہیں ہلاک کر کے ہی وہ خود چیئرمین سے بات کرے گا اور اسے یقین تھا کہ اسے بہر حال اس زبردست کارنامے پر سوانا کا چیف بنا دیا جائے گا اور یہ اس کے لئے واقعی بڑا اعزاز تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ زیرو روم میں داخل ہوا تو وہاں کرسیوں پر سب افراد جکڑے ہوئے تھے۔ وہ چھ افراد تھے جن میں سے چار مرد تھے اور دو عورتیں اور ان میں سے ایک واقعی مارٹی تھا۔ زیرو روم میں پہلے سے دو آدمی موجود تھے۔ انہوں نے کنگ کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ کنگ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بلاشر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ ملا فارمولا"...... کنگ نے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ ہم نے مکمل تلاشی لے لی ہے"۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب انہیں ہوش میں لے آؤ۔ پہلے اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ جو مارٹی بنا ہوا ہے"۔۔۔ کنگ نے کہا اور بلاشر نے وہاں موجود اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے دو آدمیوں پر جم گئیں جبکہ اس نے ایک نظر میں ہی دیکھ لیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی راڈز میں جکڑے ہوئے موجود ہیں۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اندر داخل ہوئے اور انہوں نے پھاٹک کھولنے والے کو ہلاک کر دیا تھا کیونکہ انہیں یہی بتایا گیا تھا کہ کنگ ابھی تک نہیں پہنچا۔ اس لئے انہوں نے کنگ کے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں قبضہ کر لینے کا پروگرام بنایا تھا لیکن پھر اچانک ان پر ریز اٹیک ہوا اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے اور اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔

"تم نے مارٹی کا میک اپ تو بہت اچھا کیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا پاکیشیائی ایجنٹ"۔۔۔۔۔۔ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے

عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران اس کی آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ کنگ شانی ہے۔

"پہلے میرے ساتھی ہوش میں آ جائیں پھر بات ہو گی۔ کیونکہ ہم مشرقی لوگ باجماعت بات کرنے کے عادی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹانگ سائیڈ پر اس طرح کر لی جیسے تھک جانے کی وجہ سے ٹانگ کو موڑ کر اسے سیٹ کرنا چاہتا ہو۔

"ان کرسیوں کے راڈز کا سسٹم سامنے سوئچ بورڈ پر ہے اس لئے تم خواہ مخواہ ٹانگوں کو تکلیف نہ دو"...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے رہا ہے۔ حالانکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم غنڈوں اور بدمعاشوں کے سردار ہو"...... عمران نے ٹانگ کو دوبارہ سامنے کرتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس نے غیر محسوس انداز میں اس تار کو تلاش کرنا شروع کر دیا تھا جس نے وہ سسٹم کو توڑ سکتا تھا۔

"میں ڈنمارک کی سرکاری ایجنسی شانک سے بڑے طویل عرصے تک منسلک رہا ہوں۔ پھر میں اکتا گیا لیکن تم مجھے کیسے جانتے ہو"۔ کنگ نے کہا۔

"تمہاری آواز میں نے پہچان لی ہے۔ جب مارٹی نے تم سے فون پر بات کی تھی تو لاؤڈر کا بٹن پہلے سے آن تھا اس لئے تمہاری آواز سنائی

دے رہی تھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران اس نے تار تلاش کر لی تھی اور پھر اس نے بوٹ کی نو اس کے خلا میں پھنسا لی تھی۔ اب وہ ذہنی طور پر مطمئن ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے تھے لیکن وہ سب خاموش تھے۔

"میرا تو خیال تھا کہ تم نے میرے ساتھ بات کی تھی اس لئے تم وہ الفاظ ادا نہیں کر سکے جو مارٹی ادا کرتا تھا جس کی وجہ سے مجھے شک پڑ گیا اور میرا شک درست ثابت ہوا۔ بہرحال اب بتا دو کہ وہ فارمولا کہاں ہے"...... کنگ نے کہا۔

"فارمولا۔ کونسا فارمولا"...... عمران نے کہا۔

"بلاشر، اس کی زبان کھلواؤ"...... کنگ نے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے اس سے ہارڈی کا انتقام بھی لینا ہے باس"...... بلاشر نے الماری سے ایک خاردار کوڑا نکال کر مڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے فارمولا چاہئے بس"...... کنگ نے کہا۔

"ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا باس"...... بلاشر نے کہا اور عمران کے سامنے آ کر وہ رکا ہی تھا کہ عمران نے پیر کو پوری قوت سے حرکت دی۔ اسی لمحے بلاشر نے کوڑے کو ہوا میں چٹخایا کہ یکلخت کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب

ہو گئے اور دوسرے لمحے توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح عمران کرسی سے اچھلا اور اس کے ساتھ ہی بلاشر چیختا ہوا اچھل کر کنگ پر جاگرا اور پھر دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے کوڑا جھپٹ لیا تھا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس کا بازو گھوما تو کرسیوں کے عقب میں حیرت سے بت بنے کھڑے دونوں مسلح آدمی چیختے ہوئے اچھل کر نیچے جاگرے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک آدمی کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والی مشین گن جھپٹ لی تھی۔ اسی لمحے کنگ سمیت وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی کنگ، بلاشر اور اس کے دونوں آدمی گولیوں کی باڑ میں چند لمحے ناچتے رہے اور پھر چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر میں اس نے پوری کوٹھی کا چکر لگا لیا لیکن کوٹھی میں اور کوئی آدمی نہ تھا اور پھر وہ واپس اس کمرے میں آگیا۔ اس دوران اس کے ساتھی بھی تاریں توڑ کر راڈز سے نجات حاصل کر چکے تھے جبکہ سوائے اس کنگ کے باقی سب افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ عمران نے اس کنگ کے کولہوں پر فائرنگ کی تھی جبکہ باقی افراد سینوں پر گولیاں کھا کر ختم ہو گئے تھے۔

"اس کو اٹھا کر آخری کرسی پر ڈالو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے کنگ کو اٹھایا اور اس کرسی پر ڈال دیا جو سب سے آخر میں تھی اور جس کا میکنزم ابھی کام کر رہا تھا۔ عمران نے سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو کنگ کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے جو کچھ معلوم کرنا ہے معلوم کر لیا جائے ورنہ زیادہ خون نکلنے سے یہ ہلاک ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کرنے شروع کر دیئے۔

"تم نے اس سے کیا پوچھنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"سوانا کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور چیئرمین کے بارے میں"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا کیا فائدہ۔ جو مرضی ہوتے رہیں"...... جولیا نے کہا۔

"چیف چھوٹا چیک بھی اس وقت دیتا ہے جب اسے ہر لحاظ سے مکمل رپورٹ ملے۔ ورنہ سب کیا کرایا ختم"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی منفرد موضوع پر مبنی دلچسپ کہانی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کاٹن سیڈ

مکمل ناول

کاٹن سیڈ کپاس کا بیج جسے اسرائیل پاکیشیا کی مکمل تباہی و بربادی کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ کیا ایسا ممکن بھی تھا۔ یا ——— ؟

کاٹن سیڈ ایکریمین کمپنی کا ایسا کاٹن سیڈ جسے ملکی و غیر ملکی زرعی ماہرین نے پاکیشیا کی معیشت کے لئے نیک فال قرار دے دیا۔ کیا واقعی ایسا تھا ——— ؟

کاٹن سیڈ جسے پاکیشیائی زرعی ماہرین اور سائنسدانوں نے بھی ہر لحاظ سے چیک کر کے ''او۔کے'' قرار دے دیا مگر کیا یہ واقعی ''او۔کے'' تھا ——— ؟

وہ لمحہ جب عمران کو پہلی بار معلوم ہوا کہ اسرائیلی سازش کس قدر خوفناک ہے اور پاکیشیا کا عبرتناک حشر ہونے والا ہے۔ پھر کیا ہوا ——— ؟

کیا کاٹن سیڈ سے پاکیشیا کی تباہی و بربادی کو روکا بھی جا سکتا تھا۔ یا نہیں ——— ؟

وہ لمحہ جب اسرائیلی سازش کامیاب بھی ہو گئی اور پاکیشیائی ماہرین اور سیکرٹ سروس کو اس کا ادراک بھی نہ ہو سکا۔ کیوں ——— ؟

کیا واقعی کپاس کے عام بیج کی کاشت سے ملک کو تباہ و برباد کیا جا سکتا تھا۔؟

ایک انتہائی دلچسپ' حیرت انگیز اور قطعی منفرد موضوع پر لکھی گئی
ایسی کہانی جو پہلی بار صفحہ قرطاس پر ابھری ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ' ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لاسٹ وارننگ

مکمل ناول

کافرستان کی نئی ایجنسی سپیشل سروسز عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لائی گئی تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو حقیقتاً گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔

وہ لمحہ ——— جب سپیشل سروسز کے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی باقاعدہ چیکنگ کی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

وہ لمحہ ——— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے آگے بڑھنا ناممکن بنا دیا گیا۔

وہ لمحہ ——— جب شاگل نے چھاپہ مار کر سپیشل سروسز کی تحویل سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غائب کر دیا۔ کیوں ۔؟ کیا شاگل اپنے ملک کے خلاف کام کر رہا تھا۔؟

وہ لمحہ ——— جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے لاشوں میں تبدیل ہو جانے کے باوجود مشن مکمل کر لیا اور کافرستان کی سپیشل سروسز اور سیکرٹ سروس لاشوں کے مقابل ناکام ہو گئیں۔ کیوں اور کیسے ——— ؟

انتہائی دلچسپ' ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ہنگامہ

مکمل ناول

ایس تھری

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ایس تھری پاکیشیائی ایٹمی آبدوز کا ایک ایسا آلہ جس کا توڑ کافرستان کے پاس نہ تھا۔
اس لئے اسے چرا لیا گیا۔ کیسے ——؟

ایس تھری جسے کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے ایک گروپ نے ایسے فنکارانہ انداز میں
چوری کر لیا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ پھر ——؟

ایس تھری جس کی برآمدگی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ناممکن بنا دی گئی،
بلکہ الٹا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یقینی موت کے جال میں پھنس کر رہ گئی۔ پھر؟

شاگل کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقینی موت
کے جال میں پھنسا دیکھ کر ان کی مدد کے لئے آگے بڑھا۔ کیا شاگل نے کافرستان
سے غداری کی۔ لیکن کیوں ——؟

شاگل جس کا کافرستان کے صدر نے غداری کے جرم میں فوری کورٹ مارشل کا حکم
دے دیا۔ کیا شاگل کو موت کی سزا دے دی گئی۔ یا ——؟

✠ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایس تھری واپس لے آئے اور اپنی جانیں
بچانے میں کامیاب بھی ہو سکے۔ یا ——؟

انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور ایکشن سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ہنگامہ خیز ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

جمشید پاکستانی پوائنٹ

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان